Postal Reg.No.GDP/001/2016-18

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡد

وَلَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدۡرٍ وَّاَنۡتُمۡ اَذِلَّۃٌ

جلد 65

ایڈیٹر
منصور احمد

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
تنویر احمد ناصر ایم اے

ہفت روزہ بدر قادیان

The Weekly BADAR Qadian

شمارہ 48

شرح چندہ
سالانہ 550 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
50 پاؤنڈ
یا 80 ڈالر امریکن
80 کینیڈین ڈالر
یا 60 یورو

www.akhbarbadrqadian.in

30 صفر 1438 ہجری قمری 1 فتح 1395 ہجری شمسی 1 دسمبر 2016ء

اخبار احمدیہ

الحمدللہ سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بخیر وعافیت ہیں۔ حضور انور نے 25 نومبر 2016 کو مسجد بیت الفتوح لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جس کا خلاصہ اسی شمارہ کے صفحہ نمبر 20 پر ملاحظہ فرمائیں۔ احباب کرام حضور انور کی صحت و تندرستی، درازیٔ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کے لئے دُعائیں جاری رکھیں۔ اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ و ناصر ہو اور تائید و نصرت فرمائے۔ آمین۔

احمد بیگ کے داماد کی نسبت بھی ہم بار بار لکھ چکے ہیں کہ یہ پیشگوئی بھی شرطی تھی

وعید کی پیشگوئیوں میں خدا تعالیٰ اختیار رکھتا ہے کہ اُن کو کسی کے عجز و نیاز سے یا اپنی طرف سے ملتوی کر دے

دنیا کی تمام قومیں اس بات پر اتفاق رکھتی ہیں کہ آنے والی بلائیں خواہ وہ پیشگوئی کے رنگ میں ظاہر کی جائیں اور خواہ صرف خدا تعالیٰ کے ارادہ میں مخفی ہوں وہ صدقہ خیرات اور توبہ واستغفار سے ٹل سکتی ہیں تبھی تو لوگ مصیبت کے وقت میں صدقہ خیرات دیا کرتے ہیں ورنہ بے فائدہ کام کون کرتا ہے

ارشاداتِ عالیہ سیّدنا حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصّلوٰۃ و السّلام

احمد بیگ کے داماد کی نسبت بھی ہم بار بار لکھ چکے ہیں کہ یہ پیشگوئی بھی شرطی تھی۔ اور شرط کے الفاظ جو ہم اشتہارات میں پہلے سے شائع کر چکے ہیں یہ تھے اَیَّتُھَا الۡمَرۡاَۃُ تُوۡبِیۡ تُوۡبِیۡ فَاِنَّ الۡبَلَآءَ عَلٰی عَقِبِکِ یہ الہامی الفاظ ہیں اور اس میں مخاطب اس عورت کی نانی ہے جس کی نسبت یہ پیشگوئی ہے۔ اور ایک مرتبہ میں نے یہ الہام مولوی عبداللہ صاحب کی اولاد میں سے ایک شخص کو بمقام ہوشیار پور قبل از وقت سنایا تھا شاید اُن کا نام عبدالرحیم تھا یا عبد الواحد تھا۔ اِس الہامی عبارت کا ترجمہ یہ ہے۔ اے عورت توبہ کر توبہ کر کیونکہ تیری لڑکی اور لڑکی کی لڑکی پر ایک بلا آنے والی ہے اور اس پیشگوئی میں احمد بیگ اور اس کے داماد کی خبر دی گئی تھی چنانچہ احمد بیگ میعاد کے اندر مر گیا۔[1] اور اُس عورت کی لڑکی پر بلا آ گئی کیونکہ وہ احمد بیگ کی بیوی تھی اور احمد بیگ کے مرنے سے بڑا خوف اُس کے اقارب پر غالب آ گیا یہاں تک کہ بعض نے اُن میں سے میری طرف عجز و نیاز کے ساتھ خط بھی لکھے کہ دعا کرو پس خدا نے اُن کے اس خوف اور اس قدر عجز و نیاز کی وجہ سے پیشگوئی کے وقوع میں تاخیر ڈال دی اور جو کچھ مولوی محمد حسین اور اُن کے رفقاء کی نسبت پیشگوئی خدا تعالیٰ کے الہام میں لکھی گئی تھی اس کی نسبت کوئی تاریخ مقرر نہ تھی صرف میری دعا میں اپنے الفاظ تھے الہامی الفاظ نہ تھے۔ اور صرف میری طرف سے دعا تھی کہ اتنی مدّت میں ایسا ہو۔ سو خداوند تعالیٰ اپنی وحی کا پابند ہوتا ہے اس پر فرض نہیں ہے کہ جو اپنی طرف سے التجا کی جائے بعینہٖ اُس کو ملحوظ رکھے۔ اِس لئے پیشگوئی میں جو عربی میں شائع ہو چکی ہے کوئی مدّت مقرر نہیں ہے کہ فلاں مہینہ یا برس میں رُسوا کیا جائے گا اور یہ تو معلوم ہے کہ وعید کی پیشگوئیوں میں خدا تعالیٰ اختیار رکھتا ہے کہ اُن کو کسی کے عجز و نیاز سے یا اپنی طرف سے ملتوی کر دے۔ تمام اہل سنت بلکہ تمام انبیاء علیہم السلام کا اس پر اتفاق ہے کیونکہ وعید کی پیشگوئی خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک بلا کسی کے لئے مقدر ہوتی ہے جو صدقات خیرات اور توبہ و استغفار سے ٹل سکتی ہے فرق صرف اتنا ہے کہ اگر خدا تعالیٰ اس بلا کو صرف اپنے علم میں رکھے اور اپنی وحی کے ذریعہ سے کسی اپنے مرسل پر ظاہر نہ کرے تب تو وہ صرف بلائے مقدر کہلاتی ہے کہ جو خدا تعالیٰ کے ارادہ میں مخفی ہوتی ہے اور اگر اپنی وحی کے ذریعہ سے کسی اپنے رسول کو اس بلا کا علم دیدے تب وہ پیشگوئی ہو جاتی ہے اور دنیا کی تمام قومیں اس بات پر اتفاق رکھتی ہیں کہ آنے والی بلائیں خواہ وہ پیشگوئی کے رنگ میں ظاہر کی جائیں اور خواہ صرف خدا تعالیٰ کے ارادہ میں مخفی ہوں وہ صدقہ خیرات اور توب واستغفار سے ٹل سکتی ہیں تبھی تو لوگ مصیبت کے وقت میں صدقہ خیرات دیا کرتے ہیں ورنہ بے فائدہ کام کون کرتا ہے۔ اور تمام نبیوں کا اس پر اتفاق ہے کہ صدقہ، خیرات اور توبہ واستغفار سے ردّ بلا ہوتا ہے اور میرا یہ ذاتی تجربہ ہے کہ بسا اوقات خدا تعالیٰ میری نسبت یا میری اولاد کی نسبت یا میرے کسی دوست کی نسبت ایک آنے والی بلا کی خبر دیتا ہے اور جب اس کے دفع کے لئے دعا کی جاتی ہے تو پھر دوسرا الہام ہوتا ہے کہ ہم نے اس بلا کو دفع کر دیا۔ پس اگر اس طرح پر وعید کی پیشگوئی ضروری الوقوع ہے تو میں بیسیوں دفعہ جھوٹا بن سکتا ہوں اور اگر ہمارے مخالفوں اور بداندیشوں کو اس قسم کی تکذیب کا شوق ہے اگر چاہیں تو میں اس قسم کی کئی پیشگوئیاں اور پھر ان کی منسوخی کی ان کو اطلاع دیدیا کروں۔ ہماری اسلامی تفسیروں میں اور نیز بائیبل میں بھی لکھا ہے کہ ایک بادشاہ کی نسبت وقت کے نبی نے پیشگوئی کی تھی کہ اُس کی عمر پندرہ دن رہ گئی ہے مگر وہ بادشاہ تمام رات روتا رہا تب اُس نبی کو دوبارہ الہام ہوا کہ ہم نے پندرہ دن کو پندرہ سال کے ساتھ بدل دیا ہے۔ یہ قصہ جیسا کہ میں نے لکھا ہے ہماری کتابوں اور یہود اور نصاریٰ کی کتابوں میں بھی موجود ہے۔ اب کیا تم یہ کہو گے کہ وہ نبی جس نے بادشاہ کی عمر کے بارے میں صرف پندرہ دن بتلائے تھے اور پندرہ دن کے بعد موت بتلائی تھی وہ اپنی پیشگوئی میں جھوٹا نکلا۔ یہ خدا تعالیٰ کی رحمت ہے کہ وعید کی پیشگوئیوں میں منسوخی کا سلسلہ اس کی طرف سے جاری ہے یہاں تک کہ جو جہنم میں ہمیشہ رہنے کا وعید قرآن شریف میں کافروں کیلئے ہے وہاں بھی یہ آیت موجود ہے اِلَّا مَا شَآءَ رَبُّکَ ؕ اِنَّ رَبَّکَ فَعَّالٌ لِّمَا یُرِیۡدُ ؕ یعنی کافر ہمیشہ دوزخ میں رہیں گے لیکن اگر تیرا رب چاہے کیونکہ جو کچھ وہ چاہتا ہے اُس کے کرنے پر وہ قادر ہے لیکن بہشتیوں کے لئے ایسا نہیں فرمایا کیونکہ وہ وعدہ ہے وعید نہیں ہے۔[2]

---

[1] تعجب ہے کہ جو لوگ احمد بیگ کے داماد کا بار بار ذکر کرتے ہیں کبھی وہ یہ زبان پر نہیں لاتے کہ اس پیشگوئی کا ایک حصہ پورا ہو چکا ہے کیونکہ احمد بیگ میعاد کے اندر مر گیا ہے اگر ان میں کچھ دیانت ہوتی تو یوں بیان کرنا چاہیے تھا کہ اس پیشگوئی کے دو حصوں میں سے ایک حصہ پورا ہو چکا ہے اور دو ٹانگوں میں سے ایک ٹانگ ٹوٹ گئی ہے مگر تعصب بھی ایک عجیب بلا ہے کہ انصاف کے لفظ کو زبان پر نہیں آنے دیتا۔ منہ

[2] قرآن شریف میں کفّار اور مشرکین کی سزا کے لئے بار بار ابدی جہنم کا ذکر ہے اور بار بار فرمایا ہے خٰلِدِیۡنَ فِیۡہَاۤ اَبَدًا اور پھر باوجود اس کے قرآن شریف میں دوزخیوں کے حق میں اِلَّا مَا شَآءَ رَبُّکَ بھی موجود ہے اور حدیث میں بھی ہے کہ یَاۡتِیۡ عَلٰی جَھَنَّمَ زَمَانٌ لَیۡسَ فِیۡہَا اَحَدٌ وَنَسِیۡمُ الصَّبَا تُحَرِّکُ اَبۡوَابَہَا یعنی جہنم پر ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ اس میں کوئی بھی نہ ہوگا اور نسیم صبا اس کے کواڑوں کو ہلائے گی اور بعض کتب میں زبانِ پارسی میں یہ حدیث لکھی ہے۔ ایں مُشتِ خاک را گر نہ بخشم چہ کنم۔ منہ

(حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن، جلد 22، صفحہ 194 تا 196)

جمیل احمد ناصر، پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر، نگران بدر بورڈ قادیان

ہمارے اجتماعات کی اصل روح تو یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ سے تعلق اور آپس میں محبت و اخوت میں بڑھا جائے

میں ذاتی طور پر جانتا ہوں کہ وہ اخلاص و وفا اور عمل کا ایک نمونہ تھا، اللہ تعالیٰ اس کے درجات بلند فرماتا چلا جائے

جامعہ احمدیہ یُو.کے کے ایک ہونہار طالب علم عزیزم مظہر احسن کی وفات پر ان کے اَوصاف حمیدہ کا ایمان افروز تذکرہ

خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ 30 ستمبر 2016 بطرز سوال و جواب

بمطابق منظوری سیّدنا حضور انور ایّدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سوال حضور انور نے جماعتی اجتماعات کی اصل روح کیا بیان فرمائی؟

جواب حضور انور نے فرمایا، ہمارے اجتماعات کی اصل روح تو یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ سے تعلق اور آپس میں محبت و اخوت میں بڑھا جائے۔ علمی پروگرام اور مقابلے اس روح کے ساتھ ہونے چاہئیں کہ ہم نے ان باتوں سے کچھ سیکھ کر اپنی زندگیوں کا حصہ بنانا ہے۔ حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی کے لئے صحتمند جسم بھی ضروری ہے۔ ورزشی مقابلوں کا مقصد یہ بھی ہوتا ہے کہ اپنی جسمانی صحت کی طرف توجہ رہے اور صرف مقابلوں میں حصہ لینے والے نہیں بلکہ دوسرے بھی کم از کم سَیر یا ہلکی پھلکی ورزش سے اپنے جسموں کو چست رکھیں۔ بہر حال ان اجتماعوں کا اصل مقصد تو یہ ہے کہ ہمیں اپنی دینی اور علمی صلاحیتوں کو اُجاگر کرنے کی طرف توجہ ہو۔

سوال حضور انور نے انصار اللہ کو کن ذمہ داریوں کے ادا کرنے کی طرف توجہ دلائی؟

جواب حضور انور نے فرمایا، یہ ذمہ داریاں کیا ہیں جن کو ایک ناصر کو ادا کرنا چاہئے؟ ان کا خلاصہ انصار اللہ کے عہد میں بیان ہو گیا۔ پہلی بات یہ کہ ہر ناصر اسلام کی مضبوطی اور احمدیت پر سچے دل سے قائم ہونے کی کوشش کرے اور یہ بات خدا تعالیٰ سے تعلق کے بغیر پیدا نہیں ہو سکتی۔ اس کے لئے ہر احمدی کو کوشش کرنی چاہئے اور انصار اللہ کے معیار سب سے اعلیٰ ہونے چاہئیں۔ اللہ تعالیٰ سے تعلق اس وقت تک مکمل نہیں ہو سکتا جب تک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تعلق نہ ہو۔ یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود اور سلام بھیجو۔ پھر اس زمانے میں اللہ تعالیٰ نے تکمیل اشاعت اسلام کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بھیجا ہے اور احمدیت پر سچے دل سے قائم ہونا تبھی ثابت ہو گا جب ہم اشاعت اسلام اور تبلیغ اسلام میں بھرپور حصہ لیتے ہوئے اپنے آپ کو انصار اللہ ثابت کریں گے۔ پس ایک تو یہ ذمہ داری ہے۔

سوال حضور انور نے انصار اللہ کو خلافت کے مددگار بننے کا کیا طریق بیان فرمایا؟

جواب حضور انور نے فرمایا، آپ نے علان کیا ہے کہ خلافت احمدیہ سے وفا کا تعلق اور اس کی حفاظت کے لئے کوشش کریں گے۔ یہ کوشش کس طرح ہو گی؟ یہ کوشش تبھی ہو گی جب انصار خلافت کے کاموں اور پروگراموں کو آگے بڑھانے کے لئے اس کے مددگار بنیں گے اور یہ تبھی ہو سکتا ہے جب انصار اپنے آپ کو خلیفہ وقت کی باتوں کے سننے کی طرف متوجہ رکھیں گے اور اس کے لئے اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس زمانے میں ایم ٹی اے کی نعمت بھی عطا فرمائی ہے جس کے ذریعہ کہیں دُور بیٹھے ہوئے ان باتوں کو سنا جا سکتا ہے۔ علاوہ اَور باقی تربیتی باتوں کے اپنی اولادوں کو بھی اس ذریعہ سے خلافت کے ساتھ جوڑ دیں تا کہ نسلاً بعد نسلٍ یہ وفاؤں کے سلسلے چلتے رہیں تا کہ خدمت اسلام اور اشاعت اسلام کا کام ہمیشہ جاری رہے۔

سوال لجنہ اماء اللہ کے اجتماع کے حوالے سے حضور انور نے لجنہ اماء اللہ کو کیا نصائح فرمائیں؟

جواب حضور انور نے فرمایا، ہر احمدی عورت کو اپنی عملی حالتوں کو اس معیار پر لانا ہو گا جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کا حکم ہے۔ ایک احمدی عورت میں سچائی کے اعلیٰ معیار قائم ہونے چاہئیں۔ پردے میں اگر کسی احمدی عورت میں کمزوری ہے تو وہ عملاً اپنے عہد کو پورا نہیں کر رہی۔ نہ معاشرے کا خوف، نہ ہی اپنی دنیاوی خواہشات ایک احمدی کو مذہب کی تعلیم سے دور کرنے والی ہو۔ اولاد کی تربیت کے لئے ماؤں کو بھرپور کوشش کرنی چاہئے۔ حضرت مصلح موعودؓ نے فرمایا کہ پچاس فیصد بھی ہو جائیں تو نسلوں کی حفاظت کی وہ ضمانت بن جائیں گی۔ اسی طرح اپنی اولاد میں قوم اور ملک کے لئے قربانی کا جذبہ پیدا کرنا، ان کے ذہنوں کو مکمل طور پر قوانین کی پابندی کے لئے تیار کرنا اور برائی اور اچھائی میں تمیز پیدا کروانا بھی ماؤں کا کام ہے۔ خلافت سے بچوں کو جوڑنا اور اس کے لئے کوشش کرنا جیسا باپوں کا کام ہے ویسا ہی ماؤں کا بھی کام ہے۔ پس اس اہم ذمہ داری کو ہر ماں کو سمجھنا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ ان کو بھی توفیق عطا فرمائے۔

سوال حضور انور نے ناصرات الاحمدیہ کو ان کے اجتماع کے حوالے کیا نصائح فرمائیں؟

جواب حضور انور نے فرمایا، چودہ پندرہ سال کی عمر آخری عمر ہے ناصرات کی۔ اس عمر میں اگر دنیا کی طرف نظر ہو تو دنیاوی خواہشات دین پر حاوی ہو جاتی ہیں۔ اس لئے ہر احمدی بچی کو بہت محتاط رہنے کی ضرورت ہے تا کہ ہر احمدی بچی بجائے فضول دنیاوی خواہشات کے پیچھے چلنے کے اعلیٰ مقاصد کے حصول کے لئے کوشش کرنے والی ہو۔ اور وہ اعلیٰ مقاصد یہ ہیں کہ مذہب، قوم اور وطن کی خدمت کے لئے تیار رہنا، ہمیشہ سچائی پر قائم رہنا، خلافت احمدیہ کے لئے ہر قربانی کے لئے تیار رہنا۔

سوال حضور انور نے مکرم مظہر احسن صاحب کی وفات کی اطلاع دیتے ہوئے کیا کوائف بیان فرمائے؟

جواب حضور انور نے فرمایا، اب میں ایک پیارے عزیز کا ذکر خیر کرنا چاہتا ہوں جو گزشتہ دنوں ہم سے جدا ہوا۔ اس کا نام مظہر احسن تھا۔ عزیز مرحوم والدین کا اکلوتا بیٹا تھا۔ اس بچے کو کینسر ہوا تھا اور اللہ کے فضل سے علاج سے اس کی شفا بھی ہو گئی تھی لیکن بعد میں کوئی ایسا سینے کا انفیکشن ہوا جس کا ڈاکٹروں کو پتا نہیں چل سکا اور اس کی وجہ سے وفات ہو گئی۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ مرحوم کے پڑدادا حضرت مستری نظام الدین صاحب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی تھے اور ان کے نانا محترم چوہدری منور علی خان صاحب اور دادا حاجی منظور احمد صاحب دونوں درویشان قادیان میں سے تھے۔

سوال حضور انور نے عزیز مرحوم کا کن محبت بھرے الفاظ میں ذکر خیر فرمایا؟

جواب حضور انور نے فرمایا، یہ جامعہ احمدیہ کے طالبعلم تھا۔ جیسی اس عزیز نوجوان نے زندگی گزاری ہے وہ مربی اور مبلغ ہی تھا، امتحان پاس کرتا یا نہ کرتا۔ اللہ تعالیٰ نے اس نوجوان کے اندر ایک جوش پیدا کیا ہوا تھا کہ اس نے کس طرح دین کی خدمت کرنی ہے۔ کس طرح اپنے اخلاق اور اپنی حالت کو اللہ تعالیٰ کے بتائے ہوئے حکموں کے مطابق ڈھالنا ہے اور اس پر عمل کرنا ہے۔ میں ذاتی طور پر جانتا ہوں کہ وہ اخلاص و وفا اور عمل کا ایک نمونہ تھا۔ اللہ تعالیٰ اس کے درجات بلند فرماتا چلا جائے۔

سوال حضور انور نے عزیز مرحوم کی وفات پر صبر کے متعلق حضرت مسیح موعودؑ کی کیا نصیحت بیان فرمائی؟

جواب حضور انور نے فرمایا، حضرت مسیح موعودؑ نے ایک جگہ فرمایا کہ: ’’یاد رکھو کہ مصیبت کے زخم کے لئے کوئی مرہم ایسا تسکین دہ اور آرام بخش نہیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرنا ہے۔‘‘ پس اللہ تعالیٰ پر ہی ہمیشہ بھروسہ ہونا چاہئے۔ عزیز مرحوم بھی صبر اور حوصلہ کی تلقین کرتا ہوا اس دنیا سے رخصت ہوا ہے۔ غم اور دکھ تو ہوتا ہے جو قدرتی بات ہے اور ماں باپ، بہن بھائیوں کو سب سے زیادہ ہوتا ہے۔ لیکن اس غم اور دکھ کو دعاؤں میں ڈھال کر ہم مرحوم کے درجات کی بلندی اور اپنے لئے صبر اور تسکین کا ذریعہ بنا سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان قریبیوں کو بھی اس کی توفیق عطا فرمائے۔

سوال عزیز مرحوم کی والدہ نے حضور انور سے مرحوم کی کن خوبیوں کا ذکر کیا؟

جواب حضور انور نے فرمایا، ان کی والدہ کہتی ہیں کہ مجھے مشورہ دینے والا، میرا راز دان اور ایک استاد کی طرح میری تربیت کرنے والا تھا۔ وہ مجھے اچھی طرح سمجھتا تھا اور میں اس کو۔ اس کو یہ بھی پتا تھا کہ میری ماں کن چیزوں سے خوش ہوتی ہے اور کن سے نفرت کرتی ہے۔ اکثر مجھ سے خلافت کے نظام، خلیفہ وقت اور جماعت اور سب سے بڑھ کر حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ اور آپ کے عاشق صادق حضرت مسیح موعودؑ کی باتیں کیا کرتا تھا۔ اگر کوئی دنیاوی باتیں بیچ میں آ جاتیں تو تھوڑی دیر بعد وہ کہتا ان کو چھوڑیں، ہمارا ان سے کیا مطلب۔ ایک دن مجھے بلایا اور کہا کہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو اپنی انگلیوں پر گنیں۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو گننا شروع کیا۔ اور پھر کہتا ہے اَور فضل گنائیں۔ تو کہتی ہیں کہ میں نے اس سے کہا کہ اللہ تعالیٰ کے اتنے فضل ہیں کہ میں گن نہیں سکتی۔ اس پر مظہر نے کہا کہ بس آپ کو یہی بتانا چاہ رہا تھا کہ خدا تعالیٰ کے فضلوں اور اس کے احسانوں کو ہمیشہ یاد رکھیں اور اس کا ہر حال میں شکر ادا کرتی رہیں۔ ہسپتال میں نماز، تلاوت اور ایم ٹی اے پر خطبات ضرور سنتا تھا۔ اسے خلافت سے انتہائی پیار تھا۔

سوال عزیز مرحوم کے ساتھ تعلق رکھنے والے احباب نے مرحوم کی کن خوبیوں کا ذکر کیا؟

جواب حضور انور نے فرمایا، ڈاکٹر حفیظ صاحب کہتے ہیں کہ میں مظہر کو کینسر کی diagnosis کے بعد گلاسگو ملنے گیا تو اسے بہت متوکل انسان پایا۔ حافظ فضل ربی صاحب کہتے ہیں کہ قرآن کریم سیکھنے کا بے حد شوق تھا۔ بڑی پیاری اور پرسوز آواز میں تلاوت کیا کرتے تھے۔ جامعہ کے ایک استاد وسیم فضل صاحب کہتے ہیں کہ مظہر احسن بہت باہمت، سنجیدہ، باادب، مستقل مزاج طالبعلم تھا۔ اپنی ذمہ داری کو نہایت خلوص و وفا اور محبت اور جانفشانی سے سرانجام دیتے تھے۔ انتظامی امور میں بہت اچھے تھے۔ ان کے ایک دوست اور کلاس فیلو شیخ ثمر کہتے ہیں ہمیشہ مسکراتے اور لوگوں کو خوش رکھتے۔ کبھی کسی کے ساتھ لڑائی نہیں کی۔ اس کا دل بہت بڑا تھا۔ ہر موقع پر تبلیغ کرتا۔ ہسپتال میں تھا تو ادھر بھی بہت مشہور تھا کہ یہ مسلمان ہے جو ہر ایک کو تبلیغ کرتا ہے۔ ساحل محمود ان کے کلاس فیلو کہتے ہیں بیشمار خوبیوں کے مالک تھے۔ اعلیٰ مہمان نوازی، عاجزی اور انکساری میں اعلیٰ نمونہ۔ ہمیشہ حسن ظنی کا مظاہرہ کرنے والے۔ ہر کام میں نیک نیت۔ ان کے ایک دوست مربی شرجیل لکھتے ہیں۔ نہایت اعلیٰ اخلاق والے اور پیارے دوست تھے۔ ہر وقت مسکراتے رہتے۔ کوئی انہیں کتنا ہی تنگ کرتا کبھی غصہ نہیں دکھاتے، کبھی جوش میں نہیں آتے۔ کبھی فضول باتیں نہیں کیں۔ لغو باتوں سے اجتناب کرتے۔ آج تک کبھی انہیں برے الفاظ یا بدگوئی کرتے نہیں دیکھا۔ کسی قسم کا تصنع نہیں تھا۔

سوال خطبہ جمعہ کے آخر میں حضور انور نے مرحوم کے خواص کا اظہار فرماتے ہوئے عزیز کے لئے کیا دعا کی؟

جواب حضور انور نے فرمایا، بہر حال انتہائی شریف اور وقف کی روح کو سمجھنے والا انسان تھا اور گو اس کو اللہ تعالیٰ نے زیادہ موقع نہ دیا اور چھبیس سال کی عمر میں وفات ہو گئی لیکن جہاں بھی اپنے دوستوں کی تربیت کا موقع ملا تربیت کی۔ جہاں تبلیغ کا موقع ملا تبلیغ کی اور بڑی کھل کے تبلیغ کی بلکہ آخری وقت میں بھی اپنے سامنے کچھ لکھ کے لگایا ہوتا تا کہ آنے والے ہر ڈاکٹر اور نرس اس کو پڑھیں۔ انتہائی وفادار اور اپنی زندگی کے مقصد کو سمجھنے والا احمدی بچہ تھا۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ اس پر رحمتیں برساتا رہے۔ اس کے درجات بلند کرتا رہے۔ ہمیشہ اس کو ہم نے اللہ تعالیٰ کی رضا پر راضی پایا۔ اللہ تعالیٰ اسے اپنے پیاروں کے قدموں میں جگہ دے اور اس جیسے ہزاروں واقفین بھی پیدا ہوں جو اس باریکی سے اپنے مقصد کو سمجھنے والے ہوں۔ اور خاص طور پر ان کے والدین کے لئے، بہنوں کے لئے دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ انہیں صبر اور حوصلے میں بڑھاتا چلا جائے۔

......☆......☆......☆......

خطبہ جمعہ

آجکل کی دنیا سمجھتی ہے کہ مال کو جمع کرنا اور اسے صرف اپنے آرام و آسائش کیلئے خرچ کرنا ہی ان کیلئے خوشی اور سکون کا باعث بن سکتا ہے

لیکن ایک مومن جس کو دین کا حقیقی ادراک اور شعور ہو سمجھتا ہے کہ بیشک اللہ تعالیٰ نے دنیا کی نعمتیں اور سہولتیں انسان کیلئے پیدا فرمائی ہیں

لیکن زندگی کا اصل مقصد اللہ تعالیٰ کی رضا ہے، تقویٰ پر چلنا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا حق ادا کرنا ہے اور اس کی مخلوق کا حق ادا کرنا ہے

مخلوق کی ہمدردی میں جہاں ضرورتمندوں کی ضرورت کا خیال رکھنا ہے وہاں ان کے دین و ایمان اور انہیں خدا تعالیٰ کے قریب لانے کا خیال رکھنا بھی ہے

اس زمانے میں بھی علاوہ مادی ضروریات کے پورا کرنے کے جس کیلئے مال خرچ کرنا ضروری ہے، غریبوں کی مدد کرنا ضروری ہے

ہم احمدیوں کیلئے روحانی ضروریات پوری کرنے کیلئے مال خرچ کرنا بھی ضروری ہے کیونکہ تکمیل اشاعت ہدایت کا کام اب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سپرد کیا گیا ہے

اس زمانے میں جماعت احمدیہ ہی مومنین کی وہ جماعت ہے جو ایک نظام کے تحت اشاعت اسلام کیلئے خرچ کرتی ہے جس میں مختلف ذرائع سے تبلیغ کے کام ہیں اور مخلوق سے ہمدردی کی وجہ سے ان کے حق ادا کرتے ہوئے ان پر خرچ کیا جاتا ہے اور بہت سے ایسے لوگ ہیں جو تکلیف اٹھا کر یہ خرچ کرتے ہیں اور اس یقین سے خرچ کرتے ہیں کہ جہاں یہ خرچ اللہ تعالیٰ کا قرب اور اس کی رضا حاصل کرنے والا بنائے گا وہاں یہ بھی تسلی ہے کہ صحیح طریق سے خرچ ہوگا۔ اس بات کا اعتراف تو بعض غیر لوگ بھی کئے بغیر نہیں رہتے کہ جماعت کا مالی نظام اور خرچ بہترین ہے

چندوں کیلئے پاکیزہ مال بہت ضروری ہے۔ چندے بھی ان لوگوں سے وصول کئے جاتے ہیں جن کے بارے میں کم از کم یہ پتا ہو کہ یہ غلط قسم سے کمایا ہوا مال نہیں ہے اور اگر ہے تو نظام جماعت چندہ نہیں لیتی اور اگر پھر بھی لیا جاتا ہے تو وہ اگر مجھے پتا لگے تو بہر حال یا تو چندہ واپس کیا جاتا ہے یا ان عہدیداروں کو معطّل کیا جاتا ہے۔ پس اصل چیز یہ ہے کہ قربانی کر کے دینا اور پاک مال میں سے دینا تبھی اس میں برکت پڑتی ہے

آج میں تحریک جدید کے نئے سال کا اعلان بھی کروں گا اس لئے مَیں ان چند قربانی کرنے والوں کے کچھ واقعات پیش کرتا ہوں

جو مالی قربانی سے تعلق رکھتے ہیں صرف امیر ممالک میں نہیں بلکہ غریب ممالک اور بالکل نئے شامل ہونے والے احمدی جو ہیں

ان کے دل بھی اللہ تعالیٰ احمدیت قبول کرنے کے بعد کس طرح پھیرتا ہے۔ حیرت ہوتی ہے کہ باوجود تنگی کے وہ قربانیوں میں آگے بڑھنے والے ہیں

مالی قربانیوں اور اس پر اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے بیشمار واقعات ہیں جو میرے پاس آئے لیکن میرے لئے مشکل ہو گیا تھا کہ ان میں سے کون سے نکالوں۔ چند ایک میں نے پیش کئے جیسا کہ مَیں نے کہا تقریباً ہر ملک میں رہنے والوں کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا یہی سلوک ہے۔ جو اللہ تعالیٰ پر توکل کرتے ہوئے اس کی خاطر قربانی کرتے ہیں اللہ تعالیٰ ان کو بے انتہا نوازتا ہے

مختلف ممالک کے افراد جماعت کے مالی قربانیوں کے حیرت انگیز ایمان افروز اور روح پرور واقعات کا تذکرہ

جائزے کے مطابق یہاں ایم ٹی اے سننے کا رواج جتنا ہونا چاہئے وہ نہیں ہے یا کم از کم میرے خطبات براہ راست نہیں سنتے

جماعت اتنا بے شمار جو خرچ کرتی ہے یہ جماعت کی تربیت کیلئے ہے، اگر وقت کا فرق بھی ہے تو جو repeat خطبہ آتا ہے اس کو سننا چاہئے

اللہ تعالیٰ نے ایم ٹی اے کو خلافت سے جماعت کا تعلق جوڑنے کا ایک ذریعہ بنایا ہے اگر گھروں میں آپ لوگ اس طرف توجہ نہیں دیں گے تو آہستہ آہستہ آپ کی اولادیں پیچھے ہٹنا شروع ہو جائیں گی پس اس سے پہلے کہ پچھتاوا شروع ہو جائے اپنے آپ کو خلافت کے ساتھ جوڑیں اور اس کا بہترین ذریعہ اللہ تعالیٰ نے ایم ٹی اے دیا ہوا ہے اسے استعمال کریں دوسرے بھی بے شمار اچھے پروگرام ایم ٹی اے پر آتے ہیں لیکن کم از کم خطبات تو ضرور سنا کریں یہ نہیں کہ مربی صاحب نے ہمیں خلاصہ سنا دیا تھا اس لئے ہمیں پتا ہے کیا کہا گیا، خلاصہ سننے میں اور پورا سننے میں بڑا فرق ہے

1934ء میں احرار جماعت کو ختم کرنے کی باتیں کرتے تھے۔ قادیان کی اینٹ سے اینٹ بجانے کی باتیں کرتے تھے۔ اس وقت حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تحریک جدید کا اعلان کر کے دنیا میں مشنری بھیجنے کا منصوبہ بنایا۔ تبلیغ کا ایک جامع منصوبہ بنایا گیا۔ اور آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے دنیا کے ہر ملک میں جماعت احمدیہ کو جانا جاتا ہے اور 209 ممالک میں جماعت قائم ہو چکی ہے

گزشتہ سال (2015ء-2016ء) میں عالمگیر جماعت احمدیہ کو تحریک جدید میں ایک کروڑ 9 لاکھ 33 ہزار پاؤنڈز سٹرلنگ کی قربانی کی توفیق ملی ہے، الحمد للہ

عالمی طور پر جماعتوں کی پوزیشن کے لحاظ سے پاکستان نمبر ایک پر اور اس کے بعد جرمنی، برطانیہ اور امریکہ رہے۔ مختلف پہلوؤں سے بڑے بڑے ممالک کی تحریک جدید میں مالی قربانی کے جائزے

اللہ تعالیٰ ان سب شامل ہونے والوں کے اموال و نفوس میں بے انتہا برکت عطا فرمائے اور ان کی قربانیوں کو قبول فرمائے اور آئندہ بھی بڑھ چڑھ کر قربانی کی توفیق دے اور خلافت سے ہمیشہ ان کا مضبوط تعلق قائم کرتا رہے

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 11 رنومبر 2016ء بمطابق 11 رنبوت 1395 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت النور، کیلگری، کینیڈا

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر ادارہ الفضل انٹرنیشنل لندن کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيمِ ـ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ـ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ـ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ـ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ـ

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ـ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ـ

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک موقع پر مالی قربانیوں پر روشنی ڈالتے ہوئے فرمایا کہ:

’’دنیا میں انسان مال سے بہت زیادہ محبت کرتا ہے اسی واسطے علم تعبیر الرؤیا میں لکھا ہے کہ اگر کوئی شخص دیکھے کہ اس نے جگر نکال کر کسی کو دے دیا ہے تو اس سے مراد مال ہے۔‘‘ فرماتے ہیں ’’یہی وجہ ہے کہ حقیقی اتقاء اور ایمان کے حصول کے لئے فرمایا لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ (آل عمران:93) حقیقی نیکی کو ہرگز نہ پاؤ گے جب تک تم عزیز ترین چیز نہ خرچ کرو گے۔‘‘ فرماتے ہیں ’’کیونکہ مخلوق الٰہی کے ساتھ ہمدردی اور سلوک کا ایک بڑا حصہ مال کے خرچ کرنے کی ضرورت بتلاتا ہے۔ اور ابنائے جنس اور مخلوق الٰہی کی ہمدردی ایک ایسی شے ہے جو ایمان

کا دوسرا جزو ہے جس کے بِدُوں ایمان کامل اور راسخ نہیں ہوتا''۔فرمایا کہ ''جب تک انسان ایثار نہ کرے دوسرے کو نفع کیونکر پہنچا سکتا ہے۔ دوسرے کی نفع رسانی اور ہمدردی کے لئے ایثار ضروری شئے ہے اور اس آیت لَنۡ تَنَالُوا الۡبِرَّ حَتّٰی تُنۡفِقُوۡا مِمَّا تُحِبُّوۡنَ میں اسی ایثار کی تعلیم اور ہدایت فرمائی گئی ہے۔ پس مال کا اللہ کی راہ میں خرچ کرنا بھی انسان کی سعادت اور تقویٰ شعاری کا معیار اور محک ہے۔''

(ملفوظات جلد دوم صفحہ 96-95۔ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

ایک اور اقتباس ہے وہ بھی پڑھتا ہوں۔

آپ فرماتے ہیں کہ: ''بات یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کی رضامندی جو حقیقی خوشی کا موجب ہے حاصل نہیں ہوسکتی جب تک عارضی تکلیفیں برداشت نہ کی جاویں۔'' پھر فرمایا ''مبارک ہیں وہ لوگ جو رضائے الٰہی کے حصول کے لئے تکلیف کی پروا نہ کریں کیونکہ ابدی خوشی اور دائمی آرام کی روشنی اس عارضی تکلیف کے بعد مومن کو ملتی ہے۔''

(ملفوظات جلد اول صفحہ 76۔ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

آجکل کی دنیا سمجھتی ہے کہ مال کو جمع کرنا اور اسے صرف اپنے آرام و آسائش کے لئے خرچ کرنا ہی ان کے لئے خوشی اور سکون کا باعث بن سکتا ہے۔لیکن ایک مومن جس کو دین کا حقیقی ادراک اور شعور ہو سمجھتا ہے کہ بیشک اللہ تعالیٰ نے دنیا کی نعمتیں اور سہولتیں انسان کے لئے پیدا فرمائی ہیں لیکن زندگی کا اصل مقصد اللہ تعالیٰ کی رضا ہے، تقویٰ پر چلنا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا حق ادا کرنا ہے اور اس کی مخلوق کا حق ادا کرنا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس مضمون کو اس آیت میں بیان فرمایا ہے جس کی وضاحت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمائی ہے کہ اصل سکون تو نیکیاں کرنے سے ملتا ہے، مال جمع کرنے سے نہیں ملتا اور نیکی اس وقت تک اپنے معیار کو حاصل نہیں کرسکتی جب تک اللہ تعالیٰ اور اس کی مخلوق کا حق ادا کرنے کے لئے وہ چیز خرچ نہ کرو جس سے تمہیں محبت ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام فرماتے ہیں کہ مال و دولت ایسی چیز ہے جس سے انسان بہت محبت کرتا ہے۔ آج اگر ہم جائزہ لیں تو دنیا کے فساد اور فتنوں اور افراتفری کی وجہ دولت کی محبت اور ہوس ہے۔ پھر دنیادار کو تو یہ بھی نہیں پتا کہ اگر اس کے پاس بہت سی دولت آ گئی ہے تو اسے خرچ کس طرح کرنا ہے۔ مغربی ممالک میں جو ترقی یافتہ ممالک کہلاتے ہیں بیشک ان میں بہت بڑے بڑے امیر لوگ بھی ہیں لیکن ان کے اخراجات کیا ہیں۔ یہاں خرچ کرنے کے لئے ان کے پاس جو چیزیں ہیں casino ہیں وہاں جا کر یہ عیاشیوں میں خرچ کرتے ہیں۔ جوؤں پہ رقم خرچ کرتے ہیں۔ بلکہ مسلمان ممالک کا بھی یہ حال ہے، مسلمانوں کا بھی کہ وہ لوگ بھی یہاں آ کر یہ عیاشیاں کرتے اور خرچ کرتے ہیں بلکہ ان کے اپنے ممالک میں ایسی جگہیں ہیں جہاں کھلے خرچ کئے جاتے ہیں۔ کچھ عرصہ ہوا مَیں نے ایک رسالے میں ایک آئس کریم کا اشتہار دیکھا جو دبئی کے ہوٹل کا اشتہار تھا جس کے ایک کپ کی، جس میں دو یا تین سکوپ تھے، اس کی قیمت ساڑھے آٹھ سو ڈالر تھی کہ اس میں فلاں جگہ کا زعفران استعمال ہوا ہے اور فلاں جگہ کی فلاں چیز استعمال ہوئی ہے اور اس پہ سونے کا ورق چڑھایا گیا ہے۔ ساڑھے آٹھ سو ڈالر میں ایک غریب ملک کے ایک پورے خاندان کا بہت اعلیٰ رنگ میں گزارہ ہوسکتا ہے لیکن یہ لوگ ایک کپ آئس کریم کھانے میں لگا دیتے ہیں۔ تو جن کے پاس پیسہ بے انتہا ہو ان کو پتا ہی نہیں کہ خرچ کس طرح کرنا ہے اور کس طرح اس سے سکون حاصل کیا جا سکتا ہے۔ خرچ تو بیشک یہ لوگ کرتے ہیں لیکن اپنی عیاشیوں کی تسکین کے لئے نہ کہ اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے اور نیکیوں کے لئے۔

لیکن اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جس کی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے وضاحت فرمائی ہے کہ حقیقی اتقاء اور ایمان کے حصول کے لئے، اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے ایمان میں بڑھنے کے لئے ان لغویات اور عیاشیوں پر خرچ کرنے کی بجائے مخلوق الٰہی سے ہمدردی اور اس سے حسن سلوک پر خرچ کرو۔ اگر یہ نہیں تو اللہ تعالیٰ کی رضا نہیں حاصل کرسکتے۔ مخلوق کی ہمدردی میں جہاں ضرورتمندوں کی ضرورت کا خیال رکھنا ہے وہاں ان کے دین و ایمان اور انہیں خدا تعالیٰ کے قریب لانے کا خیال رکھنا بھی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جو بے چین رہتے تھے جس کا ذکر قرآن کریم میں بھی آیا ہے اور جس پر اللہ تعالیٰ نے آپ کو فرمایا کہ لوگوں کی حالت دیکھ کر تُو اپنے آپ کو ہلاک کرلے گا۔ وہ کیا حالت تھی جس کو دیکھ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بے چین ہوتے تھے۔ وہ حالت ان لوگوں کی اللہ تعالیٰ سے دوری کی تھی، ایمان سے دوری کی تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے آپ کو تکلیف میں اس لئے ڈالتے تھے کہ یہ لوگ ایمان نہ لا کر اللہ تعالیٰ کی پکڑ میں آ جائیں گے۔

پس اس زمانے میں بھی علاوہ مادی ضروریات کے پورا کرنے کے جس کے لئے مال خرچ کرنا ضروری ہے، غریبوں کی مدد کرنا ضروری ہے۔ ہم احمدیوں کے لئے روحانی ضروریات پوری کرنے کے لئے مال خرچ کرنا بھی ضروری ہے کیونکہ تکمیل اشاعت ہدایت کا کام اب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سپرد کیا گیا ہے۔ وہ ہدایت جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کُل انسانیت کے لئے لائے تھے اور جس کے پھیلانے کے لئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم بے چین تھے اس کی تکمیل کا یہ زمانہ ہے جب سب ذرائع میسر ہیں۔ جس طرح یہ کام حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سپرد کیا گیا تھا اسی طرح اب یہ کام آپ کے ماننے والوں کے سپرد کیا گیا ہے۔ ان کے سپرد ہے جو یہ عہد کرتے ہیں کہ ہم دین کو دنیا پر مقدم رکھیں گے۔ امیر لوگ تو اپنی عیاشیوں پر خرچ کرتے ہیں۔ اس کثرت سے ان کے پاس دولت ہے کہ ان کو پتا نہیں چلتا کہ وہ خرچ کیا کریں، کس طرح کریں۔ ساری ضروریات پوری کرنے کے بعد انہیں سمجھ نہیں آتی کہ اس دولت کا کیا کرنا ہے کیونکہ ان کا دین اور انسانی ہمدردی کا خانہ تو عموماً خالی ہوتا ہے تو پھر عیاشیوں اور بیہودگیوں کے علاوہ کچھ نظر نہیں آتا۔ لیکن مومن وہ ہے جس کو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ زائد مال ہی نہیں بلکہ حقیقی نیکی حاصل کرنے کے لئے اور اس کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے اپنے آپ کو تکلیف میں ڈال کر اس مال سے خرچ کرو جس سے تمہیں محبت ہے۔ بیشک بعض امراء بھی بعض چیریٹیز (charities) میں خرچ کرتے ہیں، صدقہ و خیرات بھی کردیتے ہیں لیکن ان کے خرچ ان کی آمد کے مقابلے میں بہت کم ہوتے ہیں اور پھر ان میں کوئی باقاعدگی نہیں ہوتی۔ پس باقاعدگی سے اور نیک مقاصد کے پورا کرنے کے لئے نیکیاں کمانے کے لئے صرف مومن خرچ کرتا ہے اور اس زمانے میں جماعت احمدیہ ہی مومنین کی وہ جماعت ہے جو ایک نظام کے تحت اشاعت اسلام کے لئے خرچ کرتی ہے جس میں مختلف ذرائع سے تبلیغ کے کام ہیں اور مخلوق سے ہمدردی کی وجہ سے ان کے حق ادا کرتے ہوئے ان پر خرچ کیا جاتا ہے اور بہت سے ایسے لوگ ہیں جو تکلیف اٹھا کر یہ خرچ کرتے ہیں اور اس یقین سے خرچ کرتے ہیں کہ جہاں یہ خرچ اللہ تعالیٰ کا قرب اور اس کی رضا حاصل کرنے والا بنائے گا وہاں یہ بھی تسلی ہے کہ صحیح طریق سے خرچ ہوگا۔ اس بات کا اعتراف تو بعض غیر لوگ بھی کئے بغیر نہیں رہتے کہ جماعت کا مالی نظام اور خرچ بہترین ہے۔

ہمارے کبابیر کے مبلغ نے ایک واقعہ لکھا کہ یروشلم یونیورسٹی کے دو ریٹائرڈ پروفیسر اپنے دو بیرونی مہمان دوستوں کے ساتھ ہمارے مشن کبابیر میں آئے۔ ان کے ساتھ جماعت کے متعلق گفتگو کرنے کا موقع ملا۔ نظام جماعت کا بتایا گیا۔ ان مہمانوں میں ایک آسٹریا سے تعلق رکھنے والے پروفیسر تھے۔ وہ آخر پر کہنے لگے کہ مجھے جماعت احمدیہ کی جو سب سے اچھی بات لگی ہے وہ یہ ہے کہ آپ کی جماعت کا مالی نظام نہایت پاک اور صاف ہے۔ کہنے لگے کہ دنیا میں صرف پاکیزہ مال سے انقلاب لے کر آنا شاید آپ لوگوں کے مقدر میں ہی لکھا ہوا ہے اور اس کے لئے آپ کو مبارک ہو۔

اور چندوں کے لئے پاکیزہ مال بہت ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ نے یہ بھی فرمایا ہے کہ اپنے اس مال سے دو جو پاک مال ہو، جو جائز طریقے سے کمایا ہوا مال ہو۔ دھوکہ دے کر کمایا ہوا مال نہ ہو۔ ٹیکس بچا کر کمایا ہوا مال نہ ہو۔ یا کسی بھی طریقے سے غلط رنگ میں کمایا ہوا مال نہ ہو۔ پس چندے بھی ان لوگوں سے وصول کئے جاتے ہیں جن کے بارے میں کم از کم یہ پتا ہو کہ یہ غلط قسم سے کمایا ہوا مال نہیں ہے اور اگر ہے تو نظام جماعت چندہ نہیں لیتی۔ اور اگر پھر بھی لیا جاتا ہے تو وہ اگر مجھے پتا لگے تو بہر حال یا تو چندہ واپس کیا جاتا ہے یا ان عہدیداروں کو معطّل کیا جاتا ہے۔ پس اصل چیز یہ ہے کہ قربانی کر کے دینا اور پاک مال میں سے دینا، تبھی اس میں برکت پڑتی ہے۔ اور جب یہ غیروں کو بتایا جائے تو وہ بھی اس کا اعتراف کرتے ہیں جیسا کہ اس پروفیسر نے کہا۔ پھر یہ بات اس دنیادار کو بھی نظر آ گئی کہ انقلاب لانے والے یہی لوگ ہیں۔

پس جب تک ہماری نیتیں نیک رہیں گی۔ جب تک ہم پاکیزہ مال کمانے کی کوشش کرتے رہیں گے اور اس کو خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ کریں گے یقیناً تب ہم انقلاب لانے کا ذریعہ بن سکیں گے اور یہ انقلاب ہمارے سے مقدر ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کا حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے یہ وعدہ ہے۔ کوئی دنیاوی انقلاب ہم نے نہیں لانا بلکہ روحانی انقلاب لانا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پیغام کو دنیا میں پہنچانا ہے۔ توحید کا قیام کرنا ہے اور مخلوق کے حق ادا کرنے ہیں۔ اور یہ کوئی انسانی باتیں نہیں ہیں بلکہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام سے خالص اور دلی محبوں کا گروہ بڑھانے کا وعدہ کیا ہوا ہے جو یہ کام سرانجام دیں گے، جو آپ کے کام کی تکمیل کے لئے ہر قربانی کرنے والے ہوں گے۔

چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنی جماعت کی وفا کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ: ''آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے وہ صدق و وفا کا نمونہ دکھایا جس کی نظیر دنیا کی تاریخ میں نہیں مل سکتی۔ انہوں نے آپ کی خاطر ہر قسم کا دکھ اٹھانا سہل سمجھا یہاں تک کہ عزیز وطن چھوڑ دیا۔ اپنے املاک و اسباب اور احباب سے الگ ہو گئے۔'' فرماتے ہیں: ''اسی طرح مَیں دیکھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے میری جماعت کو بھی اس کی قدر اور مرتبہ کے موافق''، یعنی جتنا جتنا جماعت کا ایمان ہے اور جو ان کی حالت ہے۔ صحابہ کا مقام تو بہت اونچا تھا لیکن اس زمانے میں ان صحابہ کا مقام بھی بلند تھا جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ہاتھ پر بیعت کرنے والے تھے۔ فرماتے ہیں ''اس کی قدر اور مرتبہ کے موافق ایک جوش بخشا ہے اور وہ وفاداری اور صدق کا نمونہ دکھاتے ہیں۔''

(ملفوظات جلد اول صفحہ 337-336۔ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پھر جماعت کی مالی قربانیوں کا ذکر کرتے ہوئے آپ فرماتے ہیں کہ ان لوگوں نے ''میری دینی اغراض و مقاصد میں ہمیشہ دل کھول کر چندے دیئے ہیں''۔ فرمایا کہ ''ہر شخص کم و بیش اپنی استطاعت اور مقدرت کے موافق حصہ لیتا

کلامُ الامام

''زندہ نبی وہی ہوسکتا ہے جس کے برکات اور فیوض ہمیشہ کیلئے جاری ہوں۔''

(ملفوظات جلد 4، صفحہ 629)

طالبِ دُعا: سکینہ الہ دین صاحبہ، اہلیہ مکرم سلطان محمد الدین صاحب آف سکندر آباد

کلامُ الامام

''تم اس بات کو کبھی مت بھولو کہ خدا تعالیٰ کے فضل و کرم کے بغیر جی ہی نہیں سکتے۔''

(ملفوظات جلد 4، صفحہ 616)

طالبِ دُعا: الہ دین فیملیز، انکے بیرون ممالک کے عزیز رشتہ دار و دوست نیز مرحومین کرام

ہے۔اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے کہ وہ کس اخلاص اور وفاداری سے ان چندوں میں شریک ہوتے ہیں۔‘‘فرمایا کہ ’’مَیں یہ خوب جانتا ہوں کہ ہماری جماعت نے وہ صدق و وفا دکھایا ہے جو صحابہ ساعت العُسر میں دکھاتے تھے۔‘‘(ملفوظات جلد اول صفحہ 338۔ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)۔یعنی تنگی کے موقع پہ دکھاتے تھے۔ایک موقع پر آپ نے افراد جماعت کے معیار قربانی کو دیکھ کر اس حیرت کا بھی اظہار فرمایا تھا کہ کس طرح یہ لوگ اتنی قربانی دیتے ہیں۔

پس حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے ماننے والوں میں وہ انقلاب پیدا کیا جو دنیاوی خواہشات کو پس پشت ڈال کر، پیچھے کر کے دین کو مقدم کرنے والا تھا۔لیکن کیا قربانی کی جو روح آپ نے اپنے اُن ماننے والوں میں پیدا کی تھی جو براہ راست آپ کے ہاتھ پر بیعت کرنے والے تھے وہ ختم ہوگئی؟ اُس وقت تک تھی؟ اگر ایسا ہوتا اور اگر ایسا ہے تو پھر جماعت کے قدم ترقی کرنے والے کبھی نہیں ہو سکتے اور نہ کبھی ترقی کی طرف اٹھتے۔اللہ تعالیٰ نے آپ سے یہ بھی وعدہ فرمایا تھا کہ تجھے زمین کے کناروں تک عزت کے ساتھ شہرت دوں گا اور اس کے لئے مخلص اور فدائی اور قربانیاں کرنے والی جماعت کی بھی ضرورت تھی۔اسی طرح آپ نے اللہ تعالیٰ سے اطلاع پا کر یہ خوشخبری بھی دی تھی کہ آپ کے بعد یہ نظام خلافت جاری ہوگا جو آپ کے کام کی تکمیل کرے گا اور جس کے ساتھ جڑ کر مخلصین اس کام کو سرانجام دیں گے۔چنانچہ آج ہم دیکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے وعدے کس طرح پورے فرماتا چلا جا رہا ہے۔مخلصین کی ایک جماعت ہے اور خلافت کے ساتھ جڑ کر جان، مال اور وقت کی قربانی دے رہی ہے۔

کیونکہ آج میں تحریک جدید کے نئے سال کا اعلان بھی کروں گا اس لئے مَیں ان چند قربانی کرنے والوں کے کچھ واقعات پیش کرتا ہوں جو مالی قربانی سے تعلق رکھتے ہیں۔صرف امیر ممالک میں نہیں بلکہ غریب ممالک اور بالکل نئے شامل ہونے والے احمدی جو ہیں ان کے دل بھی اللہ تعالیٰ احمدیت قبول کرنے کے بعد کس طرح پھیرتا ہے۔حیرت ہوتی ہے کہ باوجود تنگی کے وہ قربانیوں میں آگے بڑھنے والے ہیں۔

چنانچہ مبلغ انچارج گنی کناکری لکھتے ہیں کہ یہاں ایک جماعت ہے سُومبُو یادی (Soumbouyady) اس کی مسجد کے امام اپنی مسجد سمیت اس سال جماعت میں شامل ہوئے۔جب انہیں جماعت کے مالی نظام اور تحریک جدید کی اہمیت وغیرہ کے متعلق بتایا گیا تو کہنے لگے کہ میں نے خود بھی چندہ اور زکوٰۃ پر بہت زیادہ لیکچر دیئے ہیں لیکن اتنا مضبوط اور جامع مالی نظام مَیں نے کہیں اور نہیں دیکھا اور نہ کبھی ایسے نظام کے بارے میں سنا تھا۔چنانچہ موصوف نے اسی وقت چندے کی ادائیگی کی اور کہا کہ میں آپ سے وعدہ کرتا ہوں کہ آئندہ ہر ماہ ہماری ساری جماعت چندہ ادا کرے گی۔یہ وہ لوگ ہیں جو غریب علاقے کے ہیں اور غربت کا جو معیار یورپ میں یا مغرب میں ہے اس کے بھی انتہائی نچلے درجے کے غریب ہیں۔لیکن قربانیوں میں یہ سب سے اعلیٰ درجہ پر پہنچنے والے لوگ ہیں۔

پھر یہ صرف ایک ملک کا قصہ نہیں بلکہ یہ ہوا دنیا کے بہت سے ممالک میں چل رہی ہے۔پہلے گنی کناکری کا ذکر ہوا تھا تو اب آئیوری کوسٹ کے مبلغ صاحب بھی لکھتے ہیں کہ ہم تبلیغ کے لئے ایک گاؤں کوپنگے (Kopingue) میں گئے اور انہیں جماعت کا پیغام پہنچایا۔تمام مرد و زن نے بہت غور سے ہماری تبلیغ سنی۔ایک دوست کہنے لگے کہ پہلے بھی یہاں کافی لوگ تبلیغ کے لئے آچکے ہیں لیکن اس طرح کا خوبصورت پیغام ہم نے پہلے کبھی نہیں سنا۔چنانچہ اس کے بعد تین سو کے قریب لوگوں نے اسی وقت جماعت میں شمولیت اختیار کر لی۔اس کے بعد انہیں جماعت کے مالی نظام اور تحریک جدید کے بارے میں بتایا گیا اور باتوں باتوں میں یہ ذکر بھی ہوگیا کہ تحریک جدید کا جو سال ہے آج اس کا یہ آخری دن ہے۔اس پر گاؤں کے چیف اور امام نے گاؤں والوں سے کہا کہ ہم بیشک آج احمدی ہوئے ہیں اور احمدیت میں آج شامل ہوئے ہیں لیکن ہر صورت میں اس مبارک تحریک میں شامل ہوں گے۔چنانچہ گاؤں والوں نے فوری طور پر دس ہزار فرانک جمع کر کے تحریک جدید میں ادا کئے۔

پھر قربانی کا ایک واقعہ افریقہ کے ایک اور ملک تنزانیہ کے موانزہ ریجن کا ہے۔وہاں کے ایک دوست کا تحریک جدید کا وعدہ دو لاکھ شلنگ کا تھا جس میں سے انہوں نے ایک لاکھ شلنگ کی ادائیگی کر دی تھی جبکہ ایک لاکھ بقایا تھا۔وہ کہتے ہیں کہ اکتوبر میں امیر صاحب نے انہیں توجہ دلائی کہ ابھی آپ کے ذمہ ایک لاکھ شلنگ بقایا ہے اور تحریک جدید کا سال ختم ہو رہا ہے۔اس پر انہوں نے کہا کہ میں اس وقت سفر پہ ہوں لیکن مَیں کوئی انتظام کرتا ہوں۔چنانچہ انہوں نے ایک بس ڈرائیور کے ہاتھ یہ رقم بھجوا دی اور اسے یہ کہا کہ یہ میرا چندہ ہے جس کی ادائیگی بہت ضروری ہے اور وہاں پہنچتے ہی یہ ساری رقم معلم کو دے دینا۔اس کا نام بتایا، پتہ دیا۔چنانچہ وہ بس ڈرائیور جونہی بس اسٹینڈ پر پہنچا اس نے معلم صاحب کو فون کر کے کہا کہ آپ کی امانت میرے پاس ہے آ کے لے جائیں۔جب معلم چندہ لینے گئے تو ڈرائیور نے معلم سے کہا کہ وہ بھی احمدی ہونا چاہتا ہے۔اس بس ڈرائیور کے بیوی بچے پہلے احمدی ہو چکے تھے لیکن وہ خود نہیں ہو رہا تھا کہ تسلی نہیں ہے۔کہنے لگا مجھے اس بات نے بہت متاثر کیا ہے کہ اس مادی دور میں جہاں انسان مال سے بہت محبت کرتا ہے اور ہم تو غریب علاقے کے لوگ ہیں، کس طرح اللہ تعالیٰ نے ایسے لوگ پیدا کئے ہیں جو اللہ کی راہ میں مال دے کر حقیقی خوشیاں اور سکون پاتے ہیں۔اس طرح احمدی دوست جنہوں نے بس ڈرائیور کے ذریعہ سے اپنا چندہ بھجوایا تھا ان کا یہ چندہ بھجوانا اس غیر احمدی کو بھی احمدیت میں شامل کرنے کا باعث بن گیا۔پس یہ ہیں وہ نیک نیتی سے دیئے ہوئے چندے جن کے نتائج فوری طور پر نکلتے ہیں۔مالی قربانی جو محبوب مال میں سے دی گئی ہے وہ ایک سعید روح کی اصلاح کا باعث بن گئی۔تو اس طرح اللہ تعالیٰ پھل دینے کے مختلف ذرائع استعمال کرتا ہے۔

اسی طرح سینیگال کے امیر صاحب لکھتے ہیں کہ ہماری جماعت کے ایک ممبر عمر صاحب کے والد جو کہ غیر احمدی تھے گنی کناکری سے انتہائی بیماری کی حالت میں آئے۔ابتدائی ادویات اور چیک اَپ کے بعد ڈاکٹروں نے پراسٹیٹ کا آپریشن تجویز کیا لیکن عمر دیالو صاحب کے پاس اتنی رقم نہیں تھی کہ وہ اپنے والد کا آپریشن کروا سکتے اور اتنا بڑا قرضہ لینا بھی ان کے لئے مشکل نظر آ رہا تھا۔بیحد پریشان تھے۔کہتے ہیں کہ اکتوبر کا پہلا ہفتہ شروع ہوا تو جمعہ کے خطبہ میں جب میں نے تحریک جدید کے بارے میں توجہ دلائی تو اگلے روز عمر صاحب مشن ہاؤس آئے اور کہنے لگے میری تحریک جدید کے چندے کی رسید کاٹ دیں۔امیر صاحب کہتے ہیں کہ مجھے ان کے حالات کا پتا تھا میں نے انہیں کہا کہ آپ کے پہلے حالات ایسے ہیں، والد بیمار ہیں آپ یہ قربانی کس طرح کریں گے۔انہوں نے کہا کل جو آپ نے خطبہ دیا تھا کہ یہ اللہ تعالیٰ سے سودا ہے تو میں اللہ تعالیٰ سے سودا کرنے آیا ہوں اس لئے آپ میری رسید کاٹیں۔یہ کہتے ہیں کہ میں دو دن کے بعد جب ان کے گھر ان کے والد کی عیادت کرنے کے لئے گیا تو ان کے والد باہر کرسی پر بیٹھے ہوئے تھے اور عمر صاحب کچھ دیر کے بعد آئے اور کہنے لگے کہ آج میری تجارت کامیاب ہوگئی کہ اللہ کے فضل سے والد بالکل ٹھیک ہیں اور درد وغیرہ کچھ نہیں ہے۔کچھ دن کے بعد ڈاکٹر نے بھی دوبارہ چیک اَپ کیا تو اس نے کہا کہ آپریشن کی بھی ضرورت نہیں ہے۔چنانچہ اس واقعہ کے بعد ان کے والد نے بھی بیعت کر لی۔تو یہ بعض دفعہ نقد سودے ہوتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کرتا ہے۔گزشتہ ہفتے مَیں نے مسجد کے افتتاح پر بھی یہاں کے ایک شخص کا ذکر کیا تھا کہ کس طرح اس نے مسجد کی خدمت کو ترجیح دی اور اللہ تعالیٰ نے غیر معمولی طور پر اس کے لئے بہت بڑی رقم کا انتظام کر دیا۔ایک دنیادار تو شاید اس کو اتفاق سمجھے لیکن خدا پر یقین رکھنے والا اس بات پر یقین رکھتا ہے کہ یقیناً اللہ تعالیٰ کا فضل ہے جو ہوا۔

اسی طرح کانگو کنشاسا کی ایک جماعت Mulunde Vunda کے ایک احمدی دوست ایوب Kukondolo صاحب کہتے ہیں کہ میں پہلے جماعتی کاموں میں حصہ نہیں لیتا تھا۔میرا بیٹا ہمیشہ بیمار رہتا تھا اور اس کے علاج معالجہ پر بہت خرچ ہوتا تھا۔کہتے ہیں پھر مجھے لوکل عاملہ میں سیکرٹری مال کی ذمہ داری دی گئی۔اس پر میں نے سوچا کہ جب مجھے سیکرٹری مال بنایا گیا ہے تو میری مالی قربانی جماعت کے لئے نمونہ ہونا چاہئے۔اب ایک دور دراز رہنے والے ایک ملک میں چھوٹی سی جگہ پر ایک غریب آدمی کو یہ خیال آتا ہے کہ جب مجھے سیکرٹری مال بنایا گیا تو میری قربانی کا معیار بھی دوسروں سے زیادہ بہتر ہونا چاہئے۔کہتے ہیں میں نے باقاعدگی سے چندہ دینا شروع کر دیا اور چندے کی برکت سے میرے حالات میں بھی تبدیلی پیدا ہونی شروع ہوگئی۔زندگی پُرسکون اور خوشحال ہونے لگی۔میرا بیٹا بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے بیماریوں سے محفوظ ہے۔مَیں سمجھتا ہوں کہ یہ سب جماعت کی خدمت اور مالی قربانیوں کا نتیجہ ہے۔

پیٹ کاٹ کر قربانی کرنے کا محاورہ استعمال ہوتا ہے۔سنا تو تھا لیکن اس کی حقیقت تک انسان نہیں پہنچ سکتا جب تک بعض ایسے واقعات سامنے نہ آئیں۔غریبوں کی قربانیوں کے معیار دیکھ کر یہ چیزیں سامنے آتی ہیں۔

گیمبیا میں Yeeda گاؤں کی ایک خاتون نے احمدیت قبول کی۔تحریک جدید کے بارے میں جب انہیں بتایا گیا تو اس خاتون نے جواب دیا کہ میرے گھر میں صرف چاول خریدنے کے لئے سو ڈلاسی پڑے ہوئے ہیں۔چاول بالکل ختم ہو چکے ہیں۔اس خاتون نے یہ بھی بتایا کہ اس کا اکلوتا بیٹا جو اس کے خاندان کو سپورٹ کرتا تھا وہ دو سال سے غائب ہے اور لوگ کہتے ہیں کہ وہ فوت ہو چکا ہوگا۔اب اس کا کوئی اَتا پتا نہیں لیکن ساتھ ہی اس خاتون نے کہا کہ ٹھیک ہے مَیں گزارہ کر لوں گی، کھانے کے لئے کہیں سے ادھار لے لوں گی۔یہ رقم جو ہے یہ تحریک جدید کے چندے میں دے دیں۔اللہ تعالیٰ خود میرا کوئی بندوبست کر دے گا۔اس واقعہ کے تین دن بعد ہی اس کا وہ لڑکا جو دو سال سے غائب تھا واپس آ گیا اور اپنے ساتھ چاول کی دس بوریاں بھی لے کر آیا اور بہت بڑی رقم لے کر آیا۔تو اس لڑکے نے بتایا کہ جب وہ غائب تھا تو اس عرصے میں وہ تعمیرات کا کام سیکھتا رہا اور اب اسے شہر میں رہتے ہوئے بہت بڑے اور اچھے ٹھیکے ملنے لگ گئے ہیں۔تو یہ خاتون خود کہنے لگیں کہ یہ میری اس وقت کی مالی قربانی کی برکت ہے اور میں آئندہ ہمیشہ حصہ لوں گی۔

کیا یہ انقلاب نہیں ہے جو دور بیٹھے ہوئے لوگوں میں اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ماننے کی وجہ سے پیدا کر دیا ہے؟ یقیناً ہے۔اس عورت کی ایمانی حالت دیکھیں کس درجے پر پہنچی ہوئی ہے کہ اس نے اپنی بھوک کی کوئی پرواہ نہیں کی اور پھر اللہ تعالیٰ نے بھی جو اس سے سلوک فرمایا وہ بھی حیران کن ہے۔

مالی سے مبلغ سلسلہ لکھتے ہیں کہ ایک احمدی خاتون جن کی عمر اسّی سال کے قریب ہے بڑا باقاعدہ چندہ دیتی ہیں۔ایک دن گھر سے پیدل چل کر جو ایک کلومیٹر کے فاصلے پر تھا مشن ہاؤس آئیں اور گرمی میں ان کا برا حال تھا۔ان ممالک میں گرمی بھی بڑی پڑتی ہے۔اِنہوں نے کہا کہ آپ مجھے بتا دیتیں میں آ کے چندہ لے لیتا۔کہنے لگیں کہ مجھے مالی قربانی کا جب سے پتا لگا ہے کہ اس کی کیا اہمیت ہے تو مَیں نہیں چاہتی کہ اس کا ثواب ضائع کروں۔ایک تو پیدل

ارشاد حضرت امیر المومنین

’’ہمارا پہلا اور سب سے بڑا فرض جو بنتا ہے
وہ یہ کہ خدا تعالیٰ سے تعلق میں بڑھیں اور اسے مضبوط کریں۔‘‘

(خطبہ جمعہ فرمودہ 25 ر مارچ 2016)

طالبِ دُعا: بشیر احمد مشتاق (صدر جماعت احمدیہ حلقہ اِرم لین) سری نگر، جموں اینڈ کشمیر

ارشاد حضرت امیر المومنین

’’ہر ایسی چیز جو اللہ تعالیٰ کو ناپسند ہے وہ منکر ہے، جب تک کل
اخلاق رذیلہ کو نہ ترک کیا جاوے تزکیہ نفس حاصل نہیں ہو سکتا ہے۔‘‘

(خطبہ جمعہ بیان فرمودہ 11 ر مارچ 2016)

طالب دعا: برہان الدین چراغ ولد چراغ الدین صاحب مرحوم مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین، ننگل باغبانہ، قادیان

چل کے آئیں اس لئے کہ رکشہ پہ جو پیسے لگنے تھے وہ بھی میں چندے میں دے دوں۔ تو یہ ہیں لوگوں کے معیار جو دور دراز علاقوں میں بیٹھے ہوئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ جس طرح احمدیوں کے ایمانوں کو ذاتی تجربات میں سے گزار کر تقویت بخشتا ہے وہ بھی ہر واقعہ سے ظاہر ہوتی ہے۔

بینن کے معلم زکریا صاحب ایک واقعہ کا ذکر کرتے ہیں کہ ایک جماعت سنوے پوتا (Sinwe Kpota) کے صدر کی نوکری چلی گئی جس کی وجہ سے وہ بڑے پریشان تھے۔ انہی دنوں انہیں تحریک جدید کی یاددہانی کروائی گئی۔ کچھ دن کے بعد انہوں نے بتایا کہ جب مجھے چندے کی یاددہانی کروائی گئی تو سخت فکر ہوئی۔ میں نے خدا تعالیٰ سے دعا کی کہ کوئی ذریعہ پیدا فرما دے کہ میں اپنا تحریک جدید کا چندہ ادا کر دوں اور کہتے ہیں کہ میں نے رات بھی بہت بے چینی سے گزاری۔ صبح فجر کی نماز سے فارغ ہوا تو کام کی تلاش میں ایک قریبی گاؤں میں چلا گیا۔ وہاں مجھے کوئی کام نہیں ملا لیکن ایک آدمی اپنے جانور بیچنے کے لئے کہیں جا رہا تھا میں نے اس کی کچھ مدد کر دی۔ اس شخص نے مجھے پانچ سو فرانک دیئے۔ کہتے ہیں مَیں نے ان پیسوں میں سے دو سو فرانک سے کچھ کھانے کا سامان لیا۔ سو فرانک اپنے بچے کو دیئے سکول جاتا ہے اور دو سو فرانک چندہ میں ادا کر دیئے۔ وہ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اس حقیر سی قربانی کے بدلے ایسا فضل فرمایا کہ چندہ دینے کے ٹھیک چار دن کے بعد ان کو کام مل گیا اور اتنی جلدی اور ایسا مناسب کام مل جانا محض اتفاق نہیں ہے بلکہ خدا تعالیٰ کا فضل ہے۔ یہ افریقہ سے واقعات ہیں۔

پھر اب انڈیا سے بھی ان کے انسپکٹر تحریک جدید لکھتے ہیں۔ صوبہ جات آندھرا اور تلنگانہ کے انسپکٹر شہاب الدین صاحب کہتے ہیں کہ حیدر آباد کے ایک دوست ایک غریب خاندان سے تعلق رکھتے ہیں۔ انہوں نے اپنی تجارت میں بیس ہزار روپے سے کام شروع کیا۔ ایک چھوٹی سی دکان چلاتے ہیں۔ نمازوں کے اوقات جب ہوتے ہیں تو دکان بند کر دیتے ہیں۔ یہ ہے حقیقی مومن کی شان کہ پھر کاروبار بند کرے۔ اور کہتے ہیں کہ سال میں ایک ماہ کی مکمل آمد تحریک جدید میں ادا کرتے ہیں۔ اس سال بھی انہوں نے ساٹھ ہزار روپے تحریک جدید میں دیئے۔ کرائے کے مکان میں رہتے ہیں۔ کہتے ہیں ایک دن میں نے انہیں کہا کہ آپ اپنا ذاتی گھر خرید لیں۔ اس پر کہنے لگے کہ جیسا چل رہا ہے چلنے دیں۔ دنیا ویسے بھی اس طرح ہلاکت کی طرف بڑھ رہی ہے کہ مال جمع کرنے کی کیا ضرورت ہے۔ کیوں نہ میں اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرتا رہوں۔

اسی طرح پاکستان سے نائب وکیل المال لکھتے ہیں کہ سیالکوٹ کے ایک خادم کے ساتھ ملاقات ہوئی۔ پندرہ ہزار روپیہ ان کا وعدہ تھا جو میں نے انہیں کہا کہ پندرہ ہزار سے بڑھا کر ایک لاکھ کر دیں تو انہوں نے ایک لاکھ روپیہ کر دیا۔ انہوں نے جوتے ایکسپورٹ کرنے کا کاروبار شروع کیا اور کہتے ہیں شروع میں پانچ ہزار چندہ دیتے تھے۔ پھر دس ہزار دیا۔ پھر آگے بڑھایا۔ پندرہ ہزار سے بڑھایا، لاکھ کیا۔ اب وہ کہتے ہیں چندوں کی برکت سے جس فیکٹری کو انہوں نے کرائے پر لیا ہوا تھا وہ فیکٹری انہوں نے خرید لی اور کاروبار بھی اچھا ہو گیا۔

اسی طرح انڈونیشیا سے ہمارے مبلغ لکھتے ہیں کہ وہاں کے ایک شخص نے کہا کہ اگر میرے پاس موٹر سائیکل ہو تو مجھے اپنے بیٹے کے ساتھ جمعہ پڑھنے کے لئے آسانی ہو جائے گی تو ہمارے مبلغ نے انہیں کہا کہ دعا کریں اور چندوں میں باقاعدگی اختیار کریں۔ اس کے بعد انہوں نے اپنا اور فیملی کا تحریک جدید کا چندہ دینا شروع کر دیا۔ کہتے ہیں تھوڑے عرصہ میں اللہ تعالیٰ نے فضل فرمایا اور موٹر سائیکل خریدنے کی توفیق مل گئی۔ اب اس گھر میں ایک کی بجائے تین موٹر سائیکل ہیں۔ وصیت انہوں نے کر لی ہے اور آمدنی ان کی بڑھ گئی ہے۔

یہاں کینیڈا میں بھی بعض لوگ ایسے ہیں جن کے متعلق امیر صاحب لکھتے ہیں کہ ہزار ڈالر چندہ تھا جو بڑھا کے پانچ ہزار کا وعدہ کیا اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے ادا بھی کر دیا۔ اس لئے شروع میں ہی ادا کر دیا کہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو سمیٹا جائے اور مسجد کے لئے بھی انہوں نے بیس ہزار ڈالر کی ادائیگی کی۔ اسی طرح بعض یہاں بھی ایمان افروز واقعات ہیں۔ کینیڈا کی ایک خاتون کہتی ہیں کہ میرا وعدہ ایک ہزار ڈالر کا تھا۔ پیسے نہیں تھے۔ شام کو خاوند کا فون آیا کہ فلاں شخص نے پیسے دیئے ہیں، چیک دیا ہے۔ تو مَیں نے کہا کہ ایک ہزار ڈالر کا چیک ہوگا۔ اس نے کہا تمہیں کس طرح پتا ہے؟ مَیں نے کہا اس لئے کہ مجھے فکر تھی کہ میں نے تحریک جدید کا چندہ ادا کرنا تھا اور ایک ہزار ڈالرز ادا کرنا تھا اور مجھے خیال ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے یہ انتظام کیا ہے تو اتنی ہی رقم ہو گی۔

اسی طرح یورپ کے ممالک کے واقعات ہیں۔ یہاں نئی جماعتیں قائم ہو رہی ہیں۔ کروشیا کے مبلغ لکھتے ہیں کہ غربت کی وجہ سے نوکریوں کے مواقع بہت کم ہیں۔ ایک بہت بڑی تعداد ایسی ہے جس کے پاس کوئی انکم کا ذریعہ نہیں ہے۔ یہ لوگ یا تو اپنے رشتہ داروں کی طرف سے اگر کوئی رقم مل جائے یا اگر کوئی ایسا کام مل جائے جو ایک یا دو دن کا ہے اس سے عموماً گزارہ کرتے ہیں۔ ایک بڑی عمر کے احمدی دوست ہیں جن کو جماعتی کام کرنے کا بہت شوق ہے اور تقریباً اپنا سارا وقت جماعت کے کاموں میں صرف کرتے ہیں لیکن جب جماعت کا کام نہیں بھی کر رہے ہوتے تو ان کی کوشش ہوتی ہے کہ کوئی نہ کوئی کام جس سے جماعت کو فائدہ ہو وہ کرتے رہیں۔ تقریباً ایک سال سے وہ خالی کین (can) جمع کرتے تھے تا کہ اس کو ری سائیکلنگ والوں کو دے کے کچھ رقم مل جائے۔ سال بھر انہوں نے یہ کین (can) جمع کئے اور ری سائیکلنگ والوں کو دیئے۔ سارے سال میں اس کام کے انہیں صرف تیس ڈالر ملے اور ان کو لے کے وہ سیدھے مشن ہاؤس آئے اور اس میں سے دس ڈالر چندے میں ادا کر دیئے کہ میرا تحریک جدید کے چندے کا وعدہ تھا وہ میں نے پورا کیا ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ اس حساب سے سارے سال میں جو محنت انہوں نے کی اس کا ایک بٹا تین (1/3) جماعت کو دے دیا۔

جرمنی کے سیکرٹری تحریک جدید نے لکھا کہ ایک خاتون ہیں جنہوں نے اپنا نام نہیں ظاہر کیا۔ تحریک جدید دفتر میں آئیں اور اپنا سارا زیور تحریک جدید میں پیش کر دیا اور زیور اتنا زیادہ تھا کہ سارا میز زیور سے بھر گیا۔ سونے کے ہار، انگوٹھیاں، چوڑیاں، کافی تعداد یہ میں چیزیں تھیں۔ لیکن انہوں نے کہا میرا نام نہیں ظاہر کرنا تا کہ میری قربانی صرف خدا تعالیٰ کی خاطر ہو۔ زیور عورت کی کمزوری ہے لیکن احمدی عورتیں ہیں جو یہ قربانیاں کرتی ہیں۔

یہاں بھی مجھے ایک احمدی عورت ملیں کہ میں نے اپنا تمام زیور چندے میں مسجد فنڈ میں یا کسی چیز میں دے دیا تھا لیکن میرے سسرال والوں کو یہ بات بہت ناپسند آئی اور وہ مجھے کہہ رہے ہیں کہ کیوں تم نے دیا اور مختلف قسم کے طعنے ہیں۔ اللہ تعالیٰ تو اپنی خاطر قربانی کرنے والوں کو نوازتا ہے اور ان خاتون کو بھی جنہوں نے اللہ کی خاطر قربانی کی انشاء اللہ تعالیٰ نوازے گا اور بہت دے گا لیکن ان لوگوں کو فکر کرنی چاہئے جو انہیں یا کسی کو بھی مالی قربانی سے روکتے ہیں۔ مال دینے والا بھی خدا ہے اور ناشکری کرنے والے سے لے بھی سکتا ہے اس بات کو ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے۔ اس لئے ایسے لوگوں کو جن کے دل میں اس قسم کے خیالات آتے ہیں استغفار بہت زیادہ کرنی چاہئے۔

رشیا میں بھی کئی واقعات ہیں۔ ایک دوست لینار صاحب کہتے ہیں ان کے حالات کافی خراب تھے کرائے کے فلیٹ میں رہتے تھے۔ کئی مالی مشکلات میں گھرے ہوئے تھے لیکن اپنے لازمی چندے اور تحریک جدید کا چندہ اپنی توفیق کے مطابق ادا کرتے رہے۔ یہ دوست کہتے ہیں کہ چندے کی برکت سے میری بیوی کو میڈیکل کالج ختم ہونے کے بعد حکومت کی نوکری مل گئی اور حکومت نے بچوں کی رہائش کے لئے قرض بھی فراہم کر دیا۔ اب مالی حالات پہلے سے بہت بہتر ہو گئے ہیں اور اللہ کے فضل سے ہمارے پاس دو گاڑیاں بھی آ گئی ہیں۔ یہ کہتے ہیں کہ یہ سب اللہ تعالیٰ کا فضل اور چندہ ادا کرنے کا نتیجہ ہے۔ پہلے بہت مشکل حالات میں بھی ہم چندہ دیتے رہے اور اب تو اللہ تعالیٰ نے بہت کشائش دی ہے۔ اب رشیا میں بیٹھا ہوا ایک شخص ہے اس کو بھی اللہ تعالیٰ نواز رہا ہے۔ افریقہ والے کو بھی نواز رہا ہے۔ انڈونیشیا والے کو بھی نواز رہا ہے۔ دوسرے ممالک میں بھی، یورپ میں بھی، تو یہ سب اللہ تعالیٰ کا سلوک ثابت کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے جو وعدہ فرمایا تھا محبوں کی جماعت عطا کرنے کا اور ان کو ایمان میں بڑھانے کا، جو اللہ تعالیٰ کی طرف بڑھتے ہیں ان کو ایمان میں بڑھاتا بھی ہے۔

مالی قربانیوں اور اس پر اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے بیشمار واقعات ہیں جو میرے پاس آئے لیکن میرے لئے مشکل ہو گیا تھا کہ ان میں سے کون سے نکالوں۔ چند ایک میں نے پیش کئے۔ جیسا کہ مَیں نے کہا تقریباً ہر ملک میں رہنے والوں کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا یہی سلوک ہے۔ جو اللہ تعالیٰ پر توکل کرتے ہوئے اس کی خاطر قربانی کرتے ہیں اللہ تعالیٰ ان کو بے انتہا نوازتا ہے۔ ایک عقل رکھنے والے انسان کے لئے احمدیت کی سچائی کا یہی ثبوت کافی ہے کہ کس طرح قربانیوں کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ قربانی کرنے والوں کو نوازتا ہے اس لئے کہ یہ چندے خدا تعالیٰ کی دین کی اشاعت میں خرچ ہوتے ہیں۔

غریب ممالک والے بیشک چندے دیتے ہیں لیکن ان کے اخراجات ان کے چندوں سے بہت بڑھ کر ہیں اس لئے امیر ممالک سے دیئے گئے جو چندے ہوتے ہیں وہ مرکز اُن ممالک پر خرچ کرتا ہے جن کے اپنے بجٹ پورے نہیں ہوتے۔ سینکڑوں سکول، درجنوں ہسپتال، سینکڑوں مشن ہاؤسز، سینکڑوں مساجد ہر سال تعمیر ہوتی ہیں اور ان کے لئے رقم کی ضرورت ہوتی ہے جو تحریک جدید اور وقف جدید کے چندوں سے پوری کی جاتی ہے۔ اسی طرح ایم ٹی اے کے اوپر بھی کئی ملین ڈالر خرچ ہوتے ہیں۔ گو مدّ تربیت اور ایم ٹی اے کی بھی ایک مدّ ہے جس میں لوگ چندے دیتے ہیں لیکن اخراجات اس سے بہت زیادہ ہیں۔

ایم ٹی اے کے بارے میں میں یہ بھی کہنا چاہتا ہوں کہ جائزے کے مطابق یہاں ایم ٹی اے سننے کا رواج جتنا ہونا چاہئے وہ نہیں ہے یا کم از کم میرے خطبات براہ راست نہیں سنتے۔ جماعت اتنا بے شمار جو خرچ کرتی ہے یہ جماعت کی تربیت کے لئے ہے۔ اگر وقت کا فرق بھی ہے تو جو repeat خطبہ آتا ہے تو اس کو سننا چاہئے۔ بیشمار غیر لوگ سنتے ہیں اور پھر مجھے لکھتے ہیں کہ ہم غیر از جماعت ہیں لیکن آپ کے خطبات سن رہے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے ایم ٹی اے کو خلافت سے جماعت کا تعلق جوڑنے کا ایک ذریعہ بنایا ہے۔ اگر گھروں میں آپ لوگ اس طرف توجہ نہیں دیں گے تو آہستہ آہستہ آپ کی اولادیں پیچھے ہٹنا شروع ہو جائیں گی۔ اللہ تعالیٰ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے کئے گئے وعدے ضرور پورے کرے گا انشاء اللہ۔ مخلصین بھی آئیں گے اور آپ نے دیکھا کہ نئے شامل ہونے والوں میں اخلاص کتنا بڑھا ہوا ہے۔ لیکن یہ نہ ہو کہ نئے آنے والے تو سب کچھ لے جائیں اور پرانے اس بات پر فخر کرتے رہیں کہ ہمارے باپ دادا صحابی تھے یا ہم پرانے احمدی ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی

IMPERIAL GARDEN FUNCTION HALL

.... a desired destination for royal wedding & celebrations.

2-14-122/2-B, Bushra Estate

Hydrabad Road, Yadgir - 85201

Contact Number : 09440023007, 0847329644

Ahmad Travels Qadian

Foreign Exchange-Western Union

Money Gram-X Press Money

Holidays, Air Ticket, Rail, Cars, Buses

Contact : 9815665277

Proprietor : Nasir Ibrahim

(Ahmadiyya Chowk, Qadian, India)

کسی کے ساتھ کوئی رشتہ داری نہیں ہے۔ اگر پرانے اپنے آپ کو دور کریں گے تو پھر باپ دادا کے صحابی ہونے سے یا ان کے رشتہ دار ہونے سے کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔ پس اس سے پہلے کہ پچھتاوا شروع ہو جائے اپنے آپ کو خلافت کے ساتھ جوڑیں اور اس کا بہترین ذریعہ اللہ تعالیٰ نے ایم ٹی اے دیا ہوا ہے اسے استعمال کریں۔ دوسرے بھی بے شمار اچھے پروگرام ایم ٹی اے پر آتے ہیں لیکن کم از کم خطبات تو ضرور سنا کریں۔ یہ نہیں کہ مربی صاحب نے ہمیں خلاصہ سنا دیا تھا اس لئے ہمیں پتا ہے کیا کہا گیا۔ خلاصہ سننے میں اور پورا سننے میں بڑا فرق ہے۔

اب جیسا کہ مَیں نے کہا کہ تحریک جدید کا نیا سال کا شروع ہو رہا ہے اور پرانا سال ختم ہو رہا ہے اس نئے سال کا اعلان کرتا ہوں۔ میرے خیال میں کینیڈا سے پہلی دفعہ یہ اعلان ہو رہا ہے۔

یہ جماعت پر اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ اس کی وسعت اتنی ہو چکی ہے کہ 1934ء میں احرار جماعت کو ختم کرنے کی باتیں کرتے تھے۔ قادیان کی اینٹ سے اینٹ بجانے کی باتیں کرتے تھے۔ اس وقت حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تحریک جدید کا اعلان کر کے دنیا میں مشنری بھیجنے کا منصوبہ بنایا۔ تبلیغ کا ایک جامع منصوبہ بنایا گیا۔ اور آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے دنیا کے ہر ملک میں جماعت احمدیہ کو جانا جاتا ہے اور 209 ممالک میں جماعت قائم ہو چکی ہے۔ آج بحیثیت جماعت، جماعت احمدیہ ہی ہے جس پر کبھی سورج غروب نہیں ہوتا۔ کہاں تو احراری قادیان سے احمدیت کی آواز کو ختم کرنے کی بات کرتے تھے اور کہاں آج دنیا کے اس مغربی کونے سے ساری دنیا میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پیغام کو آپ کا ایک غلام اور ادنیٰ خادم پہنچا رہا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے جو اللہ تعالیٰ نے وعدہ فرمایا تھا وہ بڑی شان سے پورا ہو رہا ہے۔ پس یہ بھی ہر احمدی کو یاد رکھنا چاہئے کہ یہ باتیں ان پر ذمہ داریاں ڈالتی ہیں اور اس ذمہ داری کو ادا کرنا آپ سب کا فرض ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کی توفیق بھی عطا فرمائے۔

اب مَیں تحریک جدید کے نئے سال کا بھی اعلان کرتا ہوں اور حسب روایت کوائف بھی کچھ پیش کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ تحریک جدید کا جو سال گزرا ہے 31/ اکتوبر کو ختم ہوا۔ یہ بیاسیواں (82) سال تھا اور یکم نومبر سے تراسیواں (83) سال شروع ہو چکا ہے جس کا مَیں نے اعلان کیا ہے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جو رپورٹس آئی ہیں ان کے مطابق تحریک جدید کے مالی نظام میں اس سال عالمگیر جماعت احمدیہ کو کُل ایک کروڑ نو لاکھ تینتیس ہزار پاؤنڈ سٹرلنگ کی قربانی کی توفیق ملی ہے۔ الحمد للہ۔ یہ وصولی گذشتہ سال سے سترہ لاکھ سترہ ہزار پاؤنڈ زائد ہے۔

جماعتوں کی پوزیشن کے لحاظ سے پاکستان تو ہمیشہ ہوتا ہی پہلے نمبر پہ ہے۔ اس کو چھوڑ کر نمبر ایک جرمنی ہے۔ نمبر دو برطانیہ ہے۔ نمبر تین امریکہ ہے۔ نمبر چار کینیڈا ہے۔ نمبر پانچ بھارت ہے۔ چھ آسٹریلیا ہے۔ سات مڈل ایسٹ کی ایک جماعت ہے۔ آٹھواں انڈونیشیا ہے۔ پھر نویں پر مڈل ایسٹ میں جماعت ہے۔ دسواں غانا ہے اور گیارھواں سوئٹزرلینڈ۔ سوئٹزرلینڈ کا کیونکہ فی کس چندہ زیادہ ہوتا ہے اس لئے نام لکھ لیا۔ نہیں تو دس تک ہی اصل لسٹ ہے۔

فی کس ادائیگی کے لحاظ سے امریکہ پہلے نمبر پر ہے۔ پھر سوئٹزرلینڈ۔ پھر یوکے۔ پھر فن لینڈ۔ پھر سنگاپور۔ پھر جرمنی۔ سویڈن۔ ناروے۔ جاپان۔ کینیڈا۔ اور ان سے پہلے اصل میں تو مڈل ایسٹ کی جماعتوں کا ہم نام نہیں لیتے وہ پانچ جماعتیں ان سے اوپر ہیں۔

افریقن ممالک میں مجموعی وصولی کے لحاظ سے نمایاں ماریشس نمبر ایک ہے۔ پھر غانا ہے۔ پھر نائیجیریا۔ پھر گیمبیا۔ پھر ساؤتھ افریقہ۔ پھر برکینا فاسو۔ پھر کیمرون۔ سیرالیون۔ لائبیریا۔ تنزانیہ اور مالی۔

شامل ہونے والوں کی تعداد میں بھی اللہ کے فضل سے اس سال نوّے ہزار کا اضافہ ہوا ہے اور چودہ لاکھ چار ہزار سے زائد لوگ شامل ہوئے ہیں اور اس میں بھی زیادہ کوشش جو کی گئی ہے وہ بینن نے کی ہے۔ نائیجر نے کی ہے۔ مالی نے کی ہے۔ برکینا فاسو نے۔ غانا نے۔ لائبیریا نے۔ سینیگال نے اور کیمرون نے۔ دنیا کو ہر جگہ اس طرف زیادہ توجہ دینے کی ضرورت ہے۔

دفتر اوّل کے جو کھاتے تھے وہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے سب جاری ہیں اور اس میں چندے آ رہے ہیں ان کے رشتے داروں کی طرف سے یا بعض خود زندہ ہیں تو ان کی طرف سے۔

پاکستان میں جو تین بڑی جماعتیں ہیں ان میں اوّل لاہور ہے۔ دوم ربوہ ہے۔ سوم کراچی ہے۔ اور اس کے بعد وصولی کے اعتبار سے دس شہری جماعتیں جو ہیں اس میں نمبر ایک اسلام آباد۔ پھر ملتان۔ پھر کوئٹہ۔ پشاور۔ گوجرانوالہ۔ حیدر آباد۔ حافظ آباد۔ میانوالی۔ کوٹلی۔ خانیوال اور بہاولپور۔

زیادہ قربانی کرنے والے پاکستان کے دس اضلاع۔ باوجود غربت کے پاکستان کے چندے بہت اعلیٰ معیار کے ہوتے ہیں۔ سیالکوٹ نمبر ایک۔ پھر فیصل آباد۔ پھر سرگودھا۔ گجرات۔ عمرکوٹ۔ اوکاڑہ۔ نارووال۔ میرپور خاص۔ ٹوبہ ٹیک سنگھ۔ منڈی بہاؤالدین اور میرپور آزاد کشمیر۔

جرمنی کی پہلی دس جماعتیں۔ روئیڈر مارک Rdermark، نوئیس، وائن گارڈن Weingarten، راؤن ہیم ساؤتھ south rainham، فلورز ہائم Flrsheim، لمبرگ Limburg، کولون Cologne، کوبلنز Koblenz، نیدا Neida، مہدی آباد۔

اور ان کی پہلی دس لوکل امارتیں جو ہیں ہیمبرگ۔ پھر فرینکفرٹ۔ پھر گراس گراؤ۔ مورفیلڈن والڈورف۔ ویزبادن۔ پھر ڈٹسن باخ۔ پھر آفن باخ۔ پھر من ہائم۔ پھر ڈامسٹڈ۔ پھر رِیڈشٹڈ۔

مجموعی ادائیگی کے لحاظ سے برطانیہ کی پہلی پانچ ریجنز ہیں۔ لندن بی۔ پھر لندن اے۔ پھر مڈ لینڈز۔ پھر نارتھ ایسٹ۔ پھر ساؤتھ ریجن۔ اور ادائیگی کے لحاظ سے دس بڑی جماعتیں جو ہیں وہ مسجد فضل نمبر ایک پہ۔ پھر ووسٹر پارک۔ پھر گلاسگو۔ برمنگھم ساؤتھ۔ پھر نیو مولڈن۔ پھر بریڈفورڈ۔ پھر اسلام آباد۔ پھر جلنگھم۔ پھر موسک (Mosque) ویسٹ پھر ومبلڈن پارک۔

فی کس ادائیگی کے لحاظ سے وہاں کی پہلی پانچ ریجنز ہیں۔ ساؤتھ ویسٹ۔ پھر اسلام آباد۔ پھر سکاٹ لینڈ۔ پھر مڈ لینڈز۔ نارتھ ایسٹ۔ اور بڑی جماعتیں جو ہیں بروملے اینڈ لیوئیشم۔ Leamington Spa۔ اسلام آباد۔ Scunthorpe۔ برمنگھم ساؤتھ۔ ووسٹر پارک۔ جلنگھم۔ بورن متھ اینڈ ساؤتھ ہیمپٹن۔ مسجد فضل موسک ویسٹ۔

وصولی کے لحاظ سے کینیڈا کی لوکل امارات۔ پیس ویلج نمبر ایک پہ ہے۔ نمبر دو وان ہے۔ پھر کیلگری۔ پھر برامٹن۔ پھر وینکوور۔ پھر مسی ساگا۔ اور کینیڈا کی جماعتوں میں وصولی کے لحاظ سے ایڈمنٹن ویسٹ پہلے۔ پھر ڈرہم۔ پھر سسکاٹون ساؤتھ۔ سسکاٹون نارتھ۔ ملٹن ایسٹ۔ آٹوا ویسٹ۔ پھر آٹوا ایسٹ۔ پھر ریجائنا۔ میرا خیال تھا کہ لائیڈ منسٹر کی جماعت بھی اچھی ایکٹو جماعت ہے۔ صدر صاحب بھی بڑے فعال کام کرنے والے لگتے تھے۔ وہاں لوگوں کے مالی حالات بھی مجھے بتایا گیا کہ اچھے ہیں۔ ان کی کوئی پوزیشن نہیں آئی۔

مجموعی وصولی کے لحاظ سے امریکہ کی جماعتیں۔ سلیکون ویلی۔ پھر اوش کوش نمبر دو۔ پھر ڈیٹرائٹ۔ پھر سیئٹل۔ پھر یارک۔ پھر سینٹرل ورجینیا۔ لاس اینجلس۔ پھر سلور سپرنگ۔ پھر سنٹرل جرسی۔ شکاگو ساؤتھ ویسٹ۔ پھر لاس اینجلس ویسٹ۔

انڈیا کی پہلی دس جماعتیں: کرولائی (کیرالہ) کالی کٹ (کیرالہ) پھر حیدر آباد (تلنگانہ) پھر پتھا پریم (کیرالہ) پھر قادیان۔ پھر کنانور ٹاؤن (کیرالہ) پھر پینگاڈی (کیرالہ) پھر دہلی۔ پھر کلکتہ (بنگال) پھر سلور (تامل ناڈو)۔

انڈیا کے پہلے دس صوبہ جات جو ہیں ان میں پہلے نمبر پہ کیرالہ۔ پھر کرناٹک۔ پھر آندھرا پردیش۔ پھر تامل ناڈو۔ پھر جموں کشمیر۔ پھر اڑیسہ۔ پھر پنجاب۔ بنگال۔ دہلی اور مہاراشٹرا۔ انڈیا میں گزشتہ چند سالوں سے بڑی ترقی ہے۔ پہلے یہاں بہت پیچھے تھے۔

آسٹریلیا کی پہلی دس جماعتیں۔ یہاں بھی اللہ کے فضل سے لوگ آگے بڑھ رہے ہیں۔ ملبرن بیروک۔ پھر کاسل ہل۔ پھر ACT کینبرا۔ پھر مازڈن پارک۔ پھر برزبن۔ لوگن۔ پیرتھ۔ ملبرن لانگ وارن۔ ایڈیلیڈ ساؤتھ۔ پلمپٹن۔ ملبرن ایسٹ۔ اور اسی طرح فی کس ادائیگی کے لحاظ سے دس جماعتیں۔ تسمانیہ۔ برزبن نارتھ۔ ACT کینبرا۔ سڈنی میٹرو۔ ڈارون پیرامیٹا۔ ملبرن بیروک۔ پرتھ۔ مازڈن پارک۔ کاسل ہل۔

اللہ تعالیٰ ان سب شامل ہونے والوں کے اموال ونفوس میں بے انتہا برکت عطا فرمائے اور ان کی قربانیوں کو قبول فرمائے اور آئندہ بھی بڑھ چڑھ کر قربانی کی توفیق دے اور خلافت سے ہمیشہ ان کا مضبوط تعلق قائم کرتا رہے۔

......☆......☆......☆......

سٹڈی ابراڈ
10 Years Quality Service 2003-2013
Study Abroad
All Services free of Cost
Prosper Overseas is the India's Leading Overseas Education Company.
About Us
Prosper Overseas is a One STOP SOLUTION to all International Study Needs. Representing over 500 Universities / Colleges in 9 countries since last 10 years
Achievements
• NAFSA Member Association , USA.
• Certified Agent of the British High Commission
• Trusted Partner of Ireland High Commission
• Nearly 100 % success Rate in Student Admissions in various institutions abroad, Training Classes, and Student Visas.
Corporate Office
Prosper Education Pvt Ltd.
1-7-27/6, Behind Green Park Hotel, Green Lands, Ameerpet, Hyderabad - 500 16, Andhra Pradesh.
Phone : +91 40 49108888.
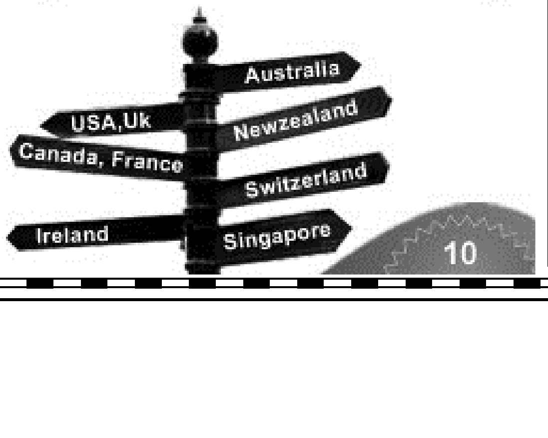

Study Abroad
10 Offices Across India
بیرون ممالک میں
اعلیٰ پڑھائی کرنے کیلئے رابطہ کریں
CMD: Naved Saigal
Website:www.prosperoverseas.com
E-mail: info@prosperoverseas.com
National helpline: 9885560884

مَصَالِحُ الْعَرَب

(عربوں میں تبلیغ احمدیت کے لئے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور خلفائے مسیح موعودؑ کی بشارات، گرانقدر مساعی اوران کے شیریں ثمرات کا ایمان افروز تذکرہ)

(محمد طاہر ندیم، عربک ڈیسک یوکے)

مکرمہ امل عبدالجلیل صاحبہ (3)

گزشتہ دو اقساط میں ہم نے مکرمہ امل عبدالجلیل صاحبہ آف فلسطین کے احمدیت کی طرف سفر کا ایک بڑا حصہ پیش کردیا ہے۔ اس قسط میں ان کے اس ایمان افروز سفر کے باقی واقعات پیش کئے جائیں گے۔

مشروط واپسی

مکرمہ امل عبدالجلیل صاحبہ بیان کرتی ہیں:

گھر بدری کے بعد میں اپنی بہن سماح کے گھر پر رہ رہی تھی۔ ایک ہفتہ کے بعد میری بہن سماح اپنے خاوند کے ہمراہ کبابیر چلی گئی اور اس رات میں ان کے گھر میں اکیلی تھی۔ اس وقت میں نے مضطرب ہوکر دعا کی کہ خدایا میرے اہل واقارب سے بھی کسی مرد کو محض اپنے فضل سے ہدایت کا راستہ دکھادے۔ ابھی مَیں نے دعا ختم ہی کی تھی کہ میرے بڑے بیٹے کا فون آگیا۔ اس نے کہا کہ آپ اکیلی ہیں اس لئے میں آپ کے پاس رات رہنے کے لئے آرہا ہوں۔ اگلے روز میری بہن اور بہنوئی کے ساتھ مکرم محمد شریف عودہ صاحب بھی آگئے۔ انہوں نے میرے بیٹے کو سمجھایا تو میرا بیٹا کافی حد تک بات سمجھ گیا اور اصرار کرکے مجھے اپنے ساتھ گھر لے گیا۔ ہم گھر پہنچے تو حسبِ توقع میرے خاوند نے مجھے دیکھتے ہی گھر سے نکل جانے کا حکم دیا۔ یہ دیکھ کر میرے بیٹے نے اپنے والد سے کہا کہ اگر میری ماں جائے گی تو میں بھی اس کے ساتھ جاؤں گا کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین بار فرمایا ہے کہ تیری ماں تیرے باپ سے تیرے حسن سلوک کی زیادہ حقدار ہے۔ یہ کہہ کر میرے بیٹے نے مجھے واپس میری بہن سماح کے گھر جانے کا مشورہ دیا۔ اگلے روز میرے خاوند نے میرے بیٹے کو طولکرم میں بلایا اوران کی گفتگو کا نتیجہ یہ نکلا کہ میرے بیٹے نے فون کرکے مجھے کہا کہ آپ اس شرط پر گھر آجائیں کہ نہ مرکز جماعت فلسطین میں جائیں گی نہ ہی اپنی بہن سماح کے گھر جائیں گی تاہم اپنے گھر میں آپ جو چاہیں کرسکتی ہیں۔

میں اس شرط کو قبول کرکے گھر واپس آگئی۔ میرے بیٹے کا خیال تھا کہ میرا مرکز جماعت اور اپنی بہن سماح سے دور ہونا نتیجۃً جماعت سے دوری کا باعث بنے گا لیکن جب اس نے دیکھا کہ میں گھر میں پہلے سے زیادہ جماعتی کتب کا مطالعہ کرنے لگی ہوں اور پہلے سے زیادہ ایم ٹی اے کے پروگرام دیکھنے لگی ہوں، تو وہ اکثر اوقات ندامت کا اظہار کرتے ہوئے کہتا کہ اس طرح تو آپ کی احمدیت کے ساتھ وابستگی پہلے سے بھی زیادہ ہوگئی ہے۔ پھر بڑی حسرت سے کہتا کہ میں آپ کو واپس نہ لاتا تو بہتر تھا۔

لوگوں کی شکایتیں اور پولیس کی دھمکی

میرے خاوند نے مجھ سے مکمل مقاطعہ کرلیا تھا۔ نہ وہ میرے ساتھ بولتا، نہ ہی ہمارے ساتھ کھانا کھاتا بلکہ اکیلا نچلی منزل پر رہنے لگا تھا اور میں بچوں کے ساتھ اوپر کی منزل پر رہتی تھی۔

2014ء کے اواخر میں بستی کے بعض افراد کی شکایت کی بناء پر مجھے پولیس کی ایک برانچ میں بلایا گیا۔ میں اپنی بہن سماح کے ساتھ وہاں حاضر ہوئی تو مجھ سے آفیسر نے پوچھا کہ تم نے کس بناء پر احمدیت قبول کی؟

میں نے جواب دیا کہ میں اس ناجی فرقہ کی تلاش میں تھی جسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسی جماعت قرار دیا ہے جو آپؐ اور آپ کے صحابہ کے نقش قدم پر ہوگی۔ لیکن میں نے اپنے اردگرد کے مسلمانوں کو دیکھا تو ان کے قول وفعل میں بہت زیادہ تضاد پایا۔ ایسے میں ایک اور آفیسر کمرہ میں داخل ہوا جو اپنی ہیئت سے کوئی مولوی لگتا تھا۔ اس نے میری بات سن لی تھی اس لئے آتے ہی کہنے لگا کہ مسلمانوں کے قول وفعل میں تضاد کی کوئی مثال بیان کرسکتی ہو؟

میں نے کہا کہ مومن نامی ایک مقامی مولوی نے فتویٰ صادر کیا ہے کہ ہمیں کافروں سے نفرت اور بغض کا عملی اظہار کرنا چاہئے اور ان کے ساتھ جہاد کرنا چاہئے۔ یہ کافر کوئی غیر نہیں بلکہ وہ مسلمان ہیں جنہیں بعض مولوی اختلاف عقائد کی بناء پر کافر قرار دیتے۔ میں نے کہا کہ مذکورہ مولوی اپنے فتاوی کے ذریعہ لوگوں کو تو نفرتوں اور خون خرابے پر ابھار رہا ہے لیکن خود اس جہاد کے لئے میدان میں نہیں نکلتا۔ پھر میں نے اس آفیسر سے کہا کہ یہ شریر علماء نوجوانوں کے دماغوں کو زہریلے مواد سے بھر رہے ہیں اور اپنے فتاویٰ کے ذریعہ ہر ایک کو دوسروں کی تکفیر کرنے اور پھر اس تکفیر کی بناء پر ایذادہی کا پروانہ دے رہے ہیں۔ یہ سنتے ہی اس نے نہایت سخت لہجے میں کہا کہ ہم نے تمہیں یہ بتانے کے لئے بلایا ہے کہ اگر دوبارہ ہمیں تمہاری بستی کے کسی شخص کی تمہارے بارہ میں یہ شکایت موصول ہوئی کہ تم نے اسے احمدیت کی تبلیغ کی ہے تو پھر اپنے ساتھ ہونے والے سلوک کی تم خود ذمہ دار ہوگی۔

اس کے بعد اس نے بعض عقائد کے بارہ میں مجھ سے وضاحت لی اور پھر مجھے جانے کی اجازت دے دی۔

تحقیقاتی کمیٹی کے مطالبات

انہی ایام میں وزارت تعلیم نے میرے بارہ میں موصول ہونے والی شکایات کے بارہ میں چھ آدمیوں پر مشتمل ایک تحقیقاتی کمیٹی قائم کی۔ ان کے سامنے جانے سے قبل مجھے اسکول کی ہیڈ مسٹریس نے کہا کہ تمہاری وجہ سے کئی طالبات احمدیت میں دلچسپی لینے لگی ہیں اور وزارت تعلیم کی طرف سے تمہارے بارہ میں مجھے یہ ہدایت موصول ہوئی ہے کہ تم کسی طالبہ سے علیحدگی میں نہ ملو اور طالبات کے ذہنوں سے یہ بات نکالنے کی کوشش کرو کہ تم احمدی ہو۔

مَیں حیران ہوگئی کہ میں ان کی ٹیچر ہوں لیکن مجھے کہا جاتا ہے کہ ان سے علیحدگی میں بات نہ کرو، اور نہ جانے وہ کونسا جادوئی نسخہ ہے جسے استعمال کرکے میں طالبات کے ذہنوں سے اپنے احمدی ہونے کا خیال مٹاسکتی ہوں۔

جب میں تحقیقاتی کمیٹی کے روبرو پیش ہوئی تو ارکان کمیٹی کے چہروں پر اوران کی باتوں میں نفرت کے آثار نمایاں تھے۔ کچھ باتوں کے بعد انہوں نے مجھے ایک کاغذ پر دستخط کرنے کے لئے کہا جس پر لکھا تھا کہ میں آئندہ کبھی کسی طالبہ یا معلمہ کے ساتھ احمدیت کے بارہ میں بات نہیں کروں گی۔

میں نے انکار کرتے ہوئے کہا کہ میں یہ وعدہ نہیں کرسکتی۔ ہاں یہ وعدہ کرسکتی ہوں کہ میں اسکول میں پڑھائی کے پیریڈز میں احمدیت کے بارہ میں کوئی بات نہیں کروں گی۔ بلکہ میں اس اصول پر شروع سے کاربند ہوں کیونکہ میں ان پیریڈز میں نصاب پڑھانے کی تنخواہ لیتی ہوں۔

انہوں نے کہا کہ اگر کوئی طالبہ تم سے احمدیت کے بارہ میں اسکول سے باہر بھی بات کرے تب بھی تم وعدہ کرو کہ تم اس کے سوال کا جواب نہیں دوگی۔ میں نے جواباً کہا کہ میں فلسطینی ہوں، اور میرے وہی حقوق ہیں جو کسی بھی فلسطینی کے ہیں۔ اگر کوئی مجھ سے اسکول سے باہر سوال کرے گا تو میں اس کے سوال کا جواب دوں گی اور اسکول کے قوانین کا اطلاق میری اسکول سے باہر کی زندگی پر نہیں ہونا چاہئے۔

غیرت دینی کی وجہ سے علیحدگی کا فیصلہ

گو کہ اب تلک میرے خاوند سے میری بول چال بند تھی لیکن ہم ایک ہی گھر میں رہ رہے تھے۔ میرے قبول احمدیت کو وہ اپنے لئے کسی رسوائی سے کم نہ سمجھتا تھا اس لئے اس نے میرے ساتھ برے سلوک کی انتہا کردی۔

میرے احمدی ہونے کا قصہ اردگرد کی بستیوں میں بھی مشہور ہوگیا تھا۔ اسے سن کر قریبی بستی کا ایک مولوی مجھ پر رحم کھاتے ہوئے مجھے ''کفر'' سے نکالنے کیلئے آن پہنچا۔ لیکن میرے ساتھ معمولی بحث کے بعد ہی اس کا حوصلہ جواب دے گیا اور اس نے آخری حربہ استعمال کرتے ہوئے میرے شوہر سے کہا کہ یہ عورت اسلام سے مرتد ہوگئی ہے اور ارتداد کی وجہ سے اس کا اور تمہارا نکاح فسخ ہو چکا ہے۔ اب تو میرے شوہر کو شرعی سند مل گئی تھی۔ اب اس نے مجھے، جماعت کو اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بکثرت برا بھلا کہنا شروع کردیا۔ اس صورتحال سے مجبور ہوکر میں نے اس سے علیحدگی کا فیصلہ کرلیا اور اس کا گھر چھوڑ کر علیحدہ کرائے پر مکان لے کر رہنا شروع کردیا۔

ایک منصف مزاج عورت

ایک روز میرے کرائے کے گھر کی مالکن آئی اور مجھ سے کوئی کتاب مانگی۔ اس وقت میری بہن سماح بھی وہاں پر موجود تھی، اس نے مالکن کو **فلسفة تعاليم الإسلام** دے دی۔ اس نے یہ کتاب پڑھی اور مجھے نماز پڑھتے ہوئے دیکھا تو خود ہی بستی کے بعض گھروں میں جاکر میرے بارہ میں کہا کہ اسلامی تعلیمات پر کاربند ایسی خاتون کو کافر یا مرتد کہنا قطعاً ناجائز فعل ہے۔ اور اگر بستی کے لوگوں نے ایسی خاتون کی اس کے خاوند سے علیحدگی کو رکوانے کی کوشش نہ کی تو سب خدا کے سامنے جوابدہ ہوں گے۔ پھر اس نے میرے ہمسایوں کو بھی اس بات کا قائل کیا اور انہیں میرا خیال رکھنے کی تلقین کی۔ **فجزاھا اللہ خیراً۔**

جلسہ سالانہ قادیان - ایک یادگار سفر

بیس دن تک اپنے بچوں سے علیحدہ رہنے کے بعد میں نے گزشتہ برس (2015ء میں) اپنی دونوں بہنوں کے ہمراہ قادیان کا سفر اختیار کرنے کا فیصلہ کیا۔ قادیان میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی یادگاریں دیکھ کر اور پاکستان سے آئی ہوئی احمدی خواتین سے مل کر ایسی قلبی راحت نصیب ہوئی جسے بیان کرنے کے لئے میرے پاس الفاظ نہیں ہیں۔ وہاں جاکر میں نے ایمان کو ثریّا سے زمین پر لانے والی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے پورا ہونے کا نظارہ اپنی آنکھوں سے دیکھا۔ وہاں میں نے اس ایمان کی حلاوت کو محسوس کیا، نیز افراد جماعت میں الفت ومحبت اور نظام جماعت واطاعت کے عجیب نظارے میری نظر سے گزرے۔ میرا سفرِ قادیان ایک ایسا ایمان افروز سفر تھا جس کی یادیں تاحیات میرے ساتھ رہیں گی۔ قادیان میں گزارے ہوئے دن میری زندگی کے بہترین ایام تھے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مجھے اس بستی کی بار بار زیارت کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

میں تو قادیان میں ایک عجیب پُرکیف ایمانی اور روحانی فضا میں سانس لے رہی تھی جبکہ میرا خاوند فلسطین میں یہ امید لگائے بیٹھا تھا کہ قادیان میں جاکر گویا مجھ پر جماعت کا جھوٹ عیاں ہوجائے گا اور نعوذ باللہ میں احمدیت سے برگشتہ ہوکر لوٹوں گی۔ بالآخر اس سے صبر نہ ہو سکا اور اس نے قادیان میں ہی مجھے فون کرکے پوچھا کہ قادیان میں کیا پایا؟

میں نے جواب دیا کہ میں نے یہاں پر اللہ اور اس کے رسولؐ کی موجودگی کو قدم قدم پر محسوس کیا ہے۔ اس پر اس نے نہایت حسرت بھرے لہجے میں کہا کہ نہ جانے کب تمہاری آنکھوں سے پردہ ہٹے گا؟ پھر کہنے لگا کہ میں اس یقین پر قائم ہوں کہ ایک دن تم پر جماعت کے جھوٹ کی قلعی کھل جائے گی اور تم ندامت کا اظہار کروگی جبکہ اس وقت ندامت سے کوئی فائدہ نہ ہوگا۔

زندگی یکسر تبدیل ہوگئی

مَیں نے لاکھ کوشش کی کہ میں اپنے خاوند اور بچوں کے ساتھ پیار محبت اور مودت سے عبارت زندگی گزاروں اور ہم سب مل کر خدا کے قرب کی راہیں تلاش کریں لیکن ایسا نہ ہوسکا۔ میرے خاوند کا اہانت آمیز رویہّ، تمسخرانہ انداز اور خادمِ مصطفیٰؐ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی شان میں گالی گلوچ مجھ سے برداشت نہ ہوتا تھا اس لئے چند ماہ کے بعد میں نے اپنے تمام حقوق سے دستبرداری کا اعلان کرتے ہوئے خلع کی درخواست دائر کردی جس کا فیصلہ بھی جلد ہی ہوگیا۔ میرے بچوں نے اپنے والد کے ساتھ رہنے کا فیصلہ کیا۔ گو وہ کچھ عرصہ کے بعد آکر مجھ سے مل جاتے ہیں۔ لیکن زندگی یکسر تبدیل ہوکر رہ گئی ہے۔ جو بھی مجھے دیکھتا ہے یہی خیال کرتا ہے کہ میری حالت بہت بری ہوگئی ہے اور اکثر لوگ یہ کہتے ہیں کہ تم نے اپنے ساتھ یہ کیا کرلیا ہے؟ لیکن انہیں خبر نہیں کہ میں جب بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتابوں میں سے کچھ پڑھتی ہوں یا ایم ٹی اے العربیہ کا کوئی پروگرام دیکھتی ہوں یا خلیفہ وقت ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا کوئی خطبہ سنتی ہوں تو ایک ایسی سکینت اور اطمینان سے میرا دل بھر جاتا ہے جس کا کوئی بدل نہیں ہے، ایک ایسی ایمانی حلاوت اور روحانی لذت مجھے ملی ہے جسے پانے کے لئے سب کچھ کھویا جاسکتا ہے۔

میرے ایمان کا یہ سفر بہت لمبا تھا۔ جس میں قدم قدم پر مجھے خدا تعالیٰ کی قربت اور معیت کا احساس ہوا۔ اب مجھے اس عرصہ کے بارہ میں بھی سوچ کر ندامت ہوتی ہے جس میں میں احمدی تو تھی لیکن اپنی احمدیت کا اعلان نہیں کیا تھا، کیونکہ احمدیت کے اعلان کے بعد جو لذت وحلاوتِ ایمان نصیب ہوئی ہے قبل ازیں اس سے واقفیت نہ تھی۔

آج مجھے اپنے گھر سے نکلے ایک سال ہونے کو آیا ہے۔ اس عرصہ میں ایک دن بھی ایسا نہیں گزرا جس میں مَیں نے اپنے بچوں کے لئے یہ دعا نہ کی ہو کہ خدایا انہیں احمدیت کی نعمت عطا فرما اور انہیں خلافت کے ساتھ اخلاص ومحبت کے رشتوں میں بندھنے والے قابل رشک گروہ میں شامل فرمالے۔ اَللّٰھُمَّ آمین۔......(باقی آئندہ)

(بشکریہ اخبار الفضل انٹرنیشنل 4رنومبر 2016)

......☆......☆......☆......

سیّدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دورہ کینیڈا، اکتوبر، نومبر 2016ء

ہمیں امید ہے کہ ہم اسلام کا سچا پیغام کینیڈا میں اور تمام دنیا میں پھیلا پائیں گے

✿ ہم تو سچے اسلام کے پیروکار ہیں اور ہم کسی بھی قسم کی انتہا پسندی کو نہیں مانتے، ہمارا یہ عقیدہ ہے کہ مسلمانوں کو جہاد کی اجازت صرف دفاعی طور پر دی گئی تھی جب کہ مسلمانوں کے خلاف تلوار اٹھائی گئی تھی ✿ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث ہے کہ ’’وطن سے محبت ایمان کا حصہ ہے‘‘ اس کا مطلب یہ ہے کہ ایک دفعہ جب آپ کسی ملک میں داخل ہو جائیں اور اس ملک سے ہر قسم کا فائدہ حاصل کر رہے ہوں تو یہ آپ پر لازمی ہے کہ اپنی خداداد صلاحیتوں کو استعمال کرتے ہوئے اُس ملک اور قوم کی بہتری کیلئے کام کریں ✿ ہمارا کام تبلیغ کرنا ہے، مذہبی قومیں چند سالوں میں ترقی نہیں پکڑتیں اس میں ایک مدت لگتی ہے، ہمیں امید ہے کہ ہم اسلام کا سچا پیغام کینیڈا میں اور تمام دنیا میں پھیلا پائیں گے اور ہمیں یقین ہے کہ لوگ اس پیغام کو اچھا اور سچا سمجھتے ہوئے قبول کریں گے ✿ اس وقت جو بھی دُنیا میں ہو رہا ہے وہ ناانصافی کی وجہ سے ہو رہا ہے، کینیڈا کا اقوام متحدہ میں بھی ایک کردار ہے اور G8 میں بھی، اسے چاہئے کہ وہ بڑی قوموں کو چھوٹی قوموں کے ساتھ دیانتداری کا سلوک کرنے کی توجہ دلائے، بجائے اسکے کہ یہ قومیں اپنی ویٹو پاور کا استعمال کریں انہیں دوسروں کے حقوق دینے چاہئیں، کینیڈا اور دُنیا کی تمام بڑی طاقتیں یہ کردار ادا کر سکتی ہیں *

CBC ٹی وی چینل کے سینئر جرنلسٹ کا سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے انٹرویو

سب سے زیادہ میں درود شریف پڑھتا ہوں، یہ دعا بھی مجھے پسند ہے رَبِّ اِنِّیۡ لِمَاۤ اَنۡزَلۡتَ اِلَیَّ مِنۡ خَیۡرٍ فَقِیۡرٌ

✿ ایسے لڑکے سے شادی کرو جو نیک ہو، دیندار ہو، نمازیں پڑھنے والا ہو تا کہ وقف نو کے کام کو پورا کرنے میں روک نہ ڈالے، دوسرا یہ کہ مختلف طبیعتیں ہوتی ہیں، یاد رکھو کہ کوئی کامل نہیں ہوتا، ہر ایک میں چھوٹی چھوٹی کمیاں، برائیاں، خامیاں ہوتی ہیں، اسلئے اگر کوئی خاوند کوئی بیوی دوسرے کی برائی دیکھے تو اپنی آنکھ بند کر لے، بولنے کی جہاں ضرورت پڑے اور تبصرہ کرنا ہو تو زبان بند کر لو، اگر کوئی تمہارے پاس آکر ایک دوسرے کی برائی سنانا چاہے تو کان بند کر لو، اگر اچھی چیز دیکھو تو منہ سے تعریف کرو، اچھی بات ضرور سنو، دیکھو۔ بس یہ تین برائیوں سے منہ پھیر لو اور تین اچھائیاں کر لو تو زندگی آسان ہو جاتی ہے ✿ سب سے زیادہ میں درود شریف پڑھتا ہوں اور یہ دعا بھی مجھے پسند ہے ’’رَبِّ اِنِّیۡ لِمَاۤ اَنۡزَلۡتَ اِلَیَّ مِنۡ خَیۡرٍ فَقِیۡرٌ‘‘ ✿ ایک نوجوان وقف نو بچے کو اپنی نمازوں کی حفاظت کرنی چاہئے، پھر اگر نفل پڑھ سکو تو زائد عبادتیں بھی کرو، اللہ تعالیٰ سے مدد مانگو کہ اللہ تعالیٰ تمہیں اپنی محبت بھی عطا کرے، جھوٹ نہیں بولنا چاہئے، انصاف پر قائم رہنا چاہئے ✿ وقف کرنا ہو تو پھر دُنیا کو بھول جاؤ، پھر یہ بھول جاؤ کہ والدین کی مدد کرنی ہے، والدین کی مدد دوسرے بچے کر لیں، پیسہ کمانا واقف زندگی کی رُوح نہیں ہے *

واقفین نو بچوں اور بچیوں کی سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ کلاسز، حضور انور کی بچوں کو قیمتی نصائح

رپورٹ: عبد الماجد طاہر، ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی مورخہ 10، 11، 12، 13 و 14 اکتوبر 2016 کی مصروفیات

10 اکتوبر 2016 (بروز سوموار)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح سوا چھ بجے ’’مسجد بیت الاسلام‘‘ میں تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دفتری ڈاک، خطوط اور رپورٹس ملاحظہ فرمائیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں روزانہ مرکز لندن، ربوہ، قادیان، اور دُنیا کے مختلف ممالک اور جماعتوں سے ڈاک، خطوط اور رپورٹس موصول ہوتی ہیں اور حضور انور انہیں ساتھ کے ساتھ ملاحظہ فرما کر ہدایات سے نوازتے ہیں اور اپنے دست مبارک سے ہدایات تحریر فرماتے ہیں۔

علاوہ ازیں کینیڈا کی جماعتوں سے بھی احباب جماعت کے خطوط بڑی تعداد میں روزانہ موصول ہوتے ہیں۔ حضور انور انہیں بھی ملاحظہ فرماتے ہیں اور ہدایات عطا فرماتے ہیں۔

فیملی ملاقات

پروگرام کے مطابق ساڑھے گیارہ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے اور فیملی ملاقاتوں کا پروگرام شروع ہوا۔ آج صبح کے اس سیشن میں پچاس فیملی کے 230 افراد نے اپنے پیارے آقا سے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔ یہ سبھی وہ فیملیاں تھیں جو اپنے پیارے آقا کو اپنی زندگی میں پہلی بار مل رہی تھیں۔ ان میں شہدائے لاہور کی دو فیملیز بھی تھیں۔ سبھی نے اپنے پیارے آقا سے شرف ملاقات پایا اور ہر ایک ان بابرکت اور مبارک لمحات سے برکتیں سمیٹتے ہوئے باہر آیا۔ ہر ایک نے اپنے پیارے آقا کی دعاؤں سے حصّہ پایا۔ دیدار کی پیاس بجھی اور یہ چند مبارک گھڑیاں انہیں ہمیشہ کے لئے سیراب کر گئیں اور یہ لوگ اپنے آقا کے قرب میں چند لمحات گزار کر تسکین قلب پا کر مسکراتے ہوئے چہروں کے ساتھ باہر نکلے۔ سبھی نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت تعلیم حاصل کرنے والے طلباء اور طالبات کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں اور بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔ ملاقاتوں کا یہ پروگرام دو بجکر پینتالیس منٹ تک جاری رہا۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد بیت الاسلام تشریف لا کر نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائی۔

اعلانات نکاح

پروگرام کے مطابق نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بارہ نکاحوں کا اعلان فرمایا۔ حضور انور تشہد تعوذ اور خطبہ نکاح کی مسنونہ آیات کی تلاوت کے بعد فرمایا:

اس وقت میں یہاں چند نکاحوں کا اعلان کروں گا۔ اکثریت اِن نکاحوں میں یا تو واقفینِ زندگی کی ہے یا اُنکے بچے بچیوں کی ہے۔ نکاح اور شادی کے بارہ میں جو یہ آیات تلاوت کی گئی ہیں اِن کا پڑھا جانا سنت بھی ہے۔ بعضوں کا خیال یہ بھی ہے کہ بعد میں یہ آیات پڑھی جانے لگیں۔ لیکن بہر حال ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے جو تلقین فرمائی ہے اگر ان پر عمل کیا جائے تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے کبھی رشتوں میں دُوریاں پیدا نہ ہوں، کبھی رشتوں میں دراڑیں پیدا نہ ہوں۔ نہ خاوند اور بیوی میں، نہ ساس اور بہو میں۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ یہی فرماتا ہے کہ تم اپنے رحمی رشتوں کا خیال کرو اور دونوں کو یہ تلقین ہے، لڑکے کو بھی اور لڑکی کو بھی اور دونوں اگر اپنے رشتوں کے علاوہ ایک دوسرے کے رشتہ داروں کا خیال رکھنے لگیں تو کبھی کسی قسم کی بدمزگی پیدا نہ ہو۔ اسی طرح اِن آیات میں بار بار تقویٰ پر چلتے ہوئے سچائی کو قائم رکھنے کی طرف اور سچائی کے اعلیٰ معیار مقرر کرنے کی طرف توجہ دلائی گئی ہے۔ پھر سب سے بڑی بات جو آخری آیت میں بیان کی گئی ہے وہ یہ ہے کہ صرف دُنیاوی خواہشات تمہاری زندگی کا مقصد نہ ہوں بلکہ یہ دیکھ لو کہ تم نے کل کیلئے کیا آگے بھیجا ہے؟ وہ کل ہر شخص کیلئے ہے جس کی شادی ہو رہی ہے۔ لڑکا اور لڑکی کیلئے بھی اور جو ساسیں اور سسر بن رہے ہیں، ان کیلئے بھی اور جو بچے پیدا ہونے والے ہیں ان کیلئے بھی۔ لڑکا لڑکی جب اپنے کل کو دیکھتے ہیں تو وہ ہمیشہ اس بات کو مدّنظر رکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرتے ہوئے انہوں نے اپنی زندگیاں گزارنی ہیں تا کہ یہ زندگی بھی جنت بنے اور آئندہ کی زندگی میں بھی ان کو جنت ملے۔

ساس اور سسر دونوں طرف کے، جب کل کو دیکھتے ہیں، اور وہ ایسی عمر کو پہنچے ہوتے ہیں جس میں یقیناً ان کو یہ فکر ہونی چاہئے کہ ہمارے سامنے ہماری جو زندگی ہے بہت تھوڑی ہے اور اللہ تعالیٰ کے حضور حاضر ہونا ہے، اسلئے ہمیں تقویٰ سے کام لیتے ہوئے اپنی بہوؤں، اپنے دامادوں کے ساتھ سلوک کرنا چاہئے۔ اسی طرح بچوں کے معاملے میں والدین نے دیکھنا ہے کہ وہ ایسی نسل پیچھے چھوڑ کر جائیں جو اللہ تعالیٰ کے حکموں پر چلنے والی ہو۔ ایسی نسل چھوڑ کر جائیں جو دین پر قائم رہنے والی ہو اور یوں اِس دُنیا کو بھی جنت بنائیں اور اپنے والدین کیلئے اس دُنیا میں بھی دُعائیں کریں تا کہ اللہ تعالیٰ ان سے اس دنیا میں بھی رحم کا سلوک فرمائے اور مرنے کے بعد بھی ان سے رحم کا سلوک فرمائے اور آئندہ نیک نسلیں پیدا ہوتی چلی جائیں پس یہ نسلوں تک کی دعا ہے اور یہ نسلوں تک کیلئے تلقین ہے کہ تم لوگ کل کو دیکھو، اس دُنیا کے کل کو بھی، پیچھے چھوڑے جانے والی نسلوں کے کل کو بھی اور آئندہ زندگی کے کل کو بھی۔ پس اِس نصیحت میں یہ بہت بڑا اسبق ہے۔ اگر اِن باتوں کو یاد رکھا جائے تو کبھی رشتے نہ ٹوٹیں۔ کبھی گھروں میں گھریلو مسائل پیدا نہ ہوں۔ کبھی یہ شکوے پیدا نہ ہوں کہ خاوند بیوی کا خیال نہیں رکھ رہا۔ یا بیوی خاوند کا خیال نہیں رکھ رہی۔ ہر ایک کی اپنی اپنی ذمہ داری ہے اور اس کو ادا کرنا اس کا فرض ہے۔ اِسی طرح نہ ساسیں بہوؤں سے شکوہ کریں، نہ بہوئیں ساسوں سے شکوہ کریں، نہ دوسرے رشتہ دار شکوہ کریں۔ پس ہر قائم ہونے والے رشتہ کو، ہر احمدی کو جو اس بات کا دعویدار ہے کہ ہم نے سچائی کو مانا ہے اور سچائی پر قائم رہیں گے تو پھر اللہ تعالیٰ کی باتوں کا بھی خیال رکھنا ضروری ہے تا کہ اس کے فضلوں کو حاصل کرنے والے بنیں۔ اللہ کرے کہ یہ قائم ہونے والے رشتے ان باتوں کا خیال رکھنے والے ہوں اور ہمیشہ

قائم رہنے والے ہوں اور ان میں سے نیک نسلیں بھی پیدا ہوتی چلی جائیں۔آمین۔

خطبہ نکاح کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے درج ذیل نکاحوں کا اعلان فرمایا:

☆ عزیزہ قندیل گُل بنت تنویر احمد بھٹی صاحب کا نکاح عزیزم عمار النّاصر ورک ابن جمال عبدالناصر ورک صاحب سے طے پایا۔☆ عزیزہ انیلہ ناصر بنت نصیر احمد ناصر صاحب کا نکاح عزیزم مرزا عمر احسان نیّر ابن مرزا محمد یوسف نیّر صاحب مربی سلسلہ مرحوم کے ساتھ طے پایا۔☆ عزیزہ آنسہ مرزا بنت مکرم نصر احمد مرزا صاحب کا نکاح عزیزم فہیم ارشد ابن مکرم محمد ارشد شیخ صاحب کے ساتھ طے پایا۔☆عزیزہ خولہ میاں بنت مکرم نعیم محمد میاں صاحب کا نکاح عزیزم طلحہ احمد چوہدری ابن مبشر احمد چوہدری صاحب کے ساتھ طے پایا۔☆ عزیزہ نعمانہ طارق بنت مکرم طارق محمود خان صاحب کا نکاح عزیزم انصر جاوید ابن مکرم محمد سرور جاوید صاحب کے ساتھ طے پایا۔☆ عزیزہ مبشرہ فاروقی بنت مکرم رفیع احمد فاروقی صاحب کا نکاح عزیزم محمد رضا ابن مکرم انصر رضا صاحب کے ساتھ طے پایا۔☆عزیزہ نوال مہدی بنت مکرم نسیم مہدی صاحب کا نکاح عزیزم تیمور احمد خان ابن مکرم احمد صاحب کے ساتھ طے پایا۔☆ عزیزہ ثمرہ احمد بنت مکرم چوہدری قمر احمد صاحب کا نکاح عزیزم قاسم ظفر ابن مکرم ظفر اقبال صاحب شہید مرحوم کے ساتھ طے پایا۔

☆عزیزہ ملیحہ جاوید بنت مکرم محمد سرور جاوید صاحب کا نکاح عزیزم محمد رضوان احمد ابن مکرم چوہدری فاروق احمد صاحب کے ساتھ طے پایا۔☆ عزیزہ ماہین منصور بنت مکرم چوہدری منصور احمد ناصر صاحب کا نکاح عزیزم دانیال ملک ابن مکرم حبیب اللہ طارق صاحب کے ساتھ طے پایا۔☆ عزیزہ زاہیہ نورین شاہ بنت مکرم سیّد نوعید لقمان شاہ صاحب کا نکاح عزیزم اظہر حسین ابن مکرم امتیاز حسین صاحب کے ساتھ طے پایا۔☆ عزیزہ کاشفہ طارق بنت مکرم طارق احمد نسیم صاحب کا نکاح عزیزم فہد محمود ابن مکرم عامر خالد محمود صاحب کے ساتھ طے پایا۔

نکاحوں کے اعلان کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کروائی۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فریقین کو شرف مصافحہ سے نوازا اور نکاحوں کی مبارک باد دی۔اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

فیملی ملاقات

پروگرام کے مطابق چھ بجکر بیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے اور فیملیز ملاقاتیں شروع ہوئیں۔

آج شام کے اس پروگرام میں 33 فیملیز کے 165؍افراد نے اپنے پیارے آقا سے ملاقات کا شرف پایا۔ یہ فیملیز کینیڈا کی جماعتوں وان، برمپٹن، مالٹن، مسی ساگا، پیس ویلج، ٹورانٹو اور میپل سے آئی تھیں۔ یہ سبھی فیملیز اپنی زندگیوں میں پہلی بار اپنے پیارے آقا سے شرف ملاقات پا رہی تھیں۔ان فیملیز نے جو چند گھڑیاں اپنے آقا کے قرب میں گزاریں وہ ان کی ساری زندگی کا سرمایہ ہیں اور ان کیلئے اور ان کے بچوں کیلئے یادگار لمحات ہیں۔اللہ تعالیٰ یہ سعادت ان سب کیلئے مبارک فرمائے۔ ان سبھی فیملیز نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت حاصل کی ۔حضور انور نے ازراہ شفقت تعلیم حاصل کرنے والے بچوں اور بچیوں کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔ ملاقاتوں کا یہ پروگرام ساڑھے آٹھ بجے ختم ہوا۔

بعد ازاں جب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ایوان طاہر سے مسجد بیت الاسلام کیلئے روانہ ہوئے راستہ کے دونوں اطراف پیس ویلج کے باسیوں کا ایک ہجوم تھا۔ ایک طرف مرد حضرات تو دوسری طرف خواتین اور بچیاں کھڑی تھیں۔ قدم قدم پر السلام علیکم حضور! کی آوازیں اس قدر بلند ہو رہی تھیں کہ کچھ سنائی نہ دیتا تھا۔ عشق و محبت اور فدائیت کا ایک شور برپا تھا۔ ہر چھوٹے بڑے کے ہاتھ میں کیمرہ تھا اور ایک ایک قدم پر بیسیوں تصاویر بن رہی تھیں۔ یہ فدائی لوگ اپنے پیارے آقا کے ایک ایک لمحہ کو اپنے کیمروں میں محفوظ کر رہے تھے۔

احمدیہ پیس ویلج کا سارا ماحول ہی بڑا روح پرور ہے۔ یہ ایام بہت ہی مبارک اور برکتوں اور اللہ کے فضلوں کے حصول کے دن ہیں۔ اس امن کی بستی کا ہر مکین، ہر مرد، عورت، بچہ بوڑھا ان برکتوں سے فیضیاب ہو رہا ہے ۔ پیاسوں کی پیاس بجھ رہی ہے ۔ آنکھیں پیارے آقا کے دیدار سے سیراب ہو رہی ہیں دل تسکین پا رہے ہیں اور ایمان بڑھ رہے ہیں۔

تقریب آمین

مسجد بیت الاسلام میں تشریف آوری کے بعد پروگرام کے مطابق پہلے تقریب آمین ہوئی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے درج ذیل بچوں اور بچیوں سے قرآن کریم کی ایک ایک آیت کریمہ سنی اور آخر پر دعا کروائی۔

عزیزم ماہوم احمد، نجیب احمد خان، سفیر احمد، سلمان احمد، عباس مویذ شافی، عریج عمران، ارسلان احمد ساجد، فوزان ساجد خواجہ، حمزہ فراز قریشی، مہیمن احمد ملک، مدثر احمد، عدیل حلیم باجوہ، عیان احمد، حسن یعقوب، عیان بٹ، ابدال احمد افضال، عابد محمود، ابراہیم اسد اللہ انصر

عزیزہ امۃ النور، سائرہ ساغر خواجہ، صباعطیۃ السلام، عافیہ نیاب احمد، الینہ بشیر، عائشہ طاہر، نبیلہ احمد، نادیہ لیاقت، رائینہ ایمان باجوہ، امۃ الہادی، خدیجہ بشریٰ محمود، عائشہ علیانہ، عتیقہ سجّل، ہادیہ احمد نور، عشاء ملک، مریم مرزا

تقریب آمین کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز مغرب وعشاء جمع کر کے پڑھائی ۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

......☆......☆......☆......

11؍اکتوبر 2016ء (بروز منگل)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح چھ بجکر پندرہ منٹ پر مسجد بیت الاسلام تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دفتری ڈاک رپورٹس اور خطوط ملاحظہ فرمائے اور ہدایات سے نوازا۔ حضور انور دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔

فیملی ملاقات

پروگرام کے مطابق گیارہ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے اور فیملی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔آج صبح کے اس سیشن میں 21 فیملیز کے 97؍افراد نے اپنے پیارے آقا سے شرف ملاقات حاصل کیا۔

آج ملاقات کرنے والوں میں کینیڈا کی جماعتوں سکاربرو، مالٹن، مسی ساگا، ٹورانٹو، وان، برمپٹن، پیس وِلیج اور ریکس ڈیل کے علاوہ نائیجیریا، سیریا اور پاکستان سے آنے والی فیملیز بھی شامل تھیں۔ یہ سبھی وہ خوش نصیب لوگ تھے جو اپنی زندگیوں میں پہلی مرتبہ اپنے پیارے آقا کو مل رہے تھے۔ان سبھی نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت تعلیم حاصل کرنے والے طلباء اور طالبات کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں اور بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔ملاقاتوں کا یہ پروگرام ساڑھے بارہ بجے تک جاری رہا۔

مسجد ’’بیت العافیت‘‘ کا افتتاح

آج پروگرام کے مطابق سکاربرو (scarborough) شہر میں مسجد بیت العافیت کے افتتاح کی تقریب تھی۔ بارہ بج کر چالیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی سکاربرو کیلئے روانگی ہوئی۔ قافلہ پولیس کے escort میں روانہ ہوا۔ پولیس کے بارہ موٹر سائیکل قافلہ کو آگے پیچھے اور دائیں بائیں اسکارٹ کر رہے تھے۔مسجد بیت الاسلام (Maple) سے سکاربرو کا فاصلہ 49 کلومیٹر ہے۔ ایک بجکر تیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی مسجد بیت العافیت سکاربرو تشریف آوری ہوئی۔ مقامی احباب مرد و خواتین اور بچوں اور بچیوں نے اپنے پیارے آقا کا بڑا پُرجوش استقبال کیا۔ بچوں نے دعائیہ خیر مقدمی گیت پیش کئے۔ جونہی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز گاڑی سے باہر تشریف لائے تو لوکل امیر فرحت ناصر صاحب اور مبلغ سلسلہ سکاربرو حنان سوبھی صاحب نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا استقبال کیا اور شرف مصافحہ حاصل کیا۔ اس موقع پر سکاربرو جماعت کے دونوں حلقوں سکاربرو ساؤتھ اور سکاربرو نارتھ کے صدران نے اور عاملہ کے ممبران نے بھی حضور انور سے شرف مصافحہ حاصل کیا۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد کی بیرونی دیوار میں نصب تختی کی نقاب کشائی فرمائی اور دعا کروائی۔اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد کے اندر تشریف لے گئے اور نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائی۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد لوکل امیر سکاربرو مکرم فرحت ناصر صاحب نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اجازت سے مسجد بیت العافیت کے کوائف پیش کئے۔

سکاربرو جماعت کینیڈا کی پرانی جماعتوں میں سے ایک ہے۔ 1970ء سے پہلے یہاں احمدی آکر آباد ہوئے۔ اب اس جماعت کے دو حلقے ہیں اور تجنید پانچ صد پچاس ہے۔ سال 2008ء میں یہاں جماعت کو ایک چرچ کی عمارت خریدنے کی توفیق ملی ۔ یہ عمارت 1911ء میں تعمیر کی گئی تھی ۔ ابتداء میں ایک ریسٹورنٹ کے طور پر استعمال کی گئی۔ 2002ء میں اس کا استعمال بطور چرچ شروع ہوا۔ اس عمارت کو اب مسجد کی شکل دی گئی ہے۔ یہ مسجد بیت العافیت، یونیورسٹی آف ٹورانٹو سے چند منٹ کے فاصلہ پر ہے۔

یہ عمارت 1.3 ملین ڈالرز میں حاصل کی گئی ۔ جس میں سے ایک ملین ڈالر لجنہ اماء اللہ کینیڈا نے پیش کیا اور بقیہ تین لاکھ کی رقم لوکل جماعت کے ممبران نے ادا کی۔ اس قطعہ زمین کا رقبہ 1.1 ایکٹر ہے۔ مسجد کا جو مین ہال ہے اس کا رقبہ 2800 مربع فٹ ہے اور مسجد میں دو صد لوگ نماز پڑھ سکتے ہیں۔

اس پر حضور انور نے استفسار فرمایا کہ مسجد کے ہال کا جو رقبہ ہے اس میں تو چار صد سے زائد لوگ ، چار صد پچاس لوگ نماز ادا کر سکتے ہیں اس پر لوکل امیر صاحب نے عرض کیا کہ اصل میں اتنے ہی لوگ نماز پڑھ سکتے ہیں جیسا کہ حضور انور نے فرمایا ہے لیکن جو یہاں کے قانونی تقاضے ہیں اس کے مدّنظر دو صد کی تعداد رکھی گئی ہے۔ مسجد کے علاوہ لائبریری بھی بنائی گئی ہے اور ایک مربی ہاؤس بھی تعمیر کیا گیا ہے۔ اسکے علاوہ آفسز بھی ہیں اور مسجد کے بیرونی احاطہ میں 65 گاڑیاں پارک کی جاسکتی ہیں۔

حضور انور کے استفسار پر لوکل امیر صاحب نے بتایا کہ مسجد کے مینارہ کی اونچائی 30 فٹ ہے اور گنبد بھی بنایا گیا ہے۔ اس موقع پر امیر صاحب جرمنی مکرم عبداللہ واگس ہاؤزر صاحب بھی موجود تھے۔ حضور انور نے انہیں مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا کہ آپ جو جرمنی میں مساجد بنا رہے ہیں وہاں مینارہ کی اونچائی 13 میٹر رکھتے ہیں ۔ اس پر امیر صاحب جرمنی نے عرض کیا کہ ایسا ہی ہے۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد کے اردگرد کے علاقہ میں آباد احمدیوں اور نمازوں کی حاضری کا جائزہ لیا اور فرمایا اب مسجد کو آباد کرنا بھی آپ کا کام ہے۔ صرف اس بات پر خوش نہ ہو جائیں کہ آپ نے مسجد بنالی ہے۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کچھ دیر کے لئے لجنہ کی مارکی میں تشریف لے گئے جہاں خواتین شرف زیارت سے فیضیاب ہوئیں اور بچیوں نے گروپس کی صورت میں دعائیہ نظمیں اور خیر مقدمی گیت پیش کئے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت بچیوں میں چاکلیٹ تقسیم فرمائے۔

جب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز لجنہ کی مارکی سے باہر تشریف لائے تو ایک طرف ایک سیرین احمدی دوست مکرم فراس شعلان صاحب کی فیملی کھڑی تھی۔ فراس شعلان صاحب نے 2010 میں بیعت کی تھی اور فروری 2016 میں یہ فیملی سمیت کینیڈا آ گئے۔ ان کی حضور انور کے ساتھ 9؍اکتوبر 2016 کو پہلی فیملی ملاقات تھی لیکن یہ میاں بیوی ہی آئے تھے۔ حضور انور نے دریافت فرمایا کہ بچوں کو کیوں لیکر نہیں آئے تو انہوں نے بتایا کہ ان کی بچی ذہنی مریضہ ہے جو بہت شور کرتی ہے جس کی وجہ سے اپنے سب بچوں کو ہی ساتھ نہیں لا سکے۔ یہ فیملی سکاربرو میں رہتی ہے۔ حضور انور نے انہیں فرمایا تھا کہ مَیں نے وہاں سکاربرو میں مسجد کے افتتاح کے لئے آنا ہے تو آپ اپنے بچوں کو وہیں لے آئیں۔ چنانچہ آج یہ فیملی اپنے بچوں کو لے کر آئی ہوئی تھی۔ حضور انور ازراہ شفقت اس فیملی کے پاس تشریف لے گئے اور بیمار بچی کے سر پر ہاتھ پھیرا اور دعا دی اور سب بچوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔

ملاقات کے بعد فراس صاحب کی حالت نہایت جذباتی تھی وہ رو رہے تھے اور بار بار کہہ رہے تھے کہ اللہ نے ہم پر خاص فضل فرمایا ہے کہ خلیفہ وقت خود چل کر ہمارے پاس آیا ہے اور ہمیں برکتوں سے نوازا ہے۔

ملاقات کے بعد ان کی بیمار بیٹی سے اس کا نام پوچھا گیا تو اس نے فوراً بتا دیا۔ پھر باری باری اس کے والدین اور بہن بھائیوں کے نام پوچھے گئے تو وہ بغیر کسی ہچکچاہٹ کے بتاتی چلی گئی ۔ اس کے والد صاحب کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے پوچھنے پر کہنے لگے کہ خدا کی قسم یہ اس کی زندگی میں پہلا موقع ہے کہ سب کے نام اسے یاد رہے ہیں اور ترتیب کے ساتھ بتاتی جا رہی ہے۔ بچی کی والدہ نے بھی اِسی بات کا اظہار کیا۔

بچی کی والدہ نے حضور انور کے ساتھ ملاقات میں ذکر کیا تھا کہ اُس نے رؤیا میں دیکھا ہے کہ حضور انور سے اپنی بیٹی کی صحت کیلئے دعا کی درخواست کر رہی ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے حضور انور کی دعا سے انہیں یہ نشان دکھایا اور ان کی رؤیا بھی پوری ہوگئی۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔

اس دوران بچے ایک لائن میں کھڑے ہو چکے تھے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بچوں کو ازراہ شفقت چاکلیٹ عطا فرمائے۔

ایک احمدی دوست مکرم باسط اعوان صاحب مسجد بیت العافیت کے بالمقابل 43 گھروں پر مشتمل ایک

کمپلیکس تعمیر کررہے ہیں۔ مکرم امیر صاحب کینیڈا نے اس کا نقشہ حضور انور کی خدمت میں پیش کیا۔ باسط اعوان صاحب خود بھی اس موقع پر موجود تھے۔ موصوف نے حضور انور کی خدمت میں اپنے اس پراجیکٹ کیلئے دعا کی درخواست کی جس پر حضور انور نے فرمایا اللہ تعالیٰ فضل فرمائے۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز لائبریری میں تشریف لے آئے جہاں لوکل امارت کی مجلس عاملہ اور سکاربرو کے دونوں حلقوں کی مجلس عاملہ نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ تصاویر بنوانے کی سعادت پائی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے از راہ شفقت ارشاد فرمایا کہ خدام الاحمدیہ اور انصار اللہ کی مجالس عاملہ بھی آجائیں۔ چنانچہ ان دونوں مجالس نے بھی اپنے پیارے آقا کے ساتھ تصاویر بنوانے کا شرف پایا۔

مقامی جماعت نے ایک کیک تیار کیا ہوا تھا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس کیک کے مختلف حصے کئے۔ بعد ازاں دو بجکر پینتالیس منٹ پر یہاں سے واپس پیس ویلج کیلئے روانگی ہوئی۔ پولیس نے واپسی پر بھی قافلہ کو اسکارٹ کیا۔ تین بجکر تیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی پیس ویلج تشریف آوری ہوئی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

فیملی ملاقات

پروگرام کے مطابق سوا چھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے اور فیملی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ آج شام کے اس سیشن میں 33 فیملیز کے 170/افراد نے اپنے پیارے آقا کے ساتھ شرف ملاقات حاصل کیا۔ آج ملاقات کرنے والی یہ فیملیز کینیڈا کی جماعتوں، نارتھ یارک، ویسٹن، ابورڈ آف پیس، سکاربرو، ریکس ڈیل، فونٹ واٹرلو، مسی ساگا، لنڈن اونٹاریو اور نیوفاؤنڈ لینڈ سے آئی تھیں۔ نیوفاؤنڈ لینڈ سے آنے والی فیملیز دو ہزار چھ صد کلومیٹر کا فاصلہ طے کر کے ملاقات کے لئے پہنچی تھیں۔ ان سبھی فیملیز نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تعلیم حاصل کرنے والے طلباء اور طالبات کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں اور بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔ ملاقاتوں کا یہ پروگرام آٹھ بجکر دس منٹ تک جاری رہا۔

تقریب آمین

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد بیت الاسلام تشریف لے آئے اور پروگرام کے مطابق تقریب آمین شروع ہوئی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے درج ذیل 35 بچوں اور بچیوں سے قرآن کریم کی ایک ایک آیت سنی۔

عزیزم احسن موعود طاہر، اِیشاء ناصر، آمین طاہر، ایشل عثمان، سامیہ خلّت باجوہ، علینہ چوہدری، عمارہ حلیم، امیر حلیم، اریان فیضان حامد، عطاء الحئی، باسل مظفر، جاذبہ خان، عیان زبیر، تفرید احمد ڈوگر، فوزیہ سلطان، کشف مصطفیٰ، لائبہ حلیم، ماریہ آفتاب، سندس حلیم، نداء الرحمٰن مہار، طاہر کاہلوں، عیان مصطفیٰ، فاتح زمران ہادی، ملیحہ قمر، صباحت علی، عائلہ ممتاز، شیخ سفیر احمد، عاتقہ سہیل، عاقب مسعود کھوکھر، فوزیہ قمر، ہدیٰ عبدل، شمائلہ حیات، سنیہا خان ظہور، تشفاء محمود، امۃ الحئی، ذیشان چوہدری۔

آخر پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کروائی۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز مغرب وعشاء جمع کر کے پڑھائی۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے آئے۔

مسجد بیت الاسلام، ایوان طاہر (جامعہ احمدیہ، مرکزی مشن ہاؤس) جامعہ ہاسٹل اور پیس ویلج کے گھر بجلی کے رنگ برنگے قمقموں سے جگمگا رہے تھے اور یہ امن کی بستی رات کو بھی اتنی روشن دکھائی دیتی ہے کہ دن کا گمان ہوتا ہے اور چراغاں کا منظر ایک عجیب خوشی کی کیفیت پیدا کرتا ہے اور پھر اس بستی کے مکین حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے یہاں بابرکت قیام سے جو خوشی و مسرت اور لطف وسرور اور تسکین قلب پا رہے ہیں وہ ناقابل بیان ہے۔

......☆......☆......☆......

12 اکتوبر 2016 (بروز بدھ)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح سوا چھ بجے مسجد بیت الاسلام میں تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

CBC ٹی وی چینل کے سینئر جرنلسٹ کا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے انٹرویو

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دفتری ڈاک، خطوط اور رپورٹس ملاحظہ فرمائیں اور ہدایات سے نوازا۔ آج پروگرام کے مطابق CBC (کینیڈین براڈ کاسٹنگ کارپوریشن) کے انتہائی اہم اور سینئر جرنلسٹ مسٹر پیٹر مینسبرج حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا انٹرویو لینے کیلئے آئے ہوئے تھے۔ مسٹر پیٹر کینیڈا کے سب سے بلند پایہ اور قابل قدر جرنلسٹ ہیں۔ صرف کسی ملک کے صدر یا وزیر اعظم کا انٹرویو لیتے ہیں۔ موصوف صدر امریکہ باراک اوبامہ اور کینیڈا کے وزیر اعظم جسٹن ٹروڈو کے انٹرویو کر چکے ہیں۔ سی بی سی ٹیلیویژن چینل کینیڈا میں سب سے زیادہ دیکھے جانے والے چینلز میں سے ہے۔

گیارہ بجے مسجد بیت الاسلام میں انٹرویو کا آغاز ہوا۔

جرنلسٹ پیٹر نے انٹرویو کے آغاز میں حضور انور کو کینیڈا میں خوش آمدید کہا اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے شکریہ ادا کیا۔

۞ جرنلسٹ نے پہلا سوال یہ کیا کہ یہ ہمارے لئے سنہری موقع ہے کہ ہم ان اہم مسائل پر گفتگو کر سکیں جو مسلمان اور غیر مسلمان لوگوں کیلئے اہم ہیں۔ خاص طور پر 9/11 کے بعد سے جس کو اب تقریباً 15 سال ہو چکے ہیں، بہت سی کوششیں ہوئی ہیں کہ کسی طرح مسلمانوں اور غیر مسلموں کے درمیان جو فاصلے ہیں ان کو ختم کیا جائے لیکن اسکے برعکس ہم دیکھتے ہیں کہ نارتھ امریکہ اور یورپ میں یہ فاصلے بڑھ رہے ہیں۔ آپکے خیال میں ایسا کیوں ہے؟

اس سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا : میرے خیال میں یہی ایک اہم مسئلہ نہیں ہے جس کو ہمیں حل کرنا ہے۔ اگر 9/11 کے بعد فاصلے پیدا بھی ہوئے یا دشمنیاں ہوئیں، تو اس کی وجہ 9/11 نہیں بلکہ اس سے پہلے 1991 کی عراق جنگ ہے۔ مگر اب جو موجودہ صورتحال ہے، میرے خیال میں 2008 کے اقتصادی بحران کا نتیجہ ہے۔ اس بحران کے نتیجہ میں بہت سے نوجوانوں کی ملازمتیں ختم ہو گئیں ان کے پاس کچھ کرنے کو نہیں تھا جس کی وجہ سے ان کی پریشانیوں میں اضافہ ہوتا چلا گیا۔ اور مجھے نہیں معلوم کہ یہ کس کی سازش تھی کہ اس کے بعد عرب دنیا میں عرب سپرنگ کا دور چلا اور القاعدہ کو دوبارہ توجہ کا مرکز بنایا گیا اور جب وہ ناکام ہوئے تو داعش نے جنم لیا۔ تو ہم یہ نہیں کہہ سکتے کہ مغربی حکومتوں نے فاصلوں کو کم کرنے کی کوشش کی۔ یہ ان میں سے ایک وجہ ہے جو میں نے بیان کی ہے۔

۞ اس کے بعد جرنلسٹ نے عرض کیا کہ آپ نے کچھ وضاحت سے اس پر روشنی ڈالی ہے۔ آپ کے خیال میں اس کے نتیجہ میں مسلمان اور غیر مسلمانوں کے تعلقات پر خاص طور پر اثر کیوں پڑا ہے؟

اس پر حضور انور نے فرمایا: آپ اگر غور کریں تو معلوم ہوگا کہ دنیا میں سب سے زیادہ فساد مسلمان ممالک میں ہو رہا ہے۔ وہ وہاں اپنے ہی لوگوں کو مار رہے ہیں۔ عرب سپرنگ کی تحریک چلی اس پر بعض مسلمان لوگ اور تنقید نگار یہ کہتے ہیں کہ مغربی طاقتوں نے اپنا کردار صحیح طریق پر ادا نہیں کیا۔ انہوں نے حکومتوں کے خلاف باغی گروہوں کی مدد کی اور انہیں بعد میں اپنی غلطی کا احساس ہوا۔ اور عراق کی جنگ میں بھی یہی ہوا اور اب کہتے ہیں کہ لیبیا کے بارہ میں بھی ہم سے غلطی ہوئی اور حکومت بدلنے کے بعد ہماری کوئی منصوبہ بندی نہیں تھی۔ اور اب سب دیکھ رہے ہیں کہ شام میں کیا ہوتا ہے یہ حکومت کامیاب ہوتی ہے یا نہیں۔ اب حالات پہلے سے بہت مختلف ہیں۔ عراق کی جنگ میں کسی اور بڑی طاقت نے مخالفت نہیں کی اور نہ ہی لیبیا میں مگر اب دو بڑی طاقتوں کا آمنا سامنا ہے یعنی روس اور امریکہ۔ روس نے دھمکی دی ہے کہ اگر امریکہ نے کوئی ان کے مفاد کے خلاف قدم اٹھایا تو وہ جوابی کاروائی کریں گے۔ تو حالات کافی پیچیدہ ہیں۔

۞ اس پر جرنلسٹ نے کہا کہ آپ کو روس اور امریکہ کے حالات کے بارہ میں کافی پریشانی ہے۔ آپ اس طرف گزشتہ تقریباً دو سال سے توجہ دلا رہے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا تقریباً دو سال سے روس اپنی فوج اور جنگی ساز و سامان میدان میں لایا ہوا ہے تو یہ پریشانی کی بات ہے۔ اور مسلمان دنیا میں فساد برپا ہے اور اب باقی دنیا بھی اس فساد کی لپیٹ میں آرہی ہے۔ مغربی ممالک 9/11 کے بعد مسلمانوں سے بد دل ہوئے ہوں لیکن مسلمانوں کو 9/11 کی وجہ سے اتنی فکر نہیں تھی۔ ان کی پریشانی تو اس وقت بڑھی جب ان کے اپنے ممالک کے حالات بگڑنے لگے۔

۞ جرنلسٹ نے سوال کیا آپ ایک امن پسند راہنما ہیں جو کہ محبت نہ کہ نفرت اور ہم آہنگی نہ کہ غلط فہمی اور رواداری کی نہ کہ لڑائی کی تعلیم دیتے ہیں، تو آپ کا پیغام اپنے ماننے والوں کے علاوہ دوسرے لوگوں میں کیوں نہیں جڑ پکڑ رہا؟

اس پر حضور انور نے فرمایا : جہاں تک احمدی مسلمان کا تعلق ہے، ہم اس پیغام کو صحیح سمجھتے ہیں اور اس پر عمل کرتے ہیں۔ اور جہاں تک باقی مسلمانوں کا تعلق ہے تو یہ ایک لمبی تاریخ ہے اور اس کے لئے ہزار سال پیچھے جانا پڑے گا۔ آج سے 1400 سال پہلے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پیشگوئی فرمائی تھی کہ ایک وقت ایسا آئے گا جب مسلمان اسلام کی سچی تعلیمات کو بھلا دیں گے اور پھر چودھویں صدی کے سر پر ایک شخص آئے گا یعنی ایک روحانی وجود جو اسلام کی سچی تعلیمات کو زندہ کرے گا اور اس کے سچے پیغام کو لوگوں تک پہنچائے گا۔ اس شخص کی آمد کیلئے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت سی پیشگوئیاں فرمائیں جن میں مخصوص ایام میں سورج اور چاند گرہن کی پیشگوئی بھی ہے۔ یہ نشان اپنے وقت پر 1894 میں مشرقی ممالک اور 1895 میں مغربی ممالک میں نظر آیا۔ اس کے علاوہ اور بھی نشانات ہیں جن کا ذکر قرآن کریم میں موجود ہے جیسے کہ اونٹنیاں سواری کے لئے استعمال نہیں کی جائیں گی بلکہ نئی سواری کے ذرائع میڈیا اور رابطہ کے نئے ذرائع۔ یہ تمام نشانات ظاہر ہو چکے ہیں۔ اور اس شخص نے ہمیں اسلام کی یہ سچی تعلیم دی جن کو اگر دو جملوں میں بیان کیا جائے تو یہ ہے کہ انسان کے اوپر دو حقوق کا ادا کرنا ہے ایک حقوق اللہ اور ایک حقوق العباد اور اگر اس کو مزید اجمالاً کہا جائے تو ان الفاظ میں کہہ سکتے ہیں کہ محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں۔ ہمارا یہ عقیدہ ہے کہ جس شخص کے بارہ میں پیشگوئیاں تھیں وہ شخص آچکا ہے اور اس نے تن تنہا 126 سال قبل ہندوستان کے ایک چھوٹے سے گاؤں میں دعویٰ کیا۔ اس کے بعد احمدیت پھیلنا شروع ہوئی اور آپؑ کی وفات کے وقت آپؑ کے 4 لاکھ ماننے والے تھے اور اب جماعت دُنیا کے تقریباً 209 ممالک میں پھیل چکی ہے اور دن بدن ترقی کی منازل طے کر رہی ہے اور یہی سچا پیغام ہے جس کو لوگ قبول کر رہے ہیں اور جماعت احمدیہ میں شامل ہو رہے ہیں اور اگر شامل نہیں ہوتے تو کم از کم وہ مانتے ہیں کہ اسلام کی تعلیمات جو جماعت احمدیہ پیش کر رہی ہے یہی سچی تعلیمات ہیں۔

۞ جرنلسٹ نے سوال کیا کہ جب آپ پیشگوئیوں کی بات کرتے ہیں تو کیا آپ سمجھتے ہیں کہ مسلمان دنیا میں ہم ایک نازک موڑ پر ہیں؟

اس پر حضور نے فرمایا: بالکل، یہ بھی ایک پیشگوئی تھی کہ اگر تم اللہ کی تعلیم کو نہیں مانو گے اور سچی تعلیمات پر عمل نہیں کرو گے تو اس کے نتائج تمہیں بھگتنے پڑیں گے۔ اور اس کا ایک نتیجہ بذریعہ جنگ انسانیت کی تباہی بھی ہے اور انسانیت کی تباہی کے اور بھی بہت سے ذرائع ہیں جن میں جدید ایٹمی ہتھیار بھی شامل ہیں۔

۞ جرنلسٹ نے سوال کیا کہ آپ کے خیال میں یہ تباہی آسکتی ہے؟

اس پر حضور انور نے فرمایا: اگر ہم اپنی ذمہ داریاں جو خدا تعالیٰ کی طرف سے دی گئی ہیں اور اس میں تمام مخلوق شامل ہے چاہے وہ مسلمان ہو یا کوئی اور ہو چاہے دہریہ ہوں، ہمیں اپنی ذمہ داریاں نبھانی ہوں گی۔

۞ جرنلسٹ نے کہا: ہم دیکھتے ہیں کہ بعض دفعہ ان کشیدگیوں میں اضافہ ہوتا ہے اور مختلف لوگ اس کا مختلف ردِّ عمل دکھاتے ہیں۔ گزشتہ دو سال میں امریکی صدارتی مقابلہ میں ایک امیدوار نے کہا ہے کہ ہم تمام مسلمانوں پر امریکہ میں داخلہ ممنوع کردیں گے یا کم سے کم ان پر بہت سی سختیاں عائد کردیں گے۔ بہت سے امریکی لوگوں کا رجحان پہلی بات کی طرف ہے کہ مسلمانوں کا امریکہ میں داخلہ ممنوع کردیا جائے گا۔ آپ کا اس بارہ میں کیا کہنا ہے؟

اس پر حضور انور نے فرمایا: آپ نے کہا ہے کہ اگر وہ جیت گیا تو اور یہ "اگر" بہت بڑا ہے۔ بہرحال جہاں تک جماعت احمدیہ کا تعلق ہے تو ہم تو سچے اسلام کے پیروکار ہیں اور ہم کسی بھی قسم کی انتہا پسندی کو نہیں مانتے۔ ہمارا یہ عقیدہ ہے کہ مسلمانوں کو جہاد کی اجازت صرف دفاعی طور پر دی گئی تھی جب کہ مسلمانوں کے خلاف تلوار اٹھائی گئی تھی اس وقت تلوار کے ذریعہ اسلام اور مسلمانوں کے دفاع کی ضرورت تھی۔ اور اب جبکہ مسلمانوں پر جنگ مسلط نہیں کی جا رہی تو ہمیں بھی انتہا پسندی یا بدلہ یا تلوار کے ذریعہ دفاع کی ضرورت نہیں۔

جہاں تک باقی مسلمانوں کا تعلق ہے تو ممکن ہے کہ وہ مسلمانوں کا داخلہ ممنوع کردے لیکن وہ ان لاکھوں مسلمانوں کا کیا کرے گا جو پہلے سے امریکہ میں رہتے ہیں۔ وہ ان سے کیسا سلوک کرے گا۔ یہی وجہ ہے کہ وہ روز بروز اپنے بیانات بدلتا رہتا ہے۔ چند روز قبل اس نے عورتوں کے بارہ میں بات کی اور پھر اسے معافی مانگنی پڑی اور اس لئے اپنی باتوں پر خود بھی یقین نہیں رکھتا۔ اور میرا

خیال ہے کہ اگر وہ جیت گیا تو وہ اس قسم کے کوئی اقدامات نہیں کرے گا۔ اور لاکھوں امریکی اس کے مخالف ہیں۔ اور اگر اس نے ایسی روک تھام کی تو تمام ملک میں فساد ہوں گے۔ اگر وہ مشکلات پیدا کرتا ہے اور شہریوں کی حق تلفی کرتا ہے تو اس کے نتیجہ میں فساد ہوں گے۔ اور ابھی تو اس قسم کے کوئی قوانین بھی نہیں اور ہم دیکھتے ہیں کہ بعض مسلمان بدلہ لیتے ہیں اور بغیر کسی وجہ کے نہایت ظالمانہ طریق سے لوگوں کو مارتے ہیں اور یہ صرف مسلمان ہی نہیں ہیں جو ایسا کرتے ہیں بلکہ اس ملک میں ایسے جنونیوں کی کمی نہیں جو آئے دن کسی سکول یا یونیورسٹی میں لوگوں کو ماردیتے ہیں۔ اور یہ سب تو امریکہ میں پہلے ہی ہو رہا ہے اور وہاں بندوقوں پر کوئی پابندی بھی نہیں ہے۔ اور اگر صدارت کے اس امیدوار نے ایسا کوئی قدم اُٹھایا تو میں سمجھتا ہوں کہ خانہ جنگی ہوسکتی ہے۔ کیونکہ یہ لوگ حکومت کے خلاف محاذ آرائی کریں گے اگر حکومت مسلمانوں کے خلاف کوئی ظالمانہ قدم اُٹھاتی ہے۔ اگر ایک آدمی (دہشت گرد) اتنا نقصان کرسکتا ہے تو بہت سارے لوگ مل کر کیا نہیں کرسکتے۔ میرے خیال میں جو بھی امریکہ کا صدر ہوگا وہ کوئی بھی فیصلہ بغیر سوچے سمجھے نہیں کرے گا۔ امید تو یہی ہے۔

۞ جرنلسٹ نے سوال کیا: چلیے کچھ کینیڈا کے بارہ میں گفتگو کرتے ہیں۔ میں آپ کے سامنے ایک پول کے نتائج پیش کرنا چاہتا ہوں جو کہ سی بی سی نے کیا تھا اور اس میں ایک سوال کے جواب میں بتایا گیا کہ 68 فیصد کینیڈین لوگوں کا خیال ہے کہ اقلیتوں کو مزید کوشش کی ضرورت ہے کہ وہ معاشرہ کا حصہ بنیں جبکہ امریکہ میں اسی سوال کے جواب میں صرف 53 فیصد لوگوں نے اس رائے کا اظہار کیا۔ آپ اس سے کیا سمجھتے ہیں؟

اس پر حضور انور نے فرمایا: چاہے کینیڈا ہو، امریکہ ہو یا کوئی مغربی ملک ہو کیونکہ لاکھوں لوگ جرمنی میں بھی آئے ہیں۔ اگر یہ پناہ گزین مستقل طور پر ان ممالک میں سکونت اختیار کرتے ہیں تو پھر ان پر لازم ہے کہ وہ امن و امان سے رہیں اور ان کے معاشرہ کا حصہ بنیں۔ لیکن جہاں تک مذہب کا تعلق ہے وہ اس سے بالکل مختلف چیز ہے۔ ہم احمدی مسلمان معاشرہ کا حصہ ہیں اور یہ آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حدیث سے واضح ہے کہ ''وطن سے محبت ایمان کا حصہ ہے'' اس کا مطلب یہ ہے کہ ایک دفعہ جب آپ کسی ملک میں داخل ہوجائیں اور اس ملک سے ہر قسم کا فائدہ حاصل کررہے ہوں یا مستقل شہری بن جائیں تو یہ آپ پر لازمی ہے کہ اپنی خداداد صلاحیتوں کو استعمال کرتے ہوئے ملک اور قوم کی بہتری کے لئے کام کریں۔

۞ جرنلسٹ نے سوال کیا: آپ نے بعض برطانوی مساجد کے بارہ میں تشویش کا اظہار کیا اور کہا ہے کہ ان کے امام نوجوانوں کو دہشتگردی کی طرف لے جارہے ہیں یا صحیح طریق سے ان کو روکتے نہیں ہیں۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اگر مسلمان اس طریق پر چل رہے ہیں کہ نوجوان انتہا پسندی کی طرف جارہے ہیں تو اس میں ان اماموں کا بھی ہاتھ ہے اس لئے ایسی مساجد میں گورنمنٹ کو نظر رکھنے کی ضرورت ہے۔ نظر رکھنے سے مراد یہ ہے کہ دیکھا جائے کہ ان مساجد میں کیا تعلیمات دی جاتی ہیں اور یہ گورنمنٹ اور ان کی ایجنسیوں کا کام ہے کہ وہ ان پر نظر رکھیں۔ اور یہ جاسوسی نہیں سمجھی جاسکتی کیونکہ یہ عوام اور قوم کی بھلائی کے لئے کام کیا جارہا ہے۔ آپ پوری قوم کی زندگی داؤ پر نہیں لگا سکتے اس لئے نظر رکھنا ضروری ہے اور اسی لئے میں نے کہا تھا کہ جب ایک نئے ملک میں آجائیں، مقیم ہو جائیں تو معاشرہ کا حصہ بنیں اور جتنی بھی آپ کی صلاحیتیں ہیں، طاقت ہے ان کو بروئے کار لاتے ہوئے ملک کے لئے ایک مفید وجود بنیں۔ معاشرہ کا حصہ بننے کا مطلب میرے نزدیک یہ ہے کہ ہم ملکی قانون کی پیروی کریں۔ قوم کی بہتری کے لئے محنت کریں اور اپنی صلاحیتوں سے ملک کو فائدہ پہنچائیں۔ یہ ہے معاشرہ کا حصہ بننا۔ اور اپنے نئے ملک کے بارہ میں کبھی برا نہ سوچنا۔

اور جہاں تک مذہب کا تعلق ہے تو حکومت کو اس میں دخل نہیں دینا چاہئے۔ اور اپنے تمام شہریوں کو مذہبی آزادی فراہم کرنی چاہئے۔ اسی طرح مسلمانوں کو اپنے مذہب کی پیروی کی اجازت ہونی چاہئے۔ اگر آپ کے خیال میں معاشرہ کا حصہ بننے کا یہ مطلب ہے کہ وہ شراب پیئے یا ڈانس کلب میں جائے تو میں اس سے اتفاق نہیں کرتا۔ اگر آپ کہیں کہ عورتوں سے ہاتھ ملانا معاشرہ کا حصہ ہے تو میں اس سے اتفاق نہیں کرتا۔ ایک دفعہ ایک خاتون کالم نگار نے سوال کیا کہ آپ عورتوں سے کیوں ہاتھ نہیں ملاتے، آپ معاشرہ کا حصہ کیسے بن سکتے ہیں؟ میں نے کہا کہ صرف ہاتھ ملانے سے تو انسان معاشرہ کا حصہ نہیں بنتا اور بھی کئی چیزیں ہیں جس سے حب الوطنی کا اظہار ہوتا ہے اور نہ ہی ہاتھ ملانے سے اس بات کا ثبوت ملتا ہے کہ انسان عورتوں کی بہت عزت کرتا ہے۔ میں نے اسے کہا کہ میں تمہاری عزت کرتا ہوں اگر تم مشکل میں ہوتو میں پہلا شخص ہوں گا جو تمہاری مدد اور حفاظت کے لئے تمہارے اپنوں سے پہلے آؤں گا۔ یہ وہ عزت ہے جو عورتوں کی ہم کرتے ہیں۔

۞ جرنلسٹ نے سوال کیا: جیسا کہ آپ نے ابھی کہا کہ اور یہ مسلمانوں اور غیر مسلمانوں میں عام سوال اُٹھایا جاتا ہے اور وہ مردوں اور عورتوں کے تعلقات کے بارہ میں ہے اور مساجد میں جو عورتوں کو مقام حاصل ہے اس بارہ میں ہے۔ میں آپ کو ایک تصویر دکھانا چاہتا ہوں جو آپ کے جلسہ سالانہ کی ہے۔ اس میں ہزاروں لوگ ہیں لیکن کوئی عورت نظر نہیں آتی، کیوں؟

اس پر حضور انور نے فرمایا: اگر آپ عورتوں کے ہال میں جائیں تو وہاں ہزاروں عورتیں ہیں اور میں نے اپنی تقریر وہیں کی تھی۔ عورتوں کا اپنا ہال ہے اور ان کے اپنے انتظامات ہوتے ہیں۔ تو مردوں اور عورتوں میں یہ علیحدگی مذہبی تعلیمات کی وجہ سے ہے اور جو لوگ بخوشی اس کی پیروی کرتے ہیں اس پر دوسروں کو اعتراض نہیں کرنا چاہئے۔ میں انہیں کہتا ہوں جن عورتوں کو اس پر اعتراض ہے وہ عورتیں، عورتوں کے ہال میں ایک دن گزاریں اور پھر بتائیں کہ وہاں انہیں زیادہ آرام اور خوشی میسر آئی یا نہیں۔ جب عورتیں علیحدہ ہوتی ہیں تو وہ آزاد اور مردوں سے بےفکر ہوتی ہیں اور انہیں اپنے فنکشن کرنے کی اور عورتوں کی تقاریر سننے کی آزادی ہوتی ہے اور میں بھی ان میں خطاب کرتا ہوں۔ ایک دفعہ شاید بی بی سی کی ایک جرنلسٹ ہمارے پروگرام میں آئی۔ وہاں تقریباً 19 ہزار عورتیں تھیں۔ ان کا گراس روٹ سے لے کر سب سے بڑے لیول تک علیحدہ انتظام ہوتا ہے۔ اس جرنلسٹ نے پورا دن ہمارے ساتھ گزارنا تھا۔ جب وہ عورتوں کے حصہ میں گئیں تو انہیں کچھ اوپرا پن محسوس ہوا کہ یہاں کوئی مرد نہیں۔ لیکن کچھ ہی دیر بعد وہ وہاں اچھا محسوس کرنے لگیں۔ اور ان کو اس بات کی فکر نہ رہی کہ کوئی مرد انہیں دیکھ رہا ہے۔

یہ تو ایک مذہبی تعلیم ہے جس کا ذکر قرآن کریم میں آتا ہے۔ اور اس کا حکم پہلے مردوں کو ہے اور پھر عورتوں کو۔ مردوں کو یہ حکم ہے کہ وہ اپنی نگاہوں کو نیچی رکھیں اور شہوت سے عورتوں کو نہ دیکھیں۔ اس سے اگلی آیت میں عورتوں کو حکم دیا گیا کہ اسی طرح وہ بھی پردہ کریں۔ یہ تو ایک مذہبی تعلیم ہے۔ پسند ہو یا نہ ہو۔ تمام احمدی پیدائشی احمدی تو نہیں، بہت سے ایسے ہیں جو ہر سال بیعت کرکے جماعت میں شامل ہوتے ہیں دوسرے فرقوں سے دوسرے مذہب سے آتے ہیں اور کئی تو بت پرست بھی شامل ہوکر اس تعلیم پر عمل کرتے ہیں۔

میں ہمیشہ عورتوں سے پوچھتا ہوں کہ وہ بے چینی تو نہیں محسوس کررہیں۔ اور ان کو چاہئے کہ وہ عورتوں میں وقت گزار کر تو دیکھیں۔ ہاں یہ بھی ممکن ہے کہ بعض احمدی بچیاں جنہوں نے ان تعلیمات کو گہرائی میں جاکر مطالعہ نہیں کیا وہ اظہار کریں لیکن جب وہ گہرائی میں مطالعہ کریں تو ان پر اس کی حکمت واضح ہو جاتی ہے۔ اسلام کے ہر احکام میں حکمت ضرور ہے۔ میں نے ایک کالمسٹ کا کالم پڑھا کہ زیادہ تر مرد ہی ہیں جو عورتوں کے حقوق کے لئے لڑ رہے ہیں۔ اور ان کا خیال ہے کہ عورت کا یہ حق ہے کہ وہ ننگی ہو، بغیر کسی لباس کے ہو۔ اور اس کالمسٹ نے یہ بھی لکھا کہ اگر کوئی مسلمان عورت حجاب اوڑھنا چاہتی ہے تو کسی مرد کو سوال اُٹھانے کا کوئی حق نہیں۔ اس نے یہاں تک لکھا کہ مرد تو صرف اپنی شہوانی خواہشات کو پورا کرنا چاہتے ہیں۔ اس کے علاوہ اور بھی بہت سے دلائل پیش کئے جاسکتے ہیں۔

۞ جرنلسٹ نے سوال کیا کہ چونکہ آپ نے اس بات کو چھیڑا ہے اور آپ جانتے ہیں کہ بہت سے غیر مسلمان لوگوں کیلئے مرد اور عورت کے تعلقات کے بارہ میں خیال ہے کہ دونوں جنس تمام معاملات میں برابر ہیں۔ اور اس ملک کی کابینہ میں بھی 50 فیصد عورتیں ہیں۔ اور کچھ ہی عرصہ قبل وزیر اعظم پر سخت تنقید کی گئی کہ وہ ایسی مسجد کیوں گئے جس میں صرف مردوں کو آنے کی اجازت تھی۔ تو یہ ایک حساس معاملہ ہے۔

اس پر حضور انور نے فرمایا: میں نے اسی لئے کہا تھا کہ حکومت کو مذہبی معاملات میں مداخلت نہیں کرنی چاہئے۔ بحیثیت ایک مذہبی تنظیم، فرقہ، ہمارا عقیدہ ہے کہ مرد و زن دونوں کو حجاب یعنی پردہ کرنا چاہئے اور کھلے عام نہیں ملنا چاہئے۔ لیکن جہاں تک سوال ہے مواقع کا تو پردہ کی وجہ سے کوئی روک نہیں۔ احمدی عورتیں مردوں سے زیادہ تعلیم یافتہ ہوتی ہیں۔ ان میں ڈاکٹر، انجینئرز، آرکیٹکٹ، سائنسدان، ریسرچر یعنی ہر طبقہ سے تعلق رکھتی ہیں اور یہ سب کام حجاب کے ساتھ ہوتے ہیں۔ پاکستان جو کہ ایک تھرڈ ورلڈ ملک ہے، وہاں بھی ہماری عورتیں زیادہ تعلیم یافتہ ہیں۔

۞ جرنلسٹ نے سوال کیا کہ اب وقت تھوڑا رہ گیا ہے اور گفتگو بہت دلچسپ ہورہی ہے۔ میں آپ کا شکرگزار ہوں کہ آپ نے اتنی گہرائی میں جاکر ان سوالات کے جواب دیئے۔ میں آپ کے خیالات کینیڈا کے بارہ میں جاننا چاہوں گا۔ آپ یہاں پہلے بھی آئے ہیں اور اس دفعہ آپ کا دورہ کافی طویل ہے۔ آپ کی مساجد کینیڈا کے ایک کونے سے دوسرے کونے تک موجود ہیں۔ جب آپ کینیڈا تشریف لاتے ہیں تو آپ کے کیا جذبات ہوتے ہیں؟

اس پر حضور انور نے فرمایا: جہاں تک دنیاوی ترقی کا تعلق ہے تو کینیڈا ترقی کررہا ہے۔ میں جب پچھلی دفعہ آیا تھا تو یہاں گھر نہیں تھے اور اب نئی آبادی ہے جس کا مطلب ہے کہ کینیڈا کی معیشت ترقی کررہی ہے۔ اسی طرح بہت سی ضروری چیزوں میں اضافہ ہوا ہے مثلاً سڑکیں ہیں ان کی مرمت ہوتی ہے اور ان میں اضافہ بھی ہورہا ہے۔ اور کینیڈا کی عوام بہت محبت کرنے والی ہے۔ اور جہاں تک ہماری جماعت کا تعلق ہے تو یہ بھی ترقی کررہی ہے۔ ہم نے نئی مساجد کی تعمیرات کا کام شروع کیا ہوا ہے ابھی کل ہی سکاربرو میں ایک نئی مسجد کا افتتاح کیا۔ تو ہم بھی بڑھ رہے ہیں۔ ہمارے بڑھنے کی ایک وجہ تو یہ ہے کہ پاکستان سے لوگ آتے ہیں اور اب شام سے بھی لوگ آرہے ہیں اور اس کے علاوہ کینیڈین بھی قبول کررہے ہیں ہمارا کام تو تبلیغ کرنا ہے اور مذہبی قومیں چند سالوں میں ترقی نہیں پکڑتیں اس میں ایک مدت لگتی ہے۔ تو ہمیں امید ہے کہ ہم اسلام کا سچا پیغام کینیڈا میں اور تمام دنیا میں پھیلا پائیں گے اور ہمیں یقین ہے کہ لوگ اس پیغام کو اچھا اور سچا سمجھتے ہوئے قبول کریں گے۔

۞ جرنلسٹ نے سوال کیا: آپ کے خیال میں کینیڈا ایک روادار قوم ہے؟

اس پر حضور انور نے فرمایا: یہ بات درست ہے کہ کینیڈا ایک روادار قوم ہے کیونکہ کینیڈا میں بہت سی قومیں آباد ہیں۔ اسی لئے برداشت کا جذبہ ہونا ضروری ہے۔ اگر برداشت نہ ہو تو فساد کا امکان رہتا ہے اور اپنے ہی ملک اور قوم کا نقصان ہوتا ہے۔

۞ جرنلسٹ نے سوال کیا: کیا کینیڈا مسلمان اور غیر مسلمان قوموں کو قریب لانے میں بہتر کردار ادا کرسکتا ہے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: کینیڈا اور دنیا کی تمام بڑی طاقتیں یہ کردار ادا کرسکتی ہیں۔ کیونکہ اس وقت جو بھی دنیا میں ہو رہا ہے وہ ناانصافی کی وجہ سے ہو رہا ہے۔ کینیڈا کا اقوام متحدہ میں بھی ایک کردار ہے اور G8 میں بھی اور اسے چاہئے کہ وہ بڑی قوموں کو چھوٹی قوموں کے ساتھ دیانتداری کا سلوک کرنے کی توجہ دلائے۔ بجائے اس کے کہ یہ قومیں اپنی ویٹو پاور کا استعمال کریں انہیں دوسروں کے حقوق دینے چاہئیں۔ لیگ آف نیشن کیوں ناکام ہوئی؟ اس لئے کہ انہوں نے اپنی طاقت کا دیانتداری سے استعمال نہیں کیا۔ اور اس وقت اقوام متحدہ میں کیا ہو رہا ہے۔ لوگوں نے کہنا شروع کردیا ہے اور کالم نویس لکھتے ہیں کہ یہ اپنے کام نہیں کر پارہی اور 1932 میں جو معاشی انحطاط ہوا تھا اور بڑی قوموں کی طرف سے ناانصافیاں ہوئی تھیں وہی اب ہو رہا ہے۔ اور دنیا ایک بہت بڑی تباہی کی طرف آگئی ہے اور اب تو بعض چھوٹی چھوٹی قوموں کے پاس بھی ایٹمی ہتھیار ہیں۔ تو کینیڈین گورنمنٹ کو اپنا کردار ادا کرنا چاہئے اور لوگوں کو سمجھانا چاہئے کہ ہم ورثہ میں کیا چھوڑ کر جائیں گے، لولے لنگڑے بچے اور ایک تباہ شدہ دنیا!

۞ جرنلسٹ نے سوال کیا: آپ نے تو نہایت بھیانک تصور پیش کیا ہے۔

اس پر حضور انور نے فرمایا: یہ تو ایک حقیقت ہے۔ مجھے یاد ہے کہ میں نے لاس اینجلس میں خطاب کیا، اس میں موجود ایک سینیٹر نے کہا کہ میں آپ کی بہت سی باتوں سے اتفاق کرتا ہوں لیکن جو ایٹمی ہتھیار کے حوالہ سے بات کی ہے کہ وہ استعمال کئے جاسکتے ہیں اس سے اختلاف رکھتا ہوں۔ گزشتہ سال اسی سینیٹر نے کہا کہ آپ کی بات درست تھی۔

آخر پر جرنلسٹ نے حضور انور کو مخاطب ہوتے ہوئے کہا: آپ کا قیمتی وقت نکالنے کا شکریہ۔

اس پر حضور انور نے فرمایا: آپ کا بھی شکریہ۔

فیملی ملاقاتیں

انٹرویو کا یہ پروگرام گیارہ بج کر 45 منٹ تک جاری رہا۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لے آئے اور پروگرام کے مطابق فیملیز ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ آج صبح کے اس سیشن میں 20 فیملیز کے 114 افراد نے اپنے پیارے آقا کے ساتھ ملاقات کی سعادت پائی۔ آج ملاقات کرنے والی فیملیز

مسی ساگا، بریمپٹن، پیس ویلیج اور ٹورانٹو کی جماعتوں سے آئی تھیں۔ ان سبھی نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔ حضور انور نے ازراہ شفقت تعلیم حاصل کرنے والے طلبا اور طالبات کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں اور بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔ ملاقاتوں کا یہ پروگرام ایک بج کر چالیس منٹ تک جاری رہا۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد بیت الاسلام تشریف لا کر نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائی۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

پچھلے پہر بھی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔ پروگرام کے مطابق 6 بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے اور فیملیز ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ آج شام کے اس پروگرام میں 37 فیملیز کے 173 افراد نے اپنے پیارے آقا سے شرف ملاقات پایا۔ ان میں امریکہ اور پاکستان سے آنے والی بعض فیملیز بھی تھیں۔ سیریا سے آئے ہوئے مہاجرین کی فیملیز بھی تھیں اور شہدائے لاہور کی فیملیز بھی تھیں۔ یہ سبھی ایسے لوگ تھے جو اپنی زندگیوں میں پہلی مرتبہ اپنے پیارے آقا کو مل رہے تھے اور تسکین قلب پا رہے تھے۔ ان سبھی نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔ حضور انور نے ازراہ شفقت تعلیم حاصل کرنے والے طلبا اور طالبات کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں اور بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔ ملاقاتوں کا یہ پروگرام آٹھ بج کر پندرہ منٹ تک جاری رہا۔

تقریب آمین

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد بیت الاسلام تشریف لے آئے اور تقریب آمین کا انعقاد ہوا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے درج ذیل 36 بچوں اور بچیوں سے قرآن کریم کی ایک ایک آیت سُنی۔

عزیزہ سامیہ قدوس، ہانیہ محمود، عطیہ رزاق محمود، ساریہ کاہلوں، نداء النصر، مایہ صدیقہ ملک، روحہ احمد، عائشہ صباحت، یُسریٰ احمد، فاتحہ مبین، ایشان احمد، نائلہ مجیب خان، آعزہ احمد، نہال مدثر راجہ، سمیر احمد، عمران احمد خان، کاشف مجیب خان، حزیم احمد، امیر حسین اعوان، ہاشم طارق، دانیال احمد، زکی ریان احمد، انیس احمد رانا، طلحہ اسامہ، شایان بیگ، مازن عمر، سفیر احمد، حزقیل احمد، فاض ملک، لبیب الرحمٰن، افرا احمد، سمیہ احمد، لائبہ یعقوب، ایمان سجل، کامران خاور خان، زرنب سجل۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کرائی۔ اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز مغرب و عشا جمع کر کے پڑھائی۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

......☆......☆......☆......

13 اکتوبر 2016 (بروز جمعرات)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح سوا چھ بجے مسجد بیت الاسلام میں تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔ صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دفتری رپورٹس، خطوط اور ڈاک ملاحظہ فرمائی۔ لندن مرکز، ربوہ اور قادیان سے مختلف امور پر مشتمل معاملات اور رپورٹس ہدایت کیلئے روزانہ موصول ہوتی ہیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ دیگر پروگراموں کے ساتھ ساتھ اس ڈاک کو روزانہ ملاحظہ فرماتے ہیں اور ہدایات عطا فرماتے ہیں۔ اس کے علاوہ مختلف ممالک سے اور پھر یہاں کینیڈا کی جماعتوں سے احباب جماعت کے خطوط سینکڑوں کی تعداد میں موصول ہوتے ہیں۔ حضور انور ان خطوط کو بھی ملاحظہ فرماتے ہیں اور ہدایات عطا فرماتے ہیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی مختلف دفتری امور میں مصروفیت جاری رہی۔

بعد ازاں دو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد بیت الاسلام میں تشریف لا کر نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائی۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔ پچھلے پہر بھی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔

فیملی ملاقاتیں

پروگرام کے مطابق چھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے اور فیملی ملاقاتیں شروع ہوئی۔ آج شام کے اس سیشن میں 42 فیملیز کے 180 افراد نے اپنے پیارے آقا سے شرف ملاقات حاصل کیا۔ یہ سبھی فیملیز وہ تھیں جنہوں نے اپنی زندگی میں اس سے پہلے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات نہیں کی تھی۔ یہ ان کی پہلی ملاقات تھی۔ کینیڈا کی جماعتوں ویسٹن، وان، ملٹن، پیس ویلیج، کچز اور احمدیہ ابورڈ آف پیس کے علاوہ امریکہ اور بیلیز سے آنے والے احباب بھی شامل تھے۔

ان سبھی نے اپنے پیارے آقا کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت تعلیم حاصل کرنے والے طلبا اور طالبات کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں اور بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔ ملاقاتوں کا یہ پروگرام آٹھ بجکر 25 منٹ تک جاری رہا۔

تقریب آمین

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے عشاق کے ہجوم میں سے گزرتے ہوئے مسجد بیت الاسلام تشریف لے آئے، جہاں پرگروام کے مطابق پہلے تقریب آمین کا انعقاد ہوا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت 30 بچوں اور بچیوں سے قرآن کریم کی ایک ایک آیت سنی اور آخر پر دعا کروائی۔ درج ذیل خوش نصیب بچے اس تقریب میں شامل ہوئے۔

عزیزہ مناہل منصور، منہا ورک، نبیلہ احمد، سبیکہ اختر، ذیل احمد، عاتقہ یعقوب، جمامۃ الامانی نائلہ ماجد، مریم کاشف، ملاحت احمد، نول اسلام، ذائنہ مظفر، ذنیرہ کاشف، باسمہ مرزا، امان بٹ، شائستہ ندیم، مائشہ یاسمین ملک، شائستہ رضوان، علیزہ ہادی، روحان عظیم، زہیب احمد، باسط احمد، فارس احمد سجل، لبیق احمد پاشا، نصر سہل، دانیال خان، عبدالمقیط، فاران ناصر، کاشف ناصر، بلال احمد، راغب احمد باجوہ۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز مغرب و عشا جمع کر کے پڑھائی۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جب بھی اپنی رہائش گاہ سے اپنے دفتر یا نمازوں کی ادائیگی کیلئے مسجد بیت الاسلام یا کسی پروگرام کیلئے باہر جانے کیلئے تشریف لاتے ہیں یا واپس گھر تشریف لاتے ہیں تو ہر اُس راستہ پر، اُس گلی میں اور اس موڑ پر جہاں سے حضور انور نے گزرنا ہوتا ہے خواتین اور بچیوں اور بچوں کا ایک ہجوم ہوتا ہے۔ حضور انور کے چہرہ مبارک پر نظر پڑتے ہی ان کے ہاتھ بلند ہو جاتے ہیں اور ہر طرف سے جہاں حضور السلام علیکم کی آوازیں بلند ہوتی ہیں وہاں قدم قدم پر سینکڑوں کیمرے چل رہے ہوتے ہیں اور ان چند لمحات میں ہزاروں تصاویر بن جاتی ہیں جو پیس ویلیج کے ان باسیوں کیلئے اور ان کی آئندہ نسلوں کیلئے ایک انمول خزانہ ہیں اور ان کے گھروں کی زینت ہیں اور ان کے دلوں کی بھی رونق ہیں۔ اللہ تعالیٰ یہ سعادتیں ان کیلئے مبارک کرے اور دائمی برکتوں کا موجب بنائے آمین۔

......☆......☆......☆......

14 اکتوبر 2016 (بروز جمعۃ المبارک)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح سوا چھ بجے مسجد بیت الاسلام میں تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔ صبح حضور انور مختلف دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔

آج جمعۃ المبارک کا دن تھا۔ نماز جمعہ کی ادائیگی کیلئے مسجد بیت الاسلام کے دونوں ہال مرد احباب کیلئے مخصوص کئے گئے تھے۔ اس کے علاوہ مرد احباب کیلئے دو مارکیز بھی لگائی گئی تھیں۔ خواتین کیلئے طاہر ہال میں انتظام کیا گیا تھا۔ طاہر ہال کے علاوہ خواتین کیلئے بھی دو مارکیز لگائی گئی تھیں۔ یہ سبھی جگہیں نمازیوں سے بھری ہوئی تھیں اور آج حضور انور کی اقتدا میں نماز جمعہ ادا کرنے والوں کی تعداد 7050 تھی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ایک بج کر تیس منٹ پر مسجد بیت الاسلام تشریف لائے اور خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ دو بجکر تیس منٹ تک جاری رہا۔ خطبہ جمعہ کا یہ متن اخبار بدر مورخہ 3 نومبر 2016 کے شمارہ میں شائع ہو چکا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ خطبہ جمعہ مسجد بیت الاسلام ٹورانٹو سے ایم ٹی اے انٹرنیشنل کے ذریعہ براہ راست نشر ہوا۔ خطبہ جمعہ کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز جمعہ اور نماز عصر جمع کر کے پڑھائی۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

واقفات نو بچیوں کی حضور انور کے ساتھ کلاس

اس کے بعد پروگرام کے مطابق چھ بج کر دس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد بیت الاسلام تشریف لے آئے جہاں واقفات نو بچیوں کی حضور انور کے ساتھ کلاس کا انعقاد ہوا۔ پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو عزیزہ ناجیہ حسن نے کی اور اس کا اردو ترجمہ عزیزہ سدرہ سعید نے پیش کیا۔ اس کے بعد عزیزہ باسمہ ساجد نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک حدیث کا عربی متن پیش کیا جس کا درج ذیل اردو ترجمہ عزیزہ صدف مرزا نے پڑھا۔

''حضرت شہر بن حوشبؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ام سلمہؓ سے پوچھا کہ اے ام المومنین! آنحضرت ﷺ آپ کے ہاں ہوتے تھے تو زیادہ تر کون سی دعا کرتے تھے۔ اس پر حضرت ام سلمہؓ نے بتایا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا پڑھتے تھے 'یَا مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ ثَبِّتْ قَلْبِیْ عَلٰی دِیْنِكَ'' کہ اے دلوں کو پھیرنے والے میرے دل کو اپنے دین پر ثابت قدم رکھ۔ حضرت ام سلمہؓ کہتی ہیں کہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے اس دعا پر مداومت کی وجہ پوچھی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے ام سلمہ! انسان کا دل خدا تعالیٰ کی دو انگلیوں کے درمیان ہے۔ جس شخص کو ثابت قدم رکھنا چاہے اس کو ثابت قدم رکھے اور جس کو ثابت قدم نہ رکھنا چاہے اس کے دل کو ٹیڑھا کر دے۔''

بعد ازاں عزیزہ آنسہ نصیر مرزا نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا درج ذیل اقتباس پڑھا:

''میری نماز اور میری قربانی اور میرا زندہ رہنا اور میرا مرنا سب خدا کیلئے ہے اور جب انسان کی محبت خدا کے ساتھ اس درجہ تک پہنچ جائے کہ اس کا مرنا اور جینا اپنے لئے نہیں بلکہ خدا ہی کیلئے ہو جائے تب خدا جو ہمیشہ سے پیار کرنے والوں کے ساتھ پیار کرتا آیا ہے اپنی محبت کو اس پر اتارتا ہے اور ان دونوں محبتوں کے ملنے سے انسان کے اندر ایک نور پیدا ہوتا ہے جس کو دنیا نہیں پہچانتی اور نہ سمجھ سکتی ہے اور ہزاروں صدیقوں اور برگزیدوں کا اسی لئے خون ہوا کہ دنیا نے ان کو نہیں پہچانا۔ وہ اسی لئے مکار اور خود غرض کہلائے کہ دنیا ان کے نورانی چہرہ کو دیکھ نہ سکی۔''

(روحانی خزائن، جلد 10، صفحہ 384)

اس کے بعد عزیزہ عدیلہ مظفر نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام۔

خدا سے وہی لوگ کرتے ہیں پیار
جو سب کچھ ہی کرتے ہیں اس پر نثار

خوش الحانی سے پیش کیا۔ بعد ازاں عزیزہ اسمارہ کائنات، عزیزہ لبنیٰ سلیم، عزیزہ ودیعہ شہزادی اور عزیزہ سائرہ شفیق نے ''استقامت دین ایک واقفۂ نو کا بنیادی وصف'' پر پریزنٹیشن دی۔ اس پریزنٹیشن کے بعد حضور انور نے فرمایا: قرآن شریف کیا ہے آپ میں سے کوئی بتائے۔

ایک واقفۂ نو نے بتایا کہ قرآن کریم اللہ کی کتاب ہے۔ پھر حضور انور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے یہ کتاب کیوں بھیجی ہے؟ اس پر بچی نے جواب دیا کہ ہمیں ہدایت دینے کے لئے۔ پھر حضور انور نے ایک حدیث بیان فرمائی کہ حضرت عائشہؓ سے کسی نے پوچھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا

کلامُ الامام

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

''اسلام کی حفاظت اور سچائی کے ظاہر کرنے کیلئے سب سے اوّل تو وہ پہلو ہے کہ تم سچے مسلمانوں کا نمونہ بن کر دکھاؤ'' (ملفوظات جلد 4 صفحہ 615)

طالب دعا: امیر جماعت احمدیہ بنگلور، کرناٹک

کلامُ الامام

''یہ زندگی جس پر فخر کیا جاتا ہے ہیچ ہے اور ہمیشہ کی خوشی کی وہی زندگی ہے جو مرنے کے بعد عطا ہوگی۔''

(ملفوظات جلد 4، صفحہ 616)

طالب دعا: قریشی محمد عبداللہ تیاپوری مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین۔ صدر و امیر ضلع جماعت احمدیہ گلبرگہ، کرناٹک

اُٹھنا بیٹھنا کیسا تھا بچی نے جواب دیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تمام زندگی قرآن شریف ہی تھی۔ دوسری بچی نے جواب دیا کہ حضرت عائشہؓ نے کہا تھا کہ کیا تم نے قرآن نہیں پڑھا۔ اس پر حضور انور نے فرمایا کہ اس کا یہ مطلب تھا کہ جو کچھ قرآن کریم میں ہے وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق، اعمال اور اُٹھنا بیٹھنا تھا۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اجازت سے بچیوں نے سوالات کئے۔

● ایک بچی نے سوال کیا کہ کیسے پتا لگے کہ خواب شیطانی ہے یا اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے؟

اس پر حضور انور نے فرمایا: نفسانیت کے جو ماہرین ہیں وہ کہتے ہیں کہ ہر انسان کو رات میں تین چار خواب آتے ہیں۔ کچھ یاد رہ جاتے ہیں کچھ انسان بھول جاتا ہے یا پھر سارے بھول جاتا ہے۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ ہمیں خواب نہیں آتی۔ وہ اتنی گہری نیند سوتے ہیں کہ ان کو پتا ہی نہیں لگتا کہ رات کیا ہوا ہے۔ خوابیں ہر ایک کو آتی ہیں۔ بعض دفعہ اچھی خواب بھی آتی ہے۔ اگر انسان کا دماغ نیک ہے، اس کے خیالات نیک ہیں تو اس کو اچھے خواب آتے رہیں گے۔ اگر رات کو تم لوگ گندی فلم دیکھ کر سوئے ہو یا کوئی اور بے ہودہ چیز دیکھ کر سوئے ہو تو بعض دفعہ اس قسم کی خوابیں آتی ہیں۔ دماغ پر جن چیزوں کا ایک نفسیاتی اثر ہوتا ہے۔ بعض خوابیں ہوتی ہیں جو اللہ تعالیٰ خاص طور پر کسی کی رہنمائی کے لئے دیتا ہے۔ اس میں بعض پیغام ہوتے ہیں۔ بعض چیزیں سمجھ نہیں آتیں۔ حضرت یوسفؑ کے زمانہ میں جس طرح بادشاہ نے خواب دیکھی تھی جو تعبیر کرنے والے تھے انہوں نے کہا کہ یہ تمہارے دماغی خیالات ہیں جس کی وجہ سے خواب آ گئی۔ سات گائیاں اور سات بالیوں کا کوئی مطلب نہیں۔ لیکن جو قیدی حضرت یوسفؑ کے ساتھ تھے ان میں سے جو ایک رہا ہوا تھا، حضرت یوسفؑ نے اس کو کہا تھا کہ بادشاہ کو جا کر میرے بارہ میں بتانا۔ جب اس نے بادشاہ کی یہ خواب سنی تو اسے حضرت یوسفؑ کی یاد آ گئی۔ پھر حضرت یوسفؑ نے اس کی تعبیر کی کہ کس طرح تم پر اچھا زمانہ آئے گا پھر قحط سالی کا زمانہ آئے گا۔ اس عرصہ میں جو تمہاری اچھی فصلیں ہوں گی ان کو قحط والے سالوں کے لئے سنبھال کر رکھ لینا۔ پھر حضور انور نے بچی کو بتایا کہ فصل کیا ہوتی ہے اور ہارویسٹنگ کیا ہے؟ حضور انور نے فرمایا کہ گندم کا ایک حصہ ہوتا ہے جس کے اندر دانے بھرے ہوتے ہیں اس کو سٹّہ کہتے ہیں۔ بہر حال وہ ایک خواب تھی جس کی تعبیر حضرت یوسفؑ نے کی۔ پھر قحط آیا پھر حضرت یوسفؑ کو بادشاہ نے قید سے نکال لیا۔ یہ ان کے لئے ایک رہائی کا ذریعہ بن گیا اور اس نے ان کو اپنا فائنانس منسٹر بنا دیا۔ بعض خوابیں ایسی ہوتی ہیں کہ ان کی تعبیر سمجھ نہیں آتی۔ لیکن حضرت یوسفؑ کو اللہ تعالیٰ نے خوابوں کے بارہ میں خاص علم دیا ہوا تھا اس لئے انہیں خواب کی سمجھ آ گئی۔ تو انسانوں کو اللہ تعالیٰ بعض اچھی خوابیں دکھاتا ہے جن کا اثر انسان کے دل پر ہوتا ہے۔ اگر کوئی اچھی خواب نہ ہو تو دل پر ایسا اثر ہوتا ہے کہ خیال آتا ہے کہ اس کا اچھا نتیجہ نہ ہوگا۔ اس لئے کہتے ہیں کہ بعض خوابوں کے مطلب کی سمجھ نہیں آتی۔

اس لئے جب بھی کوئی خواب دیکھو، تمہارے دل پر اچھا یا بُرا اثر ہو، دونوں صورتوں میں صدقہ دے دیا کرو۔ اگر شیطانی خوابیں ہوتی ہیں وہ اس طرح کی ہوتی ہیں کہ مثلاً بعض لوگ کہہ دیتے ہیں کہ ہمیں خواب آئی کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام جھوٹے ہیں۔ یہ اگر خواب آئی تو یہ شیطانی خواب ہے جس کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بتایا کہ اس شخص نے میرے بعد آنا ہے اور میرے دین کو پھیلانا ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کو دنیا میں دوبارہ قائم کرنا ہے اس کو کہہ دیں کہ جھوٹا ہے، بالکل غلط ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے چیلنج کیا کہ اللہ تعالیٰ کی تائید ہمیشہ ان کے ساتھ ہے تو اس قسم کی خوابیں شیطانی خوابیں ہوتی ہیں۔ سو آدمیوں کو اگر خواب آئے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سچے ہیں اور ایک کو خواب آئی کہ وہ جھوٹے ہیں تو وہ خود جھوٹا ہے وہ خواب شیطانی خواب ہے۔ خوابوں کی تعبیر بھی مختلف ہوتی ہے۔ مثلاً ایک دفعہ حضرت مرزا شریف احمد صاحبؓ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے تیسرے بیٹے ہیں نے ایک دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں خواب دیکھی کہ محمد احسن نام کا ایک شخص ہے جس کی قبر بازار میں ہے۔ اس کو بازار میں دفن کیا ہوا ہے۔ اب بعض لوگ کہیں گے کہ یہ اچھی خواب ہے، لوگ چلتے ہوں گے اور اس کی قبر پر دعا کرتے ہوں گے۔ لیکن جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو یہ خواب بتائی تو آپ نے فرمایا کہ محمد احسن نام کا ایک شخص یا تو احمدیت سے مرتد ہو جائے گا یا منافق ہوگا۔ بعد میں پھر ایسے حالات ہوئے کہ ایک شخص جو صحابی بھی تھے اور نام بھی ان کا یہی تھا، خلافت ثانیہ کے وقت میں جماعت چھوڑ گئے۔ تو یہ بات ظاہر بھی ہوگئی۔ اس طرح خوابوں کی لمبی تفصیلات ہوتی ہیں۔ لیکن تمہیں سمجھ آئے یا نہ آئے تم صدقہ دے دیا کرو۔ اس لئے کہ ہر ایک تعبیر ہر ایک کو سمجھ نہیں آسکتی۔ اس کا سادہ علاج یہ ہے کہ اچھی ہو یا بری ہو صدقہ دے دیا کرو۔

● ایک بچی نے سوال کیا کہ اسلام کا ارتقا کے بارہ میں کیا نظریہ ہے؟

اس پر حضور انور نے فرمایا: اسلام کہتا ہے کہ ارتقا ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ کہتا ہے کہ ارتقا ہوا ہے۔ انسان کی جو تکمیل ہوئی ہے وہ ارتقا کے ذریعہ ہوئی ہے۔ لیکن ہم یہ نہیں مانتے کہ ڈارون کی ارتقا کی تھیوری ٹھیک تھی۔ نہ beetle سے انسان بنا نہ بندر سے۔ کچھ عرصہ ہوا نیشنل جیوگرافک نے ایک ریسرچ پیش کی کہ beetle کی مختلف selections ہوئیں جن سے آخر انسان بنا۔ یہ تمام فضول بات ہے۔ ہاں انسان کی اپنی الگ ترقی ہوئی۔ انسان ایک الگ نسل ہے۔ انسان آہستہ آہستہ ترقی کرتا گیا۔ پہلے انسان جانور کی طرح تھا۔ جنگلوں میں جانوروں کی طرح رہتا تھا۔ وہاں شکار کرتا تھا۔ پھر غاروں میں آ گیا پھر لوہے سے کام لینا شروع کیا۔ پھر ایگریکلچر کا دور آیا۔ اس طرح آہستہ آہستہ دوروں میں ترقی ہوئی ہے۔ اپنے آپ کو دیکھ لو ایک جنریشن گیپ ہی کافی ہے۔ تم دیکھ لو انسٹاگرام، واٹس ایپ، آئی پیڈ، آئی فون اور فلاں فلاں چیزیں آتی ہیں۔ تمہاری دادی کو اس کا تصور بھی نہیں تھا۔ نہ نانی کو پتا تھا۔ بلکہ بعضوں کی اماں کو بھی نہیں پتا کہ یہ کیا چیز ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ تمہارے دماغ کی ترقی ہوئی۔ جس طرح سوچیں بڑھتی گئیں، زمانہ موڈرن ہوتا گیا اور علم بڑھتا گیا۔ اسی طرح تمہارے دماغ کی ترقی ہوئی ہے، تمہاری یہ ریسرچ یا علم کی پیاس بڑھتی گئی۔ یہ ہے اصل ارتقا۔ پہلے چھوٹی سوچ تھی۔ جنگل کی زندگی، پھر غار کی، پھر لوہے کی، پھر کھیتی باڑی شروع ہوئی۔ چھوٹے چھوٹے آلات بنانے لگ گئے۔ افریقہ میں جب مَیں اسّی کی دہائی میں تھا، بہت سارے چھوٹے کسان، چھوٹی زمینیں تھیں ان کا آلہ تلوار کی مانند تھا جس سے وہ کاشتکاری اور زمین کو نرم کرتے تھے۔ بس دو آلے ان کے پاس ہوتے تھے۔ ایک hoe اور دوسرا کٹلس جس سے وہ کاشتکاری کرتے تھے۔ اب تو ماڈرن فارمنگ ہوگئی ہے۔ ٹریکٹر وغیرہ آ گئے ہیں۔ اسی طرح یورپ میں ہے۔ اگر تم ان کے میوزیم میں جاؤ، یہ تمہیں اپنے پرانے آلے دکھائیں گے۔ انسان کی ترقی ہی ارتقا ہے۔ باقی بندر سے انسان نہیں بنا۔ انسان، انسان ہی تھا۔ اگر تم نے مزید پڑھنا ہے تو حضرت خلیفہ رابع رحمہ اللہ کی کتاب رِوِلیشن ریشنلٹی پڑھ لو۔

● ایک بچی نے سوال کیا کہ کیا ہم اللہ تعالیٰ کو خواب میں دیکھ سکتے ہیں؟

اس پر حضور انور نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کیا ہے۔ ایک جسم تو نہیں ہے۔ وہ تو ایک نور ہے۔ حضرت موسیٰؑ نے کہا تھا کہ خدا مجھے اپنا آپ دکھا دے۔ اللہ تعالیٰ نے کہا تم نہیں دیکھ سکتے۔ لیکن آپؑ نے کہا کہ دکھا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے کہا کہ اس پہاڑ کو دیکھو۔ میں اس پر اپنا تھوڑا سا جلوہ ڈالوں گا اگر تم نے اسے دیکھ لیا پھر تم مجھے دیکھ سکتے ہو۔ پھر اللہ تعالیٰ نے کیا کیا؟ اس پہاڑ پر ایسی بجلی پڑی کہ ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا۔ حضرت موسیٰؑ بے ہوش ہو کر گر پڑے۔ پھر انہوں نے کہا اللہ میری توبہ میں نہیں دیکھتا۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ کی ظاہری شکل نہیں ہے۔ وہ نور ہے اور ہر جگہ موجود ہے۔ اوپر بھی ہے نیچے بھی ہے، دائیں بھی ہے بائیں بھی ہے۔ ابھی کینیڈا میں رات ہو رہی ہے اور ایشیا میں دن ہو رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ کو دونوں نظر آ رہے ہیں۔ نارتھ پول اور ساؤتھ پول بھی نظر آ رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی روشنی ہر طرف یکساں پڑ رہی ہے۔ اس طرح کی روشنی نہیں ہے جس کی کچھ روشنی کم ہے۔ کشفی حالت میں اللہ تعالیٰ کی آواز سن سکتے ہو۔ بڑی طاقتور اور پُر جوش ایک کیفیت ہے جسے تم سنتے ہی کہتی ہو کہ یہ اللہ ہے۔ جسے تم خواب میں دیکھو کہ ساتھ ہی کہو کہ اللہ نے یہ میرے دل میں بات ڈالی ہے۔ دل میں گڑ جاتی ہے۔ بعض تمثیلی رنگ میں بعض شخصیات میں نظر آتا ہے۔ لیکن اس کا یہ مطلب نہیں ہوتا کہ اللہ ویسا ہے۔ صرف تمہاری تسلی کیلئے ہوتا ہے۔ بعض دفعہ لوگ دیکھ لیتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فلاں کی شکل میں بول رہا ہے۔ وہ اللہ کی صفات کا اظہار ہوتا ہے۔ اسی طرح حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہؓ نے اقبال کے جواب میں ایک نظم لکھی تھی جو انڈیا یا پاکستان کا بڑا افلاسفر اور شاعر تھا۔ اس نے کہا کہ اللہ تُو کہاں ہے تُو نظر نہیں آتا۔ اس پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سب سے بڑی صاحبزادی حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہؓ نے ایک جواب لکھا کہ مجھے دیکھ شکل مجاز میں، یعنی میں ظاہری طور پر نظر آ سکتا ہوں لیکن کس طرح؟ درختوں، آسمانوں، قدرتوں کی خوبصورتی، پہاڑ کی وادیوں، نیاگرا فال میں دیکھو۔ ہر جگہ نظر آ رہا ہے۔

● ایک بچی نے سوال کیا کہ بعض دفعہ انسان پر نفس کی وجہ سے غصہ اور سستی حاوی ہو جاتے ہیں، اس سے کیسے بچا جائے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا حدیث نبوی میں آتا ہے کہ اگر تم کو غصہ آئے اور تم کھڑے ہو تو تم بیٹھ جاؤ، اگر بیٹھے ہو تو لیٹ جاؤ اور پانی پی لو۔ سستی کو دُور کرنا تو تمہارا کام ہے۔ وہ تو ہمت سے دُور ہوتی ہے۔ تمہارے اندر وِل پاور ہونی چاہئے۔ ’’سستیاں ترک کرو طالبِ آرام نہ ہو‘‘ تم اگر کہو کہ نیند آتی ہے تو تم اٹھارہ گھنٹے بھی سو کر سست ہی رہو گی۔ محنت کرنے والے چند گھنٹے سو کر فریش اٹھتے ہیں۔ باقی جہاں تک غصے کی بات ہے، بہر حال غصہ کیلئے استغفار کرنی چاہئے۔ استغفار زیادہ کیا کرو۔ اللہ سے مدد مانگو۔ دعا کیا کرو کہ اللہ میرا غصہ ٹھنڈا کر دے۔

● ایک بچی نے سوال کیا کہ میرے دسویں میں 89 فیصد نمبر آئے ہیں۔ کیا میں ڈاکٹر بنو؟

اسکے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا اگر داخلہ ملتا ہے، تو ضرور بنو۔

● ایک بچی نے سوال کیا کہ حضور انور کو اپنی والدہ کی کونسی نصیحت یاد آتی ہے؟

اس پر حضور انور نے فرمایا یہی کہتی تھیں کہ نماز پڑھو۔ نصیحت تو بچوں میں یہی کی جاتی ہے۔ جھوٹ کبھی نہیں بولنا۔

● ایک بچی نے سوال کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بارہ میں بتایا تھا کہ کوئی نشان ہوگا جو پہلے کبھی نہیں ہوا؟

اس پر حضور انور نے فرمایا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ نہیں کہا تھا کہ کبھی نہیں ہوا بلکہ ایک ہی مہینہ میں چاند سورج گرہن ہوتے رہے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ اس وقت ایک دعویدار ہوگا۔ جو دعویٰ کرے گا کہ میں وہی ہوں جو اس پیشگوئی کے مطابق آیا ہوں۔ وہ یہ تھی کہ جب پورا چاند ہوگا اور چاند کو گرہن لگنے کی جو تین راتیں ہیں یا تین تاریخیں یعنی چاند کی تیرہ، چودہ اور پندرہ تاریخ تو ان تین راتوں میں سے پہلی رات گرہن لگے گا۔ یہ باتیں میں پریس والوں کو بتا تا رہتا ہوں اگر تم ایم ٹی اے دیکھو تو تم کو پتہ ہو۔ بہر حال آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ ان تاریخوں میں سے پہلے دن چاند کو گرہن لگے گا اور پہلی تاریخ تیرہ بنتی ہے چاند کے مہینہ کی۔ سورج کے دنوں میں سے دوسرے دن کو گرہن لگے گا۔ یعنی ستائیس، اٹھائیس، انتیس کے دنوں میں سے۔ اُس وقت سارے مہینے چاند کے حساب سے ہوتے تھے۔ Gregorian calendar نہیں تھا۔ لونر مہینہ میں سے ستائیس، اٹھائیس اور انتیس سورج کے گرہن کے دن ہوتے ہیں۔ ان میں سے دوسرے دن سورج کو گرہن لگے گا جو اٹھائیس رمضان کو لگا۔ رمضان کے مہینہ کی تیرہ کو چاند کو گرہن لگا۔ 1894 میں یہ ایسٹرن ہمسفیر میں لگا۔ مشرقی دنیا میں دیکھا گیا۔ 1895 میں

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَیں اس وقت سے اللہ تعالیٰ کے ہاں لوحِ محفوظ میں خاتم النبیین قرار پایا ہوں جب کہ آدم ابھی تخلیق کے مراحل میں تھے۔ (مسند احمد)

طالبِ دعا: ایڈووکیٹ منور احمد خان، صدر جماعت احمدیہ پوری اُڈیشہ مع فیملی، افراد خاندان ومرحومین

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اخلاقِ حسنہ کی تکمیل کیلئے مجھے مبعوث کیا گیا ہے۔ یعنی میں اچھے اور اعلیٰ اخلاق کی تکمیل کیلئے مبعوث ہوا ہوں۔ (مؤطا امام مالک)

طالبِ دعا: ایڈووکیٹ آفتاب احمد تیماپوری مرحوم مع فیملی، افراد خاندان ومرحومین، حیدرآباد

ویسٹرن ہمسفیئر میں لگا۔ یہاں امریکہ میں دکھائی دیا۔ اخباروں نے تمام واقعہ لکھا۔ تو یہ نشانی تھی جو پوری ہوگئی۔ یہ نہیں تھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس کے بعد دعویٰ کیا۔ آپؑ نے اس سے پہلے ہی دعویٰ کیا ہوا تھا۔ آپؑ نے مولویوں کو فرمایا کہ تم یہ کہا کرتے تھے کہ یہ حدیث ہے کہ جب مسیح اور مہدی آئیگا تو چانداور سورج کو ایک مہینہ میں گرہن لگے گا۔ وہ نشانی اب پوری ہوگئی۔ پہلے کہتے تھے کہ گرہن کی نشانی پوری نہیں ہوئی اس لئے آپ کا دعویٰ جھوٹا ہے۔ آپؑ نے فرمایا کہ اب گرہن لگ گیا۔ پھر مولوی کہنے لگے کہ حدیث جھوٹی ہے۔ قصہ ہی ختم ہوگیا۔ مولویوں نے تو اپنی جان چھڑانی ہوتی ہے۔

● ایک بچی نے سوال کیا کہ میری دوست کہتی ہے کہ امام مہدی نے سیدوں میں سے ہونا تھا۔

اس پر حضور انور نے فرمایا اپنے دوست سے پوچھو کہ کہاں لکھا ہوا ہے؟ جب سورۃ جمعہ نازل ہوئی اور یہ آیت نازل ہوئی کہ وَاٰخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ کہ آخرین میں سے بھی ایک شخص ہوگا جو پہلوں سے ملے گا۔ جو ابھی نہیں ملا وہ بعد میں ملے گا۔ صحابہؓ نے پوچھا کہ یہ شخص کون ہے؟ تو آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے جواب نہیں دیا۔ دوسری بار پوچھا۔ پھر جواب نہیں دیا۔ تیسری دفعہ پوچھنے کے بعد حضرت سلمان فارسیؓ جو کہ صرف ایک غیر عرب شخص تھے، اس عربوں کی مجلس میں، ایران کے رہنے والے تھے، ان کے کندھے پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ہاتھ رکھا، فرمایا کہ وہ ان میں سے ہوگا۔ ان میں سے کیا مراد ہے؟ یا تو وہ فارسی نسل میں سے ہوگا یا وہ غیر عرب ہوگا۔ جب غیر عرب ہوگا تو سید کہاں سے ہوگیا۔ سید کا مسئلہ حل ہوگیا۔ اس لئے یہ مسئلہ تو آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے حل کردیا کہ وہ سید نہیں ہوگا۔ یہ بھی بتادیا کہ وہ عرب نہیں ہوگا۔ سید کون ہے؟ یہاں پر ہم سید سید کہتے ہیں لیکن عربوں میں چلے جائیں تو پتہ نہیں چلتا کہ سید کون ہے۔ وہاں ہر ایک فرقے کے اپنے اپنے پیر ہیں۔ اسے کہو کہ کوئی حدیث یا قرآن سے ثابت کرو۔ ہم تو قرآن اور حدیث سے ثابت کرتے ہیں۔ پھر لوگ پوچھتے ہیں کہ وہ عربوں میں سے کیوں نہیں آیا یا کوئی اور ملک میں سے کیوں نہیں آیا۔ کیا صرف ہندوستان کی حالت ہی خراب تھی۔ جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام مبعوث ہوئے تو سب سے بڑا مسلم ملک وہی تھا۔ بڑے ملکوں میں سے ایسا ملک تھا جس کی اکثریت خراب ہورہی تھی۔ اسلام کے دین کے لحاظ سے۔ اسلامی تعلیم سے دُور جارہے تھے۔ تیس لاکھ مسلمان عیسائی ہو گئے تھے۔ عیسائی اتنی تبلیغ وہاں کرتے تھے۔ اس زمانہ میں وہی جگہ تھی جہاں مسیح موعود کو آنا چاہئے تھا اور وہ آگیا۔

● ایک بچی نے سوال کیا میری ایک سِکھ دوست کہتی ہے کہ آپ کی جماعت میں کوئی مرتد کیسے ہوتا ہے؟

اس پر حضور انور نے فرمایا اگر جماعت سے نکالا جائے تو مرتد نہیں ہوتا۔ مرتد وہ ہوتا ہے جو خود جماعت کو چھوڑے۔ ارتداد کا مطلب ہوتا ہے چھوڑنا، رد کرنا۔ اس کو مرتد کہتے ہیں۔ ایک ہوتا ہے جس کو اخراج کی سزا دیتے ہیں۔ اگر کسی نے دوسرے کا حق ادا نہیں کیا۔ قضاء نے فیصلہ کیا کہ خاوند نے بیوی کا حق ادا نہیں کیا۔ یا کسی نے کسی کو مارا کسی نے کسی کے حقوق چھین لئے یا کسی بھی قسم کا ظلم کیا یا جماعت کے نظام کی خلاف ورزی کی۔ اس کو بتانے کیلئے کہ تم نے غلط کام کیا۔ تو جماعت اخراج کی سزا دیتی ہے۔ اگر معافی مانگ لے تو واپس بھی آجاتے ہیں۔ جو نہ معافی مانگے وہ نہیں آتا۔ اکثریت تو معافی مانگ کر آجاتی ہے۔ سزا تو ملنی چاہئے نہ۔ بُرے کام کرو تو سزا ملنی چاہئے۔ تو اخراج اس کو کہتے ہیں۔

یہ بات واضح ہونی چاہئے کہ مخرج اور مرتد میں فرق ہے۔ اگر کوئی لڑکی کسی غیر مذہب والے سے شادی کرلے تو اخراج ہوتا ہے۔ سوال یہ ہے کہ اسلام کیا تعلیم دیتا ہے؟ اسلام کہتا ہے کہ لڑکی کو اپنی عصمت، اپنی عزت کی حفاظت کرنی چاہئے۔ جو نہیں کرتا وہ غلط کرتا ہے۔ جس کے بارہ میں پتہ لگ جائے کہ وہ اسلامی تعلیم پر عمل نہیں کررہی۔ تو پھر ہم کہتے ہیں کہ تم اسلامی تعلیم پر عمل نہیں کررہی، اس لئے ہمارا اور تمہارا کوئی تعلق نہیں۔ ہم نے اس کو ڈنڈا نہیں مارا، اس کا سر نہیں پھاڑا، کسی کو کچھ نہیں کہا، بس یہی کہتے ہیں کہ ٹھیک ہے تمہارا ہم سے تعلق نہیں۔ تمہارا نام ہم جماعت میں شامل نہیں کرتے ہیں۔ تمہارے سے چندہ نہیں لیں گے اور تمہارے سے کوئی خدمت نہیں لیں گے۔ جب اثر ہی کوئی نہیں ہونا تو ہمارے بیچ بیٹھنے کا فائدہ ہی کیا ہے۔ جن کا اثر تم پر زیادہ ہے، تم انہیں کے ساتھ ہی رہو۔ صرف اس لئے نکالا جاتا ہے۔ اسلام کہتا ہے کہ شادیاں کرو، اپنی پسند سے بھی کرو۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے بھی فرمایا ہے کہ شادی کرنے کیلئے لڑکا اور لڑکی کی پسند ہونی چاہئے لیکن اس کا جو صحیح طریقہ ہے اس پر چلنا چاہئے۔ اگر ماں باپ نہیں مانتے تو خلیفہ وقت کو لکھ کردے سکتی ہو۔ کئی لڑکیاں ایسے لکھتی ہیں۔ پھر ان کی پسند سے شادیاں بھی کروادی جاتی ہیں۔ بشرطیکہ وہ احمدی ہو۔ لیکن تم کسی بھی جگہ چلی جاؤ، کسی کالج یا یونیورسٹی میں یہاں تک کہ کسی کلب میں بھی، ہر جگہ اصول وقواعد ہیں۔ جب تم ان کو توڑتے ہو تو وہ تمہیں باہر کردیتے ہیں۔ تو جماعت کے بھی اصول ہیں۔ ان کے اندر رہنا چاہئے اور وہ اللہ تعالیٰ کے حکم ہیں۔ تم لوگ جو احمدی وقف نو لڑکیاں ہو، تمہیں چاہئے کہ تم اپنا دینی علم بڑھاؤ تاکہ اس قسم کے سوالات کے جواب جو نئے نئے اٹھتے ہیں وہ خود دیا کرو۔

● سوال: پیارے حضور میرا سوال ہے کہ محرم کا مہینہ کیا ہے؟

اس پر حضور انور نے فرمایا: محرم کا مہینہ اسلامی مہینوں میں سے ایک مہینہ ہے۔ دس محرم میں امام حسینؓ کو شہید کیا گیا تھا۔ اس لئے جو شیعہ لوگ ہیں خود ہی یزید کے ساتھ مل کر انہوں نے آپؓ کا قتل کیا اور خود ہی وہ اپنے آپ کو پیٹتے ہیں۔ حضرت امام حسینؓ کو قتل کیا گیا تھا۔ اسکے بعد ایک شیعہ فرقہ بن گیا۔ بعض لوگ سوگ مناتے ہیں کہ امام حسینؓ کو قتل کیا گیا ہے۔ اپنے آپ کو پیٹتے ہیں۔ اس لئے دس محرم ان کیلئے بڑا افسوس کا دن ہے۔ اس لئے ہم کہتے ہیں کہ اگر ان دنوں میں کسی کی شادی ہونی ہے، خاص کر کے ہمارے اردگرد شیعہ رہتے ہیں۔ ان دنوں میں ہم نہ تقریب رکھیں، اس لئے نہیں کہ ہم انہیں ٹھیک سمجھتے ہیں صرف ان کے احترام میں۔ اگر کوئی ویسے چراغاں کیا ہوتا ہے۔ تو نہ کریں۔ مثلاً یہاں تم نے لائیٹنگ کی ہوئی تھی تو میں نے روک دیا تھا کہ شاید پاس کوئی شیعہ ہو اور اس کے جذبات کو ٹھیس نہ لگے۔ حالانکہ اس کا کوئی عقلاً ثبوت نہیں ہے۔ بہر حال یہ افسوس تو ہوتا ہے کہ ظالمانہ طریق پر آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے نواسے کو شہید کیا گیا۔

● ایک بچی نے سوال کیا کہ واقفات نو شادی کے بعد اپنی زندگی کیسے گزاریں؟

اس پر حضور انور نے فرمایا پہلے تو یہ ہے کہ اپنے اماں ابا کو کہو اور خود بھی کوشش کرو کہ ایسے لڑکے سے شادی کرو جو نیک ہو، دیندار ہو، نمازیں پڑھنے والا ہو تاکہ وقف نو کے کام کو پورا کرنے میں روک نہ ڈالے۔ دوسرا یہ کہ جب شادی ہوجاتی ہے تو مختلف طبیعتیں ہوتی ہیں۔ بعض دفعہ ایڈجیسٹ کرنا مشکل ہوجاتا ہے۔ اسلئے یاد رکھو کہ کوئی کامل نہیں ہوتا۔ ہر ایک میں چھوٹی چھوٹی کمیاں، برائیاں، خامیاں ہوتی ہیں۔ اس لئے اگر کوئی خاوند کوئی بیوی دوسرے کی برائی دیکھے تو اپنی آنکھ بند کرلے۔ بولنے کی جہاں ضرورت پڑے اور تبصرہ کرنا ہو تو زبان بند کرلو۔ اگر کوئی تمہارے پاس آکر ایک دوسرے کی برائی سنانا چاہے تو کان بند کرلو۔ اگر اچھی چیز دیکھو تو منہ سے تعریف کرو۔ اچھی بات ضرور سنو، دیکھو۔ بس یہ تین برائیوں سے منہ پھیر لو اور تین اچھائیاں کرلو تو زندگی آسان ہوجاتی ہے۔

● ایک بچی نے سوال کیا کہ آپ کی پسندیدہ دعا کیا ہے؟

اس پر حضور انور نے فرمایا ہر دعا مختلف وقتوں میں پسندیدہ بن جاتی ہے۔ سب سے زیادہ میں درود شریف پڑھتا ہوں اور یہ بھی مجھے پسند ہے ''رَبِّ اِنِّيْ لِمَآ اَنْزَلْتَ اِلَيَّ مِنْ خَيْرٍ فَقِيْرٌ''

واقفات نو بچیوں کی یہ کلاس سات بجکر 25 منٹ پر ختم ہوئی۔

بعد ازاں پروگرام کے مطابق واقف نو بچوں کی کلاس شروع ہوئی۔

واقفین نو بچوں کی حضور انور کے ساتھ کلاس

پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو عزیزم صالح احمد نے کی اور اسکا اردو ترجمہ عزیزم نعمان احمد نے پیش کیا۔ بعد ازاں عزیزم عدنان احمد نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک حدیث کا عربی متن پیش کیا اور اسکا درج ذیل اردو ترجمہ عزیزم شعیب کلیم نے پڑھا۔

''حضرت انس بن مالک سے روایت ہے کہ حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں دو بھائی تھے۔ جن میں سے ایک حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ہمیشہ حاضر رہتے اور دوسرے کوئی پیشہ کرتے تھے۔ کاریگر بھائی نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اپنے بھائی کی شکایت کی تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہوسکتا ہے کہ تمہیں اسی کے سبب رزق دیا جارہا ہو۔''

(جامع ترمذی، کتاب الزھد، باب فی التوکل علی اللہ)

اس کے بعد عزیزم مفلح احمد نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا اقتباس پیش کیا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

''انسان حیات طیبہ کا وارث نہیں ہوسکتا، جب تک کہ وقف کی روح پیدا نہ کرے۔ اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنی ساری طاقتوں اور قوتوں کو مادام الحیات وقف کردے تاکہ وہ حیات طیبہ کا وارث ہو۔ ایک نیستی اور تذلل کا لباس پہن کر آستانۂ الوہیت پر گرے اور اپنی جان، مال، آبرو غرض جو کچھ اس کے پاس ہے، خدا ہی کیلئے وقف کردے اور دُنیا اور اُس کی ساری چیزیں دین کی خادم بنادے۔''

(ملفوظات، جلد اوّل، صفحہ 364)

بعد ازاں عزیزم رامِش احمد نے حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کا منظوم کلام ؎

ہو فضل تیرا یارب یا کوئی ابتلاء ہو
راضی ہیں ہم اُسی میں جس میں تیری رضا ہو

خوش الحانی سے پڑھا۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اجازت سے بچوں نے سوالات کئے۔

۞ ایک نوجوان وقف نو نے سوال کیا کہ ایک احمدی وقف نو بچہ جماعت کا کس طرح مفید وجود بن سکتا ہے؟

اس پر حضور انور نے فرمایا وقف نو کا مطلب ہے کہ تمہارے والدین نے تمہاری پیدائش سے پہلے تمہیں وقف کیا تھا۔ جب تم پیدا ہوئے تو اس سے پہلے ہی تمہاری والدہ نے یہ دعا کی تھی کہ جو بھی پیدا ہونے والا ہے، اس کو میں دین کی خدمت کیلئے پیش کرتی ہوں۔ دین کی خدمت کس طرح ہوسکتی ہے؟ دین کی خدمت تب ہی ہوتی ہے جب دین جانتے ہو اور دین کیا ہے؟ ہم کون ہیں، مسلمان ہیں؟ ایک مسلمان کیلئے دین کی گائیڈ لائن کہاں سے ملتی ہے۔ قرآن مجید سے ملتی ہے۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ وقف نو کو یہ پتہ ہونا چاہئے کہ ایک خدا ہے جو سب طاقتوں کا مالک ہے اور جس نے ہمیں حکم دیا ہے کہ میری عبادت کرو۔ تو ایک نوجوان وقف نو بچے کو اپنی نمازوں کی حفاظت کرنی چاہئے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ نمازیں پڑھو۔ اللہ تعالیٰ پر ایمان لاؤ پھر اس کے بعد نمازیں ہیں۔ نمازوں کا حق ادا کرو۔ پھر اگر نفل پڑھ سکو تو زائد عبادتیں بھی کرو۔ اللہ تعالیٰ سے مدد مانگو کہ اللہ تعالیٰ تمہیں اپنی محبت بھی عطا کرے اور اس کے حکموں پر چلنے کی توفیق بھی دے۔ اللہ کے حکموں پر چلنا کیا ہے؟ قرآن کریم ہمارے لئے رہنما ہے اور اس میں بہت سارے حکم ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی عبادت کے علاوہ تمہیں ایک ایسی زندگی بسر کرنی چاہئے کہ تمہیں لوگوں کی خدمت کرنی چاہئے۔ جھوٹ نہیں بولنا چاہئے۔ انصاف پر قائم رہنا چاہئے اور انصاف ایسا کہ پھر اگر تمہیں گواہی دینی پڑے تو کوئی پرواہ نہیں کرنی۔

اگر تمہیں کہا جائے کہ تمہارا بھائی یا کوئی اور قریبی کے خلاف شکایت ہے کہ اس نے فلاں غلط کام کیا تھا تم بھی وہاں موجود تھے تو بتاؤ کہ کیا واقعی کیا تھا۔ تم اس سے ڈر کر یا اس لئے کہ وہ میرا رشتہ دار ہے، یہ کہہ دو کہ مجھے نہیں پتہ، تو یہ غلط ہے۔ اگر تم اس کی بات کو خود پھیلاؤ تو یہ صحیح نہیں۔ لیکن اگر تمہیں گواہی کیلئے بلایا جائے تو بتاؤ کہ سچ کیا ہے۔ بہت سارے اور حکم ہیں جو اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم دیئے ہیں۔ یہ سوچو کہ وقف نو صرف ٹائٹل نہیں ہے دین کی

JANIC CONSTRUCTION PVT. LTD
Mohammad. Janealam Shaikh
وَسِّعْ مَكَانَكَ
الہام حضرت مسیح موعودؑ
E-Mail id : janicconstruction@gmail.com
Mobile No: 09819780243, 07738256287
Res : Mazagaon, Mumbai - 400010

JMB RICE MILL (Pvt) Ltd.
Love For All, Hatred For None
AT. TISALPUR. P.O RAHANJA
DIST. BHADRAK, PIN-756111
STD: 06784, Ph: 230088
TIN : 21471503143
JMB

خدمت کا جذبہ ہونا چاہئے۔تم جو پڑھائی کرتے ہو اگر جماعت کو ضرورت ہوگی تو تمہیں جماعت کہے گی کہ ٹھیک ہے تم آجاؤ اور باقاعدہ وقف میں شامل ہو کر جماعت کا کام کرو اور اگر فوری طور پر ضرورت نہیں ہے تو کہیں گے کہ فی الحال تم اپنا کام کرو لیکن اس صورت میں بھی ایک وقف نو جو ہے اس کو یہ سمجھنا چاہئے کہ اس کی سب سے بڑی اوّلیت یہی ہے کہ اس نے دین کا خادم بننا ہے۔اس کیلئے جہاں بھی ہے اس نے اپنا نمونہ قائم کرنا ہے، جس قسم کا کام بھی کر رہا ہے، اس نے اپنی دینی تعلیم کے مطابق عمل کرنا ہے۔

❁ اس کے بعد ایک وقف نو خادم نے سوال کیا: عشاء کی نماز میں اگر تین رکعت چھوٹ جائیں تو وہ تین رکعت پڑھنے کے دو طریق ہیں۔ایک یہ کہ سب سے پہلی رکعت میں کھڑے ہوتے ہیں اور دوسری میں بیٹھتے ہیں اور تیسری میں سلام کرتے ہیں۔ اس پر حضور انور نے فرمایا سوال بھی کر رہے ہو اور جواب بھی دے رہے ہو۔ اگر تمہاری تین رکعتیں چھوٹ جائیں تو پہلی رکعت میں تم کھڑے ہو۔سورۃ فاتحہ کے بعد کوئی سورۃ پڑھو اور پھر بیٹھ جاؤ۔ پہلی رکعت میں ہی بیٹھ جاؤ اور پھر کھڑے ہو کر دو رکعت پڑھو اور پھر سلام پھیرو۔

❁ ایک نوجوان نے سوال کیا کہ مستقبل میں احمدی جب وزیر اعظم بن جائیں گے تو اس وقت خلافت کا سیاست میں کتنا اثر ہوگا؟

اس پر حضور انور نے فرمایا مختلف قومیں جو دین میں شامل ہونگی کوئی افریقن ہوگا، کوئی یورپین ، کوئی ایشین یا مختلف ملکوں میں ہوں گے۔ جہاں تک ان کے حکومت کے معاملات کا تعلق ہے وہ اپنی حکومت کے کام چلائیں گے۔ جہاں دین کی گائیڈنس لینے کی ضرورت ہوگی ، وہ خلافت سے اپنی گائیڈنس لینگے۔اس کیلئے بھی قرآن کریم نے حکم دیا ہوا ہے۔اللہ تعالیٰ کو پتہ تھا ایسا ہوگا۔اسلئے اللہ تعالیٰ نے حکومتوں کے بارہ میں بھی ہمیں گائیڈ لائن دے دی کہ انصاف سے چلاؤ۔اپنی مانتوں کا حق ادا کرو۔اگر کوئی بھی ایک حکومت دوسری حکومت پر ظلم کرتی ہے، ایک احمدی حکومت دوسری ہمسایہ حکومت پر حملہ کر دیتی ہے کہتی ہے کہ میں نے خلیفہ وقت کی بھی بات نہیں ماننی۔اس وقت باقی جو مسلمان حکومتیں اس کے ارد گرد ہیں، وہ اکٹھی ہو کر ظلم کو روکنے کی کوشش کریں گی۔ پھر اگر وہ رک جائے تو کوئی بے انصافی نہیں ہوگی۔ ایک حد تک روحانی گائیڈ لائن انہیں خلافت سے ملے گی۔ کچھ حد تک ان حکومتوں کو قرآن کریم کے حکموں کے تحت ہی خلیفہ وقت کی بات ماننی ہوگی اور اکٹھے ہو کر ظلم کو روکنا ہوگا تاکہ اس ملک کو سزا ملے جو ظلم پر آمادہ ہے۔

❁ ایک نوجوان نے سوال کیا کہ غیر احمدی اعتراض کرتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے براہین احمدیہ کی 50 جلدیں لکھنے کا وعدہ کیا تھا مگر پانچ جلدیں لکھیں۔

اس پر حضور انور نے فرمایا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس کا جواب دے دیا ہے کہ جب پہلی چار جلدیں لکھی تھیں رتو اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے وحی کے ذریعہ تواتر سے آپ کو کہنا شروع کر دیا کہ آپ مسیح موعود ہیں۔پھر آپؑ نے اللہ تعالیٰ سے رہنمائی پا کر موقعہ کے لحاظ سے مختلف کتابیں لکھنی شروع کر دیں۔ اس کے بعد پھر موقعہ کے لحاظ سے غیروں سے مباحثہ شروع ہو گئے۔ پھر ان مباحثات کے مطابق کتابیں لکھنی شروع کر دیں۔ تراسی چوراسی کتابیں لکھیں۔عربی میں بھی لکھیں، اردو میں بھی لکھیں۔ براہین احمدیہ کی جو چار کتابیں لکھی تھیں وہ 1881 سے لیکر تین چار سالوں میں لکھیں تھیں۔آپؑ نے مزید لکھنے کا وعدہ اُس وقت کیا تھا جب آپؑ نے دعویٰ نہیں کیا تھا اور اللہ نے آپ کو وہ مقام نہیں دیا تھا۔ جب مسیح ومہدی کا مقام اللہ نے آپ کو دے دیا پھر اللہ تعالیٰ نے آپؑ کی راہنمائی کی کہ فلاں Contemporary Issue پر لکھیں۔حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ میرے خیال میں جو میں نے باتیں لکھنی تھیں وہ ان چار میں آگئی ہیں۔ پھر پانچویں جلد جو لکھی وہ 1905 میں تحریر فرمائی ۔ یہ بھی فرمایا کہ جو مضمون میں نے بیان کئے ہیں وہ اتنے بھاری ہیں ایک مضمون میرے خیال میں دس جلدوں کے برابر ہے۔تو اس لحاظ سے ہم کہہ سکتے ہیں کہ مضمون کے لحاظ سے پانچ ہی پچاس کے برابر ہو گئی ہیں۔ اصل مقصد یہ تھا کہ عیسائیت کے خلاف اسلام کا دفاع کیا جاتا۔وہ آپؑ نے اپنے تمام لٹریچر میں کر دیا۔جو کہنا چاہتے تھے وہ کہہ دیا۔ پچاس کیا اس کی جگہ پچاسی لکھ دیں۔ اسلام کے دفاع میں جو لکھا جانا چاہئے تھا وہ آپؑ نے تحریر کیا۔ اس سے کیا فرق پڑتا ہے کہ وہ پانچ تھیں یا پچاس۔سوال یہ ہے کہ ساری لکھ دیں اور اسی میں سارا کچھ سمو یا گیا۔

❁ ایک نوجوان نے سوال کیا کہ نماز پڑھتے وقت کبھی کبھی توجہ ہٹ جاتی ہے؟

اس پر حضور انور نے فرمایا اگر تمہاری توجہ کبھی کبھی ہٹتی ہے تو تم بڑے نیک آدمی ہو۔ ماشاء اللہ۔اس میں کوئی بات نہیں۔لیکن ہر دفعہ یہ نہیں کہ تم نماز کیلئے کھڑے ہو اور تمہیں یاد آجائے کہ ٹی وی پر فلاں پروگرام آنا ہے جو میں نے جا کر دیکھنا ہے اور پچھلی قسط کہاں ختم ہوئی تھی۔ یا کمپیوٹر پر فلاں کام کرنا ہے یا کوئی فضول خیالات آتے ہیں۔تو یہ ٹھیک نہیں ہیں لیکن اگر کبھی خیال آجاتا ہے تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس کے حل کا یہ طریق بتایا ہے کہ نماز کے دوران جہاں سے کبھی تمہیں خیال آتا ہے، پھر تمہیں خیال آجائے کہ یہ مجھے غلط خیال آیا ہے، تو تم پہلے اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم ، پڑھو۔اگر تم نے نیت باندھی ہوئی ہے اور تم رکوع میں نہیں گئے تو پھر دوبارہ اسی جگہ سے شروع کرو۔ بار بار اس دعا کو پڑھو اور اگر رکوع میں چلے گئے ہو تو توجہ کرو، استغفار کرکے اس خیال سے بچنے کی کوشش کرو۔خیالات آجاتے ہیں۔لیکن یہی جنگ ہے۔نماز قائم کرنے کا حکم قرآن کریم میں ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک جگہ فرمایا ہے کہ نماز قائم کرنے کا ایک یہ بھی مطلب ہے کہ نماز پڑھتے ہوئے بار بار خیالات آجاتے ہیں۔تو جب بھی خیال آئے ، ان خیالات کو چھوڑ کر نماز کی طرف توجہ کرو، یہ بھی نماز کو قائم کرنا ہے۔کوشش کرو، آہستہ آہستہ جب انسان کوشش کرتا ہے تو عادت پڑ جاتی ہے۔پھر خیالات نہیں بھٹکتے۔

❁ ایک نوجوان واقف نو نے سوال کیا کہ جب آپ گھانا گئے تھے تو آپ کو کیا مشکلات پیش آئی تھیں، سننے میں آیا ہے کہ وہاں پانی بھی بعض اوقات میسر نہیں ہوتا اور وہاں پر کتنے احمدی ہو گئے ہیں اب تک؟

اس سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا میں تو وقف کر کے گیا تھا۔مشکلات کیسی۔ مجھے تو کبھی احساس بھی نہیں ہوا کہ کچھ مشکل ہے۔مشکل تو وہ ہوتی ہے کہ جب پیش آئے تو انسان سوچے کہ یہ مشکل ہے۔ پانی اگر نہیں تھا تو میں اپنی گاڑی پر ڈرم رکھ کر لے جاتا تھا اور کسی گندے تالاب سے ڈرم بھر کر لے آتا تھا اور گھر آکر صاف کر لیتا تھا یا بعض دفعہ وہاں کام کرنے والے مل جاتے تھے ، وہ خود ہی پانی ڈال جاتے تھے۔تو یہ چھوٹی موٹی چیزیں ، وقف کے سامنے آتی ہیں۔اس کو مشکل نہیں کہتے ،اس کیلئے تیار ہو کر جانا چاہئے۔ جب زندگی وقف کی ہو تو پھر یہ نہیں سوچنا چاہئے کہ یہ میرے لئے مشکل ہے۔

غانا میں میرا اندازہ ہے کہ کوئی ایک ملین سے زیادہ ہی ہوں گے۔جب میں 80 کی دہائی میں وہاں تھا تب جلسوں پر بھی حاضری بہت نہیں ہوتی تھی۔آٹھ دس ہزار ہوتی تھی۔لیکن 1981 میں حکومت کی طرف سے جو مردم شماری ہوئی تھی، جن لوگوں نے اپنے آپ کو احمدی لکھوایا تھا ان کی تعداد بھی تین لاکھ سے زیادہ تھی۔جب اُس وقت تین لاکھ تھی تو اب تو بہت زیادہ بیعتیں ہو گئی ہیں۔ میں بہت محتاط اندازہ لگا رہا ہوں۔شاید اس سے زیادہ ہی ہوں اب تو ہر سال احمدی ہوتے ہیں اور ہزاروں میں ہوتے ہیں۔کچھ بیعتیں ہوئی تھیں، آج سے پندرہ سولہ سال پہلے، لیکن کیونکہ وہ دور دراز علاقوں میں تھیں تو ان سے رابطہ نہیں رہا۔بعض مولویوں نے ان کو ڈرا کر بھگا دیا۔لیکن جب میری 2003 میں خلافت کے منصب پر فائز ہونے کے بعد مربیان سے میٹنگ ہوئی تھی، میں نے ان سے یہی کہا تھا کہ افریقہ میں جو بیعتیں ہوئی ہیں ، ان سے رابطہ کیا جائے، ان کو واپس لے کر آئیں۔جو نہیں ہیں ان کو تبلیغ کر کے بتائیں۔اب ہم چھوٹے سے چھوٹے گاؤں میں بھی بیعتیں کرواتے ہیں۔کوشش کرتے ہیں کہ وہاں مسجد بن جائے تاکہ ان کا رابطہ جماعت سے رہے۔بعض دُور دراز علاقے ہیں جہاں جانے کا کوئی طریق نہیں ہے۔ صرف جنگلوں میں ایک سائیکل کا راستہ بنا ہوا ہے۔جس میں ایک آدمی جاسکتا ہے۔ وہاں کوئی گاڑی بھی نہیں جاسکتی۔ مجھے یاد ہے جب میں شمالی علاقہ میں تھا۔ ہمارا اسکول وہاں تھا لیکن کوئی احمدی وہاں نہیں تھا۔میں بس اکیلا احمدی تھا۔ پھر آہستہ آہستہ ایک لڑکا اسکول میں آیا۔ پھر دو تین احمدی ہو گئے ۔ پھر لوکل مشنری کو رکھا۔ پھر میری بیوی بچے آگئے ۔ جب میں نے پہلی عید پڑھی تھی وہاں ہم تین آدمی تھے۔لیکن کیتھلک چرچ بڑا خوبصورت تھا۔میرے گھر میں تو مٹی کے تیل سے لیمپ جلتا تھا۔بجلی بھی نہیں تھی۔ ان کے ہاں جنریٹر چل رہے ہوتے تھے۔موٹر سائیکل حتیٰ کہ ہر چیز ان کو مہیا تھی۔ہم نے اگر پھرنا ہوتا تھا تو سائیکل پر پھرتے تھے۔ میں نے دیکھا تھا کہ پادری موٹر سائیکل پر دُور دراز علاقے میں پہنچ جاتے تھے۔ کیونکہ شمال میں اکثر مشرک لوگ رہتے ہیں۔ ٹریڈیشنل قبیلہ کے لوگ ہیں۔ ہمارے تو پہلے یہ حالات تھے لیکن اب اللہ کے فضل سے وہاں جماعت بن چکی ہے۔ اس علاقہ میں جہاں مشرک لوگ تھے وہ اسلام کے بہت مخالف تھے لیکن اب ان کے بڑے بڑے امام بھی مسلمان ہو گئے ہیں۔ اللہ کے فضل سے مسجدیں بھی بڑی بڑی ہیں۔ایک ٹمالے شہر تھا میری رہائش سے ستر میل دُور کے فاصلہ پر تھا وہاں چھوٹی سی مسجد ہوتی تھی۔جس میں میرے خیال سے زیادہ سے زیادہ سو لوگ نماز پڑھ سکتے تھے۔اب وہ ڈبل سٹوری مسجد ہے۔اس مسجد کے دو ہال ہیں جو یہاں کی اس مسجد کے ہال سے بڑے ہیں۔تو جماعت ترقی کر رہی ہے تو بڑی بڑی مسجدیں بن رہی ہیں۔لوگ آتے ہیں اور مسجدیں بھر جاتی ہیں۔کئی کئی گاؤں وہاں پر بعد میں احمدی ہوئے ہیں۔اللہ کے فضل سے جماعت بہت تیزی کے ساتھ بڑھ رہی ہے۔

❁ ایک واقف نو طالب علم نے سوال کیا کہ بعض لوگ پڑھنے کے بعد اور اچھی نوکری ملنے کے بعد اپنے والدین کی امداد کرتے ہیں مگر جو جامعہ میں پڑھتے ہیں وہ اپنے والدین کی مدد کیسے کریں؟

اس پر حضور انور نے فرمایا بات یہ ہے کہ ماں باپ نے اگر وقف اس لئے کیا تھا کہ وقف نو کا ٹائٹل مل جائے ، بس یہ کافی ہے۔لیکن اگر وقف حضرت مریمؑ کی والدہ کی طرح کیا تھا کہ جو کچھ میرے پیٹ میں ہے مَیں اسے وقف کرتی ہوں ، دین کی خاطر دیتی ہوں۔انہوں نے یہ غرض نہیں رکھی تھی کہ دنیا کمائے گا بلکہ دین کمائے گا۔ جو دین کمانے والے ہوتے ہیں۔اگر وقف نو ہو تو یہ دیکھنا ہوگا کہ تمہیں وقف کرنا ہوگا تو پھر دنیا کو بھول جاؤ۔ پھر یہ بھول جاؤ کہ والدین کی مدد کرنی ہے۔ والدین کی مدد دوسرے بچے کر لیں۔ اگر کسی کے والدین اتنے غریب ہیں یا ایسی حالت میں ہیں کہ اور کوئی بچے بھی نہیں کہ ان کی مدد کریں تو پھر وقف نو جماعت کو لکھ کر اپنے آپ کو وقف سے فارغ کر لیں اور پھر دنیا کمائے۔ اصل وقف نو وہی ہے جو جماعت کی خدمت کر رہا ہے اور اسے پیسے کا کوئی لالچ نہیں ہے۔ اسے اس بات سے کوئی غرض نہیں ہے کہ پیسے آتے ہیں یا نہیں آتے اور وہ وہی لوگ ہیں جو وقف زندگی کر کے یا مربی بن کر یا مبلغ بن کر جامعہ میں پڑھ کر دین کی خدمت

Zaid Auto Repair
زید آٹو رِپیئر
Mob. 9041492415 - 9779993615
Deals in: Repair of All Types of 4 Stroke & 2 Stroke Vehicles
Shop No. 7,Front of Guru Nanak Filling Station
Harchowal Road, White Avenue Qadian
طالب دعا: صالح محمد زید مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین

NAVNEET JEWELLERS نونیت جیولرز
Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments
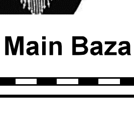
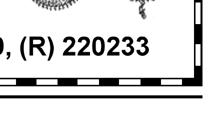
خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
'الیس اللہ بکافٍ عبدہ' کی دیدہ زیب انگوٹھیاں
اور لاکٹ وغیرہ احمدی احباب کیلئے خاص
Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

کررہے ہیں۔ بعض ایسے بھی ہیں جو ایم ایس سی کرکے، پی ایچ ڈی کرکے وقف کرتے ہیں۔ اسکول کے ٹیچر لگے ہوئے ہیں یا کوئی اور جماعت کا کام کررہے ہیں۔ قادیان میں ہمارے بعض انجینئر ہیں، ربوہ میں بھی اور پڑھے لکھے لوگ ہیں، ڈاکٹر ہیں، بہت تھوڑے پیسے لیتے ہیں۔ پاکستان میں بعض ڈاکٹر ہیں، ہوسکتا ہے کہ اگر وہ باہر اپنی سروس کررہے ہوں تو روز کے دو تین لاکھ روپئے کمائیں۔ جبکہ یہ ڈاکٹر جماعت کا کام کررہا ہوتا ہے تو اسے مہینہ کے بعد چند ہزار روپے ملتے ہیں۔ وقف کا مطلب یہ ہے کہ دین کی خدمت کرنی ہے، دنیا کو نہیں دیکھنا۔ اس لئے مدد کا تو سوال ہی نہیں۔ ہاں اگر مدد کرنی ہے ایسے حالات ہیں تو جماعت ظالم نہیں ہے، نہ خلیفہ وقت کوئی ظلم کرتا ہے، اس لئے اس شخص کو کہے گا، ٹھیک ہے حالات ایسے ہیں تو تم اپنے ماں باپ کی خدمت کرو۔ وقف سے تم فارغ ہو۔ وقف نو یا واقف زندگی دنیا نہیں دیکھتا بلکہ دین دیکھتا ہے۔ عہد کرتے ہو "میں دین کو دنیا پر مقدم کرتا رہوں گا" تو اس کا کیا مطلب ہے مقدم رکھنا کیا ہوتا ہے؟ یہی کہ بس دین کو دیکھا جائے اور یہ نہ سوچا جائے کہ پیسے آتے ہیں یا نہیں۔ اللہ کے فضل سے ابھی تو جماعت کے حالات بڑے اچھے ہیں۔ مبلغین اور مربیان کو الاؤنس ملتا ہے۔ مہینے کا گزارہ بھی ہوجاتا ہے۔ جو پُرانے ہمارے مبلغین گئے تھے وہ تو اس طرح رہتے تھے کہ بعض پُرانے مبلغین نے مجھے بتایا ہوا ہے کہ وہ بریڈ خریدتے تھے اور ایک دو ٹکڑے پانی کے ساتھ کھالیتے تھے کیونکہ سالن نہیں ہوتا تھا۔ یہی ان کا کھانا ہوتا تھا۔ تو یہ وقف ہے۔ کیتھلک پادریوں کا میں نے بتایا تھا کہ ایک پادری سے میں نے پوچھا کہ تم وہاں جاکر کیا کرتے ہو۔ وہاں ایک قبیلہ تھا جس کی دس ہزار آبادی تھی اور وہ اپنی زبان بولتے ہیں۔ اس نے کہا کہ ہم بائیبل کا ترجمہ کرنا چاہتے ہیں تو میں وہاں جاتا ہوں، انہی لوگوں میں رہتا ہوں اور جو وہ کھاتے ہیں وہی کھاتا ہوں۔ زمین پر سوجاتا ہوں تاکہ ہم ان کی زبان سیکھ کر بائیبل کا ترجمہ کریں۔ تو یہ واقف زندگی کی روح ہونی چاہئے۔ پیسہ کمانا واقف زندگی کی روح نہیں ہے۔

۞ ایک نواجون نے سوال کیا کہ حضور آپ نے تمام دنیا گھومی ہوئی ہے، آپ کو کونسی جگہ سب سے زیادہ پسند ہے؟

حضور انور نے فرمایا دنیا کی ہر جگہ اچھی ہے۔ یورپ میں بہت خوبصورتی ہے اور سبزہ وہاں زیادہ ہے۔ یہاں بھی ویسٹ کوسٹ کا علاقہ کیلگری وغیرہ بہت خوبصورت ہے۔ لیکن یہاں ٹورانٹو کا جو علاقہ ہے نیاگرا فالز کے علاوہ کوئی خوبصورت چیز مجھے قدرتی خوبصورتی کے لحاظ سے نظر نہیں آئی ویسے لوگ بڑے اچھے ہیں۔ بڑے خوبصورت ہیں۔ ویسٹ افریقہ کا جو کوسٹل علاقہ ہے یا ایسٹ افریقہ کا علاقہ ہے وہاں بہت خوبصورتی ہے۔

۞ ایک بچے نے سوال کیا آج کل اسکول میں سب پارٹی کرتے ہیں۔ مجھ سے جب کوئی پوچھے کہ تم کیوں نہیں کرتے، تو میرا جواب کیا ہونا چاہئے؟

اس پر حضور انور نے فرمایا کس نے کہا ہے کہ نہ کرو۔ برتھ ڈے پارٹیز منع کی ہوئی ہیں، ان کے علاوہ اپنے دوستوں کو بلاؤ، دعوت ان کی کرو۔ برتھ ڈے ہم نہیں مناتے۔ ہمارا طریقہ منانے کا الگ ہے جو میں کئی مرتبہ بتا چکا ہوں۔ تم اپنے دوستوں کو بلانے کی بجائے، کیک کاٹنے اور وقت ضائع کرنے اور پیسے لگانے اور مغرب عشاء کی نماز بھی چھوڑ دینے سے بہتر ہے کہ کسی صدقہ میں پیسے دے دو۔ Save the children charity ہے اور دوسری charity بھی ہے۔ جو یتامیٰ کو پالتے ہیں، دوسرے بچوں کو تعلیم دلاتے ہیں۔ دو نفل پڑھو کہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں توفیق دی۔ وقف نو کو تو خاص طور پر یہ کرنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے یہ توفیق دی کہ میرا ایک سال اچھا گزر گیا۔ آئندہ بھی اللہ گزارے اور مجھے نیکیوں پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اس طرح سے اپنا برتھ ڈے مناؤ۔ تم کہو کہ ہم اس طرح مناتے ہیں۔ ہاں ایک دوسرے کی دعوت کرنی چاہئے، اس میں کوئی حرج نہیں بلکہ آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ دعوتیں کرو اور دعوتیں قبول کرو، اس سے محبت بڑھتی ہے۔ یہ نہیں کہ اپنے آپ کو دنیا سے الگ تھلگ کرلو۔ ہم نے اپنے آپ کو الگ نہیں کرنا۔ دنیا میں رہنا ہے لیکن اپنی دین کی خوبیاں بتا کر رہنا ہے۔ دوستی بڑھاؤ گے تو تبھی تمہاری کوئی بات سنے گا۔ تبھی تم تبلیغ کرسکو گے۔

۞ ایک نوجوان نے سوال کیا کہ دہریہ یہ سوال کرتا ہے کہ عورت کبھی خلیفہ کیوں نہیں بنتی، اس سے لگتا ہے کہ مذہب میں مردوں کی طاقت ہے؟

اس پر حضور انور نے فرمایا یہ دہریہ کا سوال تو نہیں ہے۔ اگر عورت خلیفہ بن جائے گی تو کیا وہ خدا کو مان لیں گے۔ سوال یہ ہے کہ عورت کیوں نہیں بن سکتی؟ یہ بھی تو سوال ہے کہ عورت نبی کیوں نہیں بن سکتی؟ یہ سوچ کی بات ہے۔ اللہ تعالیٰ نے جو دین کے اصول مقرر کئے ہیں ان میں سے یہ ہے کہ انبیاء ہمیشہ مردوں میں سے آتے ہیں۔ اسی طرح انبیاء کے نائبین ہوتے ہیں جو خلفاء ہوتے ہیں وہ بھی مردوں میں سے ہوتے ہیں۔ یہ اللہ کا قانون چل رہا ہے۔ دوسرا عورتوں کے بعض دن ایسے ہوتے ہیں، اسلام کے مطابق جن میں انہیں نماز پڑھنے سے رخصت ہے۔ قرآن کریم پڑھنے سے رخصت ہے۔ تو کیا ان دنوں میں وہ دینی کاموں سے رک جائیں گے۔ عورت کہے گی کہ آج تو مجھ پر پابندیاں ہیں نہ میں تم کو کوئی دعا سکھا سکتی ہوں۔ نہ نماز پڑھا سکتی ہوں، نہ قرآن کریم کی کوئی بات سکھا سکتی ہوں۔ یہ سسٹم تو چل نہیں سکتا۔ ایک سہولت عورت کو دی ہوئی ہے اس کی مجبوری کی وجہ سے۔ باقی جو نیکی کے کام ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان میں مردوں اور عورتوں کو برابر کا ثواب دیا ہے۔ مرد کو تیس دن پانچ نمازیں پڑھنے کا حکم ہے، عورت کو 23 یا 25 دن نمازیں پڑھ لے تو اسے مرد جتنا ثواب ہے۔ یہ تو عورتوں کے حق میں بات جاتی ہے۔ اسی طرح اور بہت ساری باتیں ہیں۔ عورتوں کو اللہ نے نہیں کہا کہ تم جہاد کرو، اگر کہیں لڑنا پڑے، کہیں جہاد پر جانا پڑے، اسلام کی دفاعی جنگیں ہوئیں لیکن جب ایک عورت نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے پوچھا کہ مرد جہاد پر جاتے ہیں تو اس کا ثواب بھی بڑا ہے تو کیا ہمیں بھی ثواب ہوگا کہ ہم گھروں میں رہتی ہیں اور بچوں کو سنبھالتی ہیں۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ تمہیں بھی جہاد کا ثواب ملے گا۔ جو ڈویژن آف لیبر اسلام میں ہے، اس میں مردوں کو خاص اور عورتوں کو خاص کام دیئے گئے ہیں۔ دونوں کو ثواب ایک جتنا دیا گیا ہے۔ یہ اصول تو ہر جگہ مقرر ہیں۔ دنیا کے اصولوں میں بھی مقرر ہیں۔ اسلام نے اگر کام کو تقسیم کردیا تو اس پر ان کو کیا اعتراض ہوسکتا ہے۔ یہ صرف اعتراض کی باتیں ہیں۔ باقی دہریہ تو مذہب پر یہ اعتراض کرتے ہیں کہ مذہب کی ضرورت ہی نہیں ہے۔ ہر ایک بات کا اصول ہوتا ہے۔ پچھلے دنوں میں نے ایک تقریر میں بھی ذکر کیا تھا۔ جو بھی پڑھانے والے ہیں اور دنیا کے لوگ ہیں وہ مانتے ہیں کہ جب تک مذہب نہیں آیا تھا، اخلاق بھی نہیں آئے تھے۔ مذہب نے آکر اخلاق دیئے۔ ان فلاسفر یا دہریوں نے اگر کوئی اخلاق لئے ہیں تو انہیں سے لئے ہیں۔ جب غیر مہذب تھے، جنگلوں میں یا غاروں میں لوگ رہتے تھے۔ اس وقت کیا اخلاق تھے، جانوروں کی طرح رہتے تھے بلکہ یہ لوگ فلمیں بھی بناتے ہیں کہ جانوروں والی حرکتیں کررہے ہیں۔ یہ اخلاق مذہب نے سکھائے ہیں۔ مذہب پر اعتراض اب اس لئے کرتے ہیں کہ پابند نہیں رہنا چاہئے۔ یہ مذہب کو جانتے ہی نہیں، اس کو دیکھا اور سمجھا ہی نہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک جگہ تحریر فرمایا ہے کہ کسی چیز کا علم نہ ہونا اور اس کو نہ دیکھنے کا مطلب یہ نہیں ہوتا کہ اس چیز کا وجود ہی نہیں ہے۔ پاکستان میں ایک گاؤں یا قصبہ ہے، منڈی بہاؤالدین، اگر کسی کینیڈین نے نہیں دیکھا تو وہ یہ نہیں کہہ سکتا کہ وہ نہیں ہے۔ اگر وہ کہے کہ اس شہر کو نقشے میں ایسے ہی ڈال دیا ہے۔ تو اسے لوگ پاگل ہی کہیں گے۔ اسی طرح جس نے مذہب سے تعلق ہی پیدا نہیں کیا، کچھ دیکھا اور سیکھا ہی نہیں، اس کو پتہ ہی نہیں کہ مذہب کیا چیز ہے، اس کو پتہ ہی نہیں کہ اللہ کیا چیز ہے اور اس کیلئے اس نے کبھی کوئی کوشش ہی نہیں کی، اس کا اعتراض کردینا کہ کوئی خدا ہے ہی نہیں، بیوقوفی کی باتیں ہیں۔ "ہمارا خدا" جو کتاب ہے، آپ نے پڑھی ہے؟ انگریزی میں اس کا نام Our God ہے۔ اسے ضرور پڑھو۔ ہر وقف نو کو یہ کتاب پڑھنی چاہئے کیونکہ آج کل دہریت کا زور ہے۔ پھر یہ جو اعتراض کرنے والے ہیں۔ ان کو اگر دلیل سے جواب دو، تو بات نہیں کرتے۔

Richard Dawkins جو مشہور دہریہ ہے، ہمیشہ خدا پر اعتراض کرتا رہتا ہے۔ اسے میں نے تفسیر کبیر کا انگریزی کا سیٹ اور خلیفہ رابعؒ کی کتاب Revelation Rationality بھیجی اور کہا کہ یہ پڑھ کر بتاؤ کہ خدا ہے کہ نہیں۔ تو اس کا جواب یہ تھا مجھے کتابیں پڑھنے کی ضرورت نہیں ہے۔ میں نہیں مانتا۔ پھر حضور انور نے فرمایا کہ یہ کوئی دلیل نہیں ہے۔ ہمیں کہتے ہیں کہ ان کی کتابیں پڑھیں اور جب ہم کہتے ہیں کہ ہماری کتابیں پڑھو تو کہتے ہیں کہ ہمیں ضرورت نہیں۔ میں نے یہ تمام کتابیں امام عطاء المجیب راشد صاحب کے ذریعہ بھیجی تھیں۔

۞ ایک نوجوان نے سوال کیا کہ کیا آپ کینیڈا جماعت سے خوش ہیں؟

اس پر حضور انور نے فرمایا ناراضگی کی کوئی وجہ ہے؟ اگر خوش نہیں ہوں تو ناراضگی کی کوئی وجہ ہونی چاہئے۔ کیا تمہیں کوئی وجہ نظر آتی ہے؟ اگر ناراضگی کی کوئی وجہ نہیں تو بلا وجہ میں نے ناراض کیوں ہونا ہے۔ میں نے تو جلسہ پر ڈیوٹی دینے والوں کی تعریفیں کردی ہیں۔ بس تمہاری بھی تعریف کردی ہے جن لوگوں نے ڈیوٹی دی ہے۔

۞ ایک طفل نے سوال کیا کہ کیا Genetic Modification جو انسانیت کیلئے فائدہ مند ہے، غلط ہے اگر ہے تو کیوں؟

اس پر حضور انور نے فرمایا کسی بیماری کا اگر علاج کرنا ہے تو وہ درست ہے۔ لیکن Cloning کی اجازت نہیں ہے یا کسی کی شکل بدل دینا بھی درست نہیں ہے۔ اگر stem cell یا کسی اور tissue کے ذریعہ سے ٹھیک کرنا ہے تو جائز ہے۔ ماں کے پیٹ میں جب embryo ہو تو اس کا علاج کرنا بھی جائز۔ جو ناجائز ہے وہ یہ ہے کہ کسی چیز کی شکل نہیں بدلنی جو cloning ہے۔ دوسری چیز ناجائز یہ ہے کہ خاوند اور بیوی کے نطفہ اور انڈے سے ہی پیدائش ہوسکتی ہے، کسی غیر مرد کے نطفہ کو عورت سے ملانا کسی بھی صورت میں جائز نہیں۔

۞ پھر اسی بچہ نے دوسرا سوال کیا کہ پھل، سبزیاں اور اناج کو Genetically Modified کرنا جائز ہے؟

اس پر حضور انور نے فرمایا بہت سارے جو پھل سبزیاں ہیں وہ اس طرح سے تیار کی جاتی ہیں۔ تو تم کر سکتے ہو۔ مثلاً گندم، اس کی کاشت کاری آج سے پچاس سال پہلے ایک ایکڑ پر ڈھائی سو کلو ہوتی تھی۔ تو آج ہزار یا دو ہزار کلو ایک ایکڑ پر ہوتی ہے۔ تو اس کو انہوں نے اسی طرح ہی تیار کیا ہے۔ اسی طرح انسانوں میں بھی اگر genetically اس کی بیماری کا علاج کیا جاسکتا ہے تو وہ جائز ہے۔ اس میں کوئی حرج نہیں۔ اس کے ان کے پاس مختلف طریقے ہیں۔ حضور انور نے فرمایا تم ریسرچ میں جاؤ genetics میں ماسٹر کرو اور پی ایچ ڈی کرو اور پھر ریسرچ کرو۔

واقفین نو کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ یہ کلاس ساڑھے آٹھ بجے تک جاری رہی۔ آخر پر حضور انور نے اس کلاس میں شامل تمام واقفین نو کو قلم عطا فرمائے۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے نماز مغرب وعشاء جمع کرکے پڑھائی۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے آئے۔

......☆......☆......☆......

J.K. Jewellers - Kashmir Jewellers

جے کے جیولرز۔ کشمیر جیولرز

چاندی اور سونے کی انگوٹھیاں خاص احمدی احباب کیلئے

Shivala Chowk Qadian (India)

Ph. (S) 01872 -224074, (M) 98147-58900,

E-mail: jk_jewellers@yahoo.com

Mfrs & Suppliers of : Gold and Silver Diamond Jewellery

سہارا آٹو ٹریڈرز

SAHARA AUTO TRADERS

Rexines & Auto Tops

Motor Line Road, Mahboob Nagar

Pro. V.Anwar Ahmad

Mob. : 9989420218

آٹو ٹریڈرز

AUTO TRADERS

16 مینگو لین کلکتہ 70001

دکان: 2248-5222 , 2248-16522243-0794

رہائش:: 2237-0471, 2237-8468

وصـــایا منظوری سے قبل اس لیے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر ہذا کو مطلع کرے۔(سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان)

مسل نمبر 8046: مَیں نازیہ بانو زوجہ مکرم محمد عمران خان صاحب معلم سلسلہ،قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 26 سال تاریخ بیعت 2001،موجودہ پتہ: کھرودی تحصیل گوہلہ ضلع کیتھل صوبہ ہریانہ، مستقل پتہ: گاؤں کلر ماجری ڈاکخانہ بھاتسوں تحصیل نابھہ ضلع پٹیالہ صوبہ پنجاب، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 31 ؍اگست 2016 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔زیور طلائی: ایک جوڑی بالیاں، ایک چین (1 تولہ)، ایک کوکا (3 گرام)، زیور نقرئی: ایک گلے کا ہار وجھمکے کا سیٹ، ایک جوڑی پازیب، ایک جوڑی کنگن۔میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار-/1700 روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: طاہر احمد ناصر | الامۃ: نازیہ بانو | گواہ: محمد عمران خان

مسل نمبر 8047: میں دلباغ خان ولد مکرم ملّا دین صاحب مرحوم،قوم احمدی مسلمان پیشہ مزدوری عمر 48 سال تاریخ بیعت 2002،موجودہ پتہ: کھیدڑ تحصیل بروالہ ضلع حصار صوبہ ہریانہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 16 ؍اگست 2016 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ایک مکان 6 مرلہ پر مشتمل۔میرا گزارہ آمد از مزدوری ماہوار-/1500 روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: طاہر احمد ناصر | العبد: دلباغ خان | گواہ: سیوا خان

مسل نمبر 8048: مَیں Soubiya Nasir Ch. بنت مکرم ڈاکٹر عبدالناصر صاحب، قوم احمدی مسلمان طالبہ علم عمر 19 سال پیدائشی احمدی، کوارٹر نمبر 39، احمدیہ کالونی، قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 14 ؍ستمبر 2016 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔زیور طلائی: قیمت-/2,47,033 روپئے۔میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار-/500 روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: زین الدین حامد | الامۃ: Soubiya Nasir | گواہ: ڈاکٹر عبدالناصر چوہدری

مسل نمبر 8049: میں خالد ولید احمد ولد مکرم فیاض احمد صاحب، قوم احمدی مسلمان طالب علم عمر 22 سال پیدائشی احمدی، ساکن حلقہ طاہر، قادیان، ضلع گورداسپور، پنجاب، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 17 ؍ستمبر 2016 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار-/300 روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد عاقب نائک | العبد: خالد ولید احمد | گواہ: ناصر احمد بٹ

مسل نمبر 8050: مَیں مسعودہ بی بی زوجہ مکرم رفیق الاسلام صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 32 سال تاریخ بیعت 1996، ساکن بسلور، سوداسب پور، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 16 ؍ستمبر 2016 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار-/350 روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: رفیق الاسلام | الامۃ: مسعودہ بی بی | گواہ: سیف الاسلام شیخ

مسل نمبر 8051: میں رشید احمد ولد مکرم حمید احمد صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 70 سال پیدائشی احمدی، موجوہ پتہ: کینیڈا، مستقل پتہ: تروپ بازار، حیدر آباد، تلنگانہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 26 ؍اگست 2016 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔مکان 1000sqft زمین پر مشتمل بمقام تروپ بازار، حیدر آباد، تلنگانہ قیمت تقریباً 25 لاکھ روپئے، میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار 1000 کینیڈین ڈالر ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: فرید احمد | العبد: رشید احمد | گواہ: رفیع احمد

مسل نمبر 8052: میں حمیدہ بیگم زوجہ مکرم رشید احمد صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 72 سال پیدائشی احمدی، ساکن کینیڈا، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 26 ؍اگست 2016 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔حق مہر:-/5000 روپئے، زیور طلائی: چار کڑے 5 تولہ، ایک چین 1.5 تولہ، پنڈنٹ چین 1.5 تولہ، تین انگوٹھیاں 1 تولہ، ایک کان کی بالی 1 تولہ۔میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 250 کینیڈین ڈالر ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: فرید احمد | الامۃ: حمیدہ بیگم | گواہ: رفیع احمد

مسل نمبر 8053: میں صدام انصاری ولد مکرم لطیف انصاری صاحب، قوم احمدی مسلمان طالب علم عمر 20 سال تاریخ بیعت 2005، ساکن گاؤں چھتو بھتوا ڈاکخانہ پھلوریا ضلع گوپال گنج صوبہ بہار، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 19 ؍جون 2016 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار-/1000 روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد انور حسین | العبد: صدام انصاری | گواہ: اختر امام

مسل نمبر 8054: مَیں صباح الدین ولد مکرم سلطان صلاح الدین کبیر صاحب، قوم احمدی مسلمان طالب علم عمر 20 سال پیدائشی احمدی، ساکن دارالسلام (کوٹھی) ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 15 ؍ستمبر 2016 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار-/200 روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: سلطان صلاح الدین | العبد: صباح الدین | گواہ: محمد انور احمد

مسل نمبر 8055: مَیں عارفہ سلطان بنت مکرم سلطان صلاح الدین کبیر صاحب، قوم احمدی مسلمان طالبہ علم عمر 19 سال پیدائشی احمدی، ساکن دارالسلام (کوٹھی) ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 15 ؍ستمبر 2016 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار-/200 روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: سلطان صلاح الدین کبیر | الامۃ: عارفہ سلطان | گواہ: محمد انور احمد

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کا ایک زبردست ثبوت

وَلَوْ تَقَوَّلَ عَلَيْنَا بَعْضَ الْأَقَاوِيلِ ○ لَأَخَذْنَا مِنْهُ بِالْيَمِينِ ○ ثُمَّ لَقَطَعْنَا مِنْهُ الْوَتِينَ ○

اور اگر وہ بعض باتیں جھوٹے طور پر ہماری طرف منسوب کر دیتا تو ہم اسے ضرور داہنے ہاتھ سے پکڑ لیتے۔پھر ہم یقیناً اس کی رگ جان کاٹ ڈالتے۔(سورۃ الحاقۃ 45 تا 47)

حضرت اقدس مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود ومہدی معہود علیہ السلام بانی مسلم جماعت احمدیہ نے اسلام کی صداقت اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اپنے رُوحانی تعلق پر متعدد مرتبہ خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر بتایا ہے کہ میں خدا کی طرف سے ہوں۔ایسے اکثر وبیشتر ارشادات کو یکجا کر کے ایک کتاب

”خدا کی قسم“

کے نام سے شائع کی گئی ہے۔کتاب حاصل کرنے کے خواہش مند حضرات بذریعہ پوسٹ کارڈ/ای میل **مفت** کتاب حاصل کریں۔

E-Mail : ansarkkq@gmail.com
Ph : 01872-220186, Fax : 01872-224186
Postal-Address:Aiwan-e-Ansar,Mohalla Ahmadiyya,Qadian-143516,Punjab
For On-line Visit :https//:www.alislam.org/urdu/pdf/khuda-ki-qasam.pdf

وَسِّعْ مَكَانَكَ الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام

G.M. BUILDERS & DEVELOPERS
RAICHURI CONSTRUCTION
SINCE 1985
OFFICE:
PLOT NO.6 DURGA SADAN TARUN BHARAT CO.OP
HSG. SOC, NEAR CIGARETTE FACTORY,
CHAKALA, ANDHERI (EAST), MUMBAI-400069
TEL 28258310, MOB. 09987652552
E-MAIL: RAICHURI.CONSTRUCTION@GMAIL.COM

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

وَسِّعۡ مَکَانَکَ الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام

Courtesy: Alladin Builders
e-mail: khalid@alladinbuilders.com

مالک رام دی ہٹی مین بازار قادیان
Malik Ram Di Hatti, Main Bazar, Qadian

کمپنی کے اُونی، ریشمی بڑھیا کپڑے خریدنے کیلئے تشریف لائیں
098141-63952
نوٹ: پرانی دوکان بدل کر سامنے نئے شوروم میں چلی گئی ہے۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نسخہ
ملنے کا پتہ: دُکان چوہدری بدرالدین عامل صاحب درویش مرحوم
احمدیہ چوک قادیان ضلع گورداسپور (پنجاب)

سرمہ نور۔ کاجل۔ حبّ اٹھرہ (شادی کے بعد اولاد سے محروم کیلئے) زدجام عشق (اعصابی کمزوری وشوگر کیلئے) رابطہ کریں۔

رابطہ: عبدالقدوس نیاز
098154-09445

Satnam Singh Property Dealer

کوٹھیاں، پلاٹ، زمین بیچنے اور خریدنے کیلئے رابطہ کریں
ستنام سنگھ پراپرٹی ڈیلر
کالونی ننگل باغبانہ، قادیان
+91-9915227821,+91-8196808703

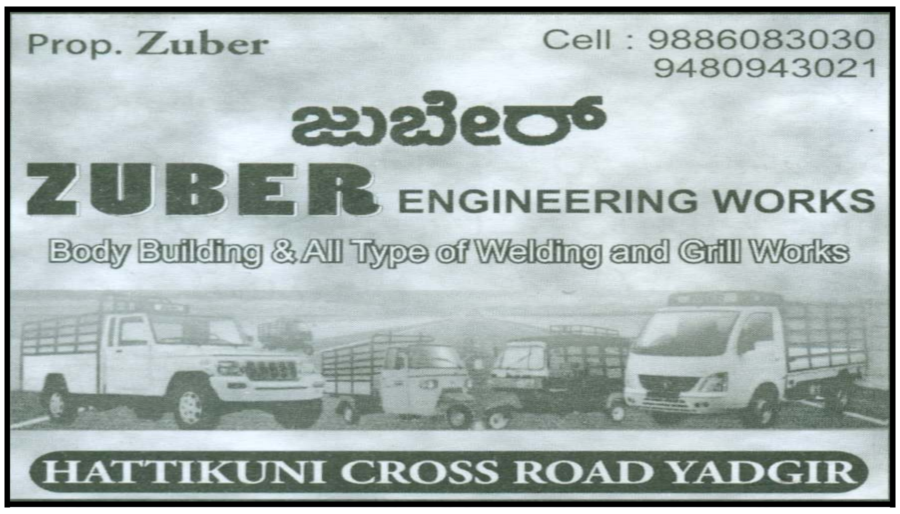

MBBS IN BANGLADESH
Your Safe & Affordable Destination For Pursuing MBBS Is Bangladesh
ADMISSION IN PVT MEDICAL COLLEGES SESSION 2016

BANGLADESH MEDICAL COLLEGE
JAHRUL ISLAM MEDICAL COLLEGE
AD-DIN WOMEN'S MEDICAL COLLEGE
MONNO MEDICAL COLLEGE
ENAM MEDICAL COLLEGE
GREEN LIFE MEDICAL COLLEGE

Salient Features:
Recognised By MCI IMED & BM&DC
Lowest Packages Payable In Installments
Excellent Faculty & Hostel facility
Package Starts From 33,000 USD
(20.00 Lacs Approx.) With Hostel.

Contact With Original Certificates & Passport
NEEDS EDUCATION KASHMIR
An ISO 9001 - 2008 Certified Consultancy
Qureshi Building, Opp. Akhara Building, Next Building To KBD Book Shop, Near Budshah Bridge, Sgr.-190001
Mob.: 09596580243 | 09419001671
Email: needseducation@outlook.com
H/o:- 69/C 5th floor, Panthapath Dhaka
Saba Ads #9906928638

بقیہ خلاصہ خطبہ جمعہ از صفحہ نمبر 20

کہ کیا وہ انصاف کے تمام تقاضے پورے کر رہے ہیں اور صرف کینیڈا کی بات نہیں ہے جرمنی سے بھی یہی شکایتیں ہیں اور یہاں بھی اور دوسرے بعض ممالک میں بھی۔ پس اپنے رویوں کو درست کرنے کی ضرورت ہے ورنہ انصاف کے تقاضے پورے نہ کر کے نہ صرف امانت اور عہدوں کا خیال نہیں رکھ رہے بلکہ خیانت کے مرتکب ہو رہے ہیں اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہ خیانت کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔ خدمت کر کے ثواب لینے کی بجائے ناانصافیاں کر کے یا متکبرانہ رویے دکھا کر اللہ تعالیٰ کی ناراضگی لینے والے بن جاتے ہیں۔ پس ہمارے عہدے داروں کو اپنا جائزہ لینا چاہئے کہ کیا وہ اللہ تعالیٰ کے بتائے ہوئے اصول کے مطابق انصاف کے تمام تقاضے پورے کر رہے ہیں؟ اپنے کام سے بھی انصاف کر رہے ہیں اور جن سے واسطہ پڑ رہا ہے ان سے بھی انصاف کر رہے ہیں؟ صرف صدر ہونا یا سیکرٹری ہونا یا امیر ہونا کوئی حیثیت نہیں رکھتا نہ کسی کی بخشش کے سامان کرنے والے ہیں یہ عہدے۔ نہ ہی اللہ تعالیٰ پر اور اس کی جماعت پر کوئی احسان ہے۔ اگر یہ اپنی امانتوں اور عہدوں کے اس طرح حق ادا نہیں کر رہے جس طرح خدا تعالیٰ چاہتا ہے تو کوئی فائدہ نہیں۔ پس خالص ہو کر اللہ تعالیٰ کی خاطر ہر ایک عہدیدار کو کام کرنا چاہئے اور ہر فیصلہ میں انصاف کے تمام تقاضے پورے کریں۔ اگر کوئی معاملہ سامنے آئے جس کے بارے میں پہلے غلط فیصلہ ہو چکا ہے تو جیسا کہ میں نے کہا اپنی غلطی تسلیم کرتے ہوئے ان فیصلوں کو درست کریں اپنے اخلاق کو بھی درست کریں اور اللہ تعالیٰ کے اس حکم کو بھی یاد رکھیں کہ وَقُوۡلُوۡا لِلنَّاسِ حُسۡنًا کہ لوگوں کے ساتھ نرمی اور ملاطفت سے بات کرو اعلیٰ اخلاق سے بات کرو۔ جیسا کہ میں نے کہا کہ دنیا کے ہر ملک میں عہدیداروں کو اپنے جائزے لینے کی ضرورت ہے۔ ہمیں ہر معاملے میں اپنے نمونے قائم کرنے کی ضرورت ہے۔ ہمارا ہر عہدیدار خاص طور پر اور ہر احمدی عموماً دنیا کے سامنے ایک رول ماڈل ہونا چاہئے۔ ہر احمدی کو یہ یاد رکھنا چاہئے کہ ذمہ داری صرف عہدے داروں کی ہی نہیں ہے ہر احمدی بھی ذمہ دار ہے۔ اس کی ذمہ داری ہے کہ وہ آپس کے تعلقات میں مثالی نمونے قائم کریں انصاف کے تقاضے پورے کریں اپنے اخلاق کو اعلیٰ معیار تک پہنچائیں۔ ایک دوسرے سے معاملات میں مکمل طور پر کسی بھی قسم کی طرفداری سے اپنے آپ کو پاک کریں۔ کسی بھی طرف ان کا جھکاؤ نہ ہو۔ احمدی کی گواہی اور بیان اپنے انصاف اور سچائی کے لحاظ سے ایک مثال بن جائے اور دنیا یہ کہے کہ اگر احمدی نے گواہی دی ہے تو پھر اسے چیلنج نہیں کیا جا سکتا کیونکہ یہ گواہی انصاف کے اعلیٰ معیار پر پہنچی ہوئی ہے۔ اگر ہم یہ کر لیں تو ہم اپنی تقریروں میں اپنی باتوں میں اپنی تبلیغ میں سچے ہیں ورنہ پھر جیسے دوسرے ویسے ہم۔

ہر احمدی کو یاد رکھنا چاہئے کہ ہم نے اپنے عہد بیعت میں تمام قسم کی برائیوں سے بچنے کا عہد کیا ہے اور عہد پر توجہ نہ دینا اور جان بوجھ کر اس پر عمل نہ کرنا خیانت ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک حقیقی مؤمن کی نشانی بیان فرماتے ہوئے فرماتے ہیں کہ کسی شخص کے دل میں ایمان اور کفر نیز صدق اور کذب اکٹھے نہیں ہو سکتے اور نہ ہی امانت اور خیانت اکٹھے ہو سکتے ہیں۔ پھر ایک حدیث میں آپؐ نے فرمایا جو عہدیداروں کو بھی سامنے رکھنی چاہئے اور ہر احمدی کو بھی کہ تین امور کے بارے میں مسلمان کا دل خیانت نہیں کر سکتا اور وہ تین باتیں یہ ہیں خدا تعالیٰ کے لئے کام میں خلوص نیت دوسرے ہر مسلمان کے لئے خیر خواہی اور تیسرے جماعت مسلمین کے ساتھ مل کر رہنا۔ اللہ تعالیٰ ہر احمدی کو یہ توفیق عطا فرمائے کہ انصاف کے تقاضے پورے کرنے والے بنیں۔ کبھی کسی بھی قسم کی اگر گواہیوں کی ضرورت پڑے تو اس میں خیانت کے مرتکب نہ ہوں۔ جماعت کا ہر عہدیدار اپنی ذمہ داریوں کو سمجھے اپنے عہدوں اور اپنی امانتوں کو پورا کرنے والا اور ادا کرنے والا ہو۔ اپنی تمام ذمہ داریوں کو انصاف کے تقاضوں کو پورا کرتے ہوئے ادا کرنے والا ہو۔ یہ خوبصورت تعلیم ہماری نسلوں میں بھی جاری رہے اور اس کے لئے ہمیں کوشش بھی کرنی چاہئے تا کہ جب وقت آئے تو ہم دنیا میں حقیقی انصاف قائم کر کے دکھانے والے ہوں۔ وہ انصاف جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قائم فرمایا اور جس کے نمونے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام صادق نے قائم فرمائے اور جس کی توقع آپ نے اپنے ماننے والوں سے بھی رکھی۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق بھی عطا فرمائے۔

حضور انور نے فرمایا: نماز کے بعد میں کچھ جنازے غائب پڑھاؤں گا۔ پہلا جنازہ ہے مکرم عدنان محمد کردیہ صاحب جو حلب کے رہنے والے تھے سیریا کے جنہیں 2013ء میں سیریا کی ایک دہشت گرد تنظیم نے اغوا کیا تھا اس کے بعد شہید کیا۔

فرمایا دوسرا جنازہ ہے مکرمہ بشیر بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری منظور احمد صاحب چیمہ درویش قادیان کا جو 7 رنومبر 2016ء کو 93 سال کی عمر میں مختصر علالت کے بعد وفات پا گئیں۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔

تیسرا جنازہ غائب مکرم رانا مبارک احمد صاحب کا ہے جو لاہور کے رہنے والے تھے اس کے بعد یہاں آ گئے۔ 5 رنومبر 2016ء کو 78 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ حضور پُرنور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ہر سہ مرحومین کے کوائف بیان فرمائے اور ان کے اوصاف حمیدہ کا تذکرہ فرمایا۔

......☆......☆......☆......

INDIAN ROLLING SHUTTERS
WHOLESALE DEALER
SUPPLIERS OF ALL SPARES PARTS OF ROLLING SHUTTERS
Specialist in : GEAR & REMOTE SHUTTERS
Prop : HAMEED AHMAD GHOURI
Add : Beside Andhra Bank, Balapur X Road, Hyderabad (T.S)
Mobile : 09849297718

EDITOR
MANSOOR AHMAD
Mobile. : +91-82830-58886
e -mail : badrqadian@rediffmail.com
website : www.akhbarbadrqadian.in
www.alislam.org/badr

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ بدر قادیان

The Weekly **BADAR** Qadian

Distt. Gurdaspur (Pb.) INDIA Qadian - 143516

Postal Reg. No. GDP/001/2016-18 Vol. 65 Thursday 1 Dec 2016 Issue No. 48

MANAGER : NAWAB AHMAD
Tel. : (0091) 1872-224757
Mobile : +91-94170-20616
e -mail:managerbadrqnd@gmail.com
ANNUAL SUBSCRIPTION : Rs. 550/-
By Air : 50 Pounds or 80 U.S. $
60 Euro or 80 Canadian Dollar

ہر شعبہ کا کام ہے کہ فیصلہ کرتے وقت اپنی تمام تر صلاحیتوں کے ساتھ غور اور تدبر اور ہر چیز کی باریکی کو سامنے رکھتے ہوئے فیصلہ کرے

ہر عہدیدار خاص طور پر اور ہر احمدی عموماً دُنیا کے سامنے ایک رول ماڈل ہونا چاہئے

ہر احمدی کو یہ یاد رکھنا چاہئے کہ ذمہ داری صرف عہدے داروں کی ہی نہیں ہے ہر احمدی بھی ذمہ دار ہے اس کی ذمہ داری ہے کہ وہ آپس کے تعلقات میں مثالی نمونے قائم کریں انصاف کے تقاضے پورے کریں اپنے اخلاق کو اعلیٰ معیار تک پہنچائیں

خلاصہ خطبہ جمعہ سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 25 رنومبر 2016 بمقام مسجد بیت الفتوح، لندن

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سورۃ النساء کی آیت نمبر 136 تلاوت فرمائی:

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا كُوۡنُوۡا قَوّٰمِيۡنَ بِالۡقِسۡطِ شُهَدَآءَ لِلّٰهِ وَلَوۡ عَلٰٓى اَنۡفُسِكُمۡ اَوِ الۡوَالِدَيۡنِ وَالۡاَقۡرَبِيۡنَ ۚ اِنۡ يَّكُنۡ غَنِيًّا اَوۡ فَقِيۡرًا فَاللّٰهُ اَوۡلٰى بِهِمَا ۖ فَلَا تَتَّبِعُوا الۡهَوٰٓى اَنۡ تَعۡدِلُوۡا ۚ وَاِنۡ تَلۡوٗۤا اَوۡ تُعۡرِضُوۡا فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعۡمَلُوۡنَ خَبِيۡرًا۔

فرمایا اس آیت کا ترجمہ ہے کہ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو اللہ کی خاطر گواہ بنتے ہوئے انصاف کو مضبوطی سے قائم کرنے والے بن جاؤ خواہ خود اپنے خلاف گواہی دینی پڑے یا والدین اور قریبی رشتہ داروں کے خلاف خواہ کوئی امیر ہو یا غریب دونوں کا اللہ ہی بہترین نگہبان ہے۔ پس اپنی خواہشات کی پیروی نہ کرو مبادا عدل سے گریز کرو اور اگر تم نے گول مول بات کی یا پہلو تہی کر گئے تو یقیناً اللہ جو تم کرتے ہو اس سے بہت باخبر ہے۔

حضور انور نے فرمایا ہم دُنیا کو کہتے ہیں کہ دنیا کے مسائل کا حل اسلامی تعلیم میں ہے اس کے لئے ہم قرآنی تعلیم پیش کرتے ہیں۔ میرے کینیڈا کے دورے کے دوران ایک جرنلسٹ نے سوال کیا کہ تم کیا حل پیش کرتے ہو آجکل کے مسائل کا۔ میں نے اسے کہا کہ تم دنیا والے اور دنیا کی بڑی طاقتیں اپنے زعم میں مسائل حل کرنے اور دنیا میں امن قائم کرنے اور شدت پسندی کو روکنے کے لئے اپنی تمام کوششیں کر بیٹھے ہو لیکن مسائل وہیں کے وہیں ہیں۔ ایک کوشش ابھی نہیں ہوئی اور وہ اسلامی تعلیم کی روشنی میں اس کا حل ہے۔ اس پر خاموش تو ہو جاتے ہیں۔ اس وقت تک تو کسی صحافی نے مجھے براہ راست یہ نہیں کہا کہ ان احکامات کی اگر کوئی عملی حقیقت ہے تو پہلے مسلمان ممالک اپنی اصلاح کریں لیکن ان کے ذہنوں میں یہ سوال اٹھ سکتے ہیں اور اٹھتے ہوں گے اس لئے میں عموماً اپنی جو غیروں کے سامنے تقریریں ہوتی ہیں ان میں پہلے مسلمانوں کی حالت کا ذکر کر کے پھر ان کو، ان طاقتوں کو، ان کا اپنا چہرہ دکھاتا ہوں اور صحافیوں کے سامنے اور مختلف انٹرویوز میں یہ بتاتا ہوں کہ مسلمانوں کا اس پر عمل نہ کرنا بھی اسلام کی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سچائی کی دلیل ہے کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے واضح طور پر فرما دیا تھا کہ مسلمانوں کی یہ حالت ہو جائے گی کہ وہ اسلامی تعلیم کی حقیقت بھلا دیں گے اور اپنی نفسانی خواہشات اور اپنے ذاتی مفادات ان کی ترجیح بن جائیں گے۔ اس وقت جب ایسی صورت ہو گی، آپ کے غلام صادق کا ظہور ہو گا جس کا ذکر قرآن میں بھی ہے اور جس کے ظہور کے زمانے کی نشانیاں قرآن کریم نے بھی بیان فرمائیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی بڑے واضح طور پر کھول کر بیان فرمائیں۔ اس لئے ایک احمدی مسلمان کے لئے ان حالات میں پریشان ہونے کی بجائے ایک لحاظ سے خوشی کا مقام ہے، یہ تسلی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کی جو حالت بیان کی تھی اور خاص طور پر علماء کی حالت کی جو پیشگوئی فرمائی تھی وہ پوری ہوئی۔ ہم احمدی مسلمان اس لحاظ سے بھی خوش ہیں کہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے دوسرے حصہ کو بھی پورا کرنے والوں میں شامل ہیں اور اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے فرستادے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام صادق مسیح موعود اور مہدی معہود کو ماننے والے بھی ہیں۔ لیکن کیا اتنی بات ہمیں ہمارا مقصد حاصل کرنے والا بنا دے گی۔ یہ ایک ایسا سوال ہے جس پر ہم میں سے ہر ایک کو غور کرنا چاہئے۔ یہ آیت جو میں نے تلاوت کی ہے یہ آیت میں اپنی بہت سی تقریروں میں غیروں کے سامنے بیان کرتا ہوں اور انہیں بتاتا ہوں کہ اسلام جب انصاف اور عدل قائم کرنے کا کہتا ہے تو اس کے لئے جو معیار قائم کرتا ہے وہ اس آیت میں درج ہے اور اکثر لوگ اس سے بڑے متاثر ہوتے ہیں، اپنے تبصروں میں اس کا ذکر بھی کرتے ہیں لیکن ہمارا کام صرف علمی طور پر دوسروں کو متاثر کرنا نہیں ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مشن کو آگے بڑھانے کے لئے ہمیں قرآنی احکامات کی عملی مثالیں اپنے عمل سے دکھانے کی ضرورت ہے۔ دنیا ہم سے پوچھ سکتی ہے کہ تمہارا ایک جماعتی نظام ہے تم ایک جماعت ہو تم ایک ہاتھ پر اٹھنے اور بیٹھنے کا دعویٰ کرتے ہو تمہارا ایک دوسرے سے معاشی اور معاشرتی معاملات میں واسطہ پڑتا ہے کیا تم انصاف اور ایمانداری کے اس معیار پر اپنے معاملات طے کرتے ہو۔ اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں ایک جگہ شروع میں ''قسط'' کا لفظ استعمال فرمایا ہے اور دوسری جگہ ''عدل'' کا جس کے معنی ہیں برابری۔ مکمل انصاف اور اعلیٰ اخلاقی معیار، کسی بھی قسم کی طرفداری سے مکمل طور پر پاک ہونا اور بغیر کسی جھکاؤ اور اثر کے کام کرنا۔ اب ہم میں سے ہر ایک کو یہ دیکھنے کی ضرورت ہے کہ کیا ان باتوں کو سامنے رکھتے ہوئے ہم اپنے معاملات طے کرتے ہیں؟ کیا ہم یہ معیار قائم کرنے کیلئے اپنے خلاف گواہی دینے کے لئے تیار ہیں؟ کیا ہم یہ معیار قائم کرنے کیلئے اپنے والدین کے خلاف گواہی دینے کیلئے تیار ہیں؟ کیا ہم یہ معیار قائم کرنے کیلئے اپنے قریبی رشتہ داروں کے خلاف گواہی دینے کیلئے تیار ہیں۔ قریبی رشتہ داروں سے یہاں مراد سب سے پہلے تو بچے ہیں؟ کیا ہم یہ معیار قائم کرنے کیلئے اپنی خواہشات کو دبانے کا حوصلہ رکھتے ہیں اور عملاً ثابت کر کے اس کو دکھا بھی سکتے ہیں؟ یہ سب ایسی باتیں ہیں جو معمولی چیز نہیں۔ اس زمانے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام صادق نے یہ نمونے قائم کر کے ہمیں دکھائے۔ چنانچہ واقعہ آتا ہے قادیان کے مزارعوں کے ساتھ ایک خاندانی مقدمہ چل پڑا اور مزارعوں کے حق میں سچائی بیان کر کے اس مقدمے میں آپ نے اپنے خاندان کے مالی نقصان کی کوئی پرواہ نہیں کی بلکہ ان غریب مزارعوں نے باوجود یہ علم ہونے کے کہ آپ مالک ہیں، اس میں حصہ دار ہیں، عدالت میں آپ کی گواہی پر فیصلہ کرنے کا کہا کیونکہ انہیں معلوم تھا کہ آپ ہمیشہ حق اور انصاف پر قائم ہوتے ہوئے گواہی دیں گے چنانچہ آپ نے ان کے حق میں گواہی دی۔

پس آپؑ یہ معیار اپنے ماننے والوں میں بھی قائم فرمانا چاہتے ہیں اس لئے کہ آپ وہ جماعت بنانا چاہتے ہیں جو قرآن کریم کے احکامات پر عمل کرنے والی ہو جس کے نیکیوں کے معیار بلند ہوں اس لئے آپ نے قرآن کریم کی حکومت کو بکلی اپنے سر پر قبول کرنے کا عہد ہم سے بیعت میں لیا ہے۔ قرآن کریم میں ایک دوسری جگہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ: وَلَا يَجۡرِمَنَّكُمۡ شَنَاٰنُ قَوۡمٍ عَلٰٓى اَلَّا تَعۡدِلُوۡا ؕ اِعۡدِلُوۡا ۚ هُوَ اَقۡرَبُ لِلتَّقۡوٰى۔

اس بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام فرماتے ہیں کہ دشمن قوموں کی دشمنی تمہیں انصاف سے مانع نہ ہو انصاف پر قائم رہو کہ تقویٰ اسی میں ہے۔ فرمایا: میں سچ سچ کہتا ہوں کہ دشمن سے مدارات سے پیش آنا آسان ہے مگر دشمن کے حقوق کی حفاظت کرنا اور مقدمات میں عدل و انصاف کو ہاتھ سے نہ دینا یہ بہت مشکل اور فقط جواں مردوں کا کام ہے۔ فرماتے ہیں: اکثر لوگ اپنے شریک دشمنوں سے محبت تو کرتے ہیں اور میٹھی میٹھی باتوں سے پیش بھی آتے ہیں مگر ان کے حقوق دبا لیتے ہیں۔ ایک بھائی دوسرے بھائی سے محبت کرتا ہے اور محبت کے پردہ میں دھوکہ دے کر اس کے حقوق دبا لیتا ہے۔ آپ علیہ السلام اپنی جماعت کے افراد سے یہ توقع رکھتے ہیں کہ ان کے معیار بہت بلند ہوں اور وہ عمل ہوں جو قرآنی تعلیم کے مطابق ہوں۔ حقوق غصب کرنے والوں اور ناانصافی کرنے والوں میں شامل نہ ہوں۔ اگر فیصلے کرنے کا اختیار ملے تو ہر رشتہ سے بالا ہو کر فیصلہ ہو، چاہے اس فیصلہ سے اپنے آپ کو نقصان پہنچ رہا ہو یا اپنے والدین کو نقصان پہنچ رہا ہو یا قریبی رشتہ داروں، اپنے بچوں کو نقصان پہنچ رہا ہو لیکن انصاف کے اعلیٰ معیار بہر حال قائم ہونے چاہئیں پس یہ نمونے جب ہم آپس میں قائم کریں گے تو دنیا کو بھی کہہ سکیں گے کہ آج ہم ہیں جو اپنے اندر یہ تبدیلی لا کر اور اسلام کی تعلیم پر عمل کر کے دشمن سے بھی انصاف کا حوصلہ رکھتے ہیں اور کرتے ہیں۔ سچی گواہی دیتے ہیں چاہے اپنے خلاف ہو۔ اپنے والدین کے خلاف ہو یا اپنے بچوں اور دوسرے قریبیوں کے خلاف دینی پڑے۔ یہ نمونے ہم اس لئے قائم کر رہے ہیں کہ آئندہ دنیا کی رہنمائی ہم نے کرنی ہے۔ اگر یہ نمونے نہیں تو ہم اللہ تعالیٰ کے حکموں سے دُور جا کر اپنے عہدوں سے خیانت کے مرتکب ہو رہے ہوں گے۔

پس ہر احمدی کو اور خاص طور پر عہدیداروں کو یہ دیکھنے کی ضرورت ہے کہ وہ کس حد تک اپنی امانتوں کے حق ادا کرتے ہوئے انصاف اور عدل کے اس معیار پر قائم ہیں کہ ان کا ہر فیصلہ جو ہے وہ انصاف کے اعلیٰ معیاروں کو حاصل کرنے والا ہو۔ میں کینیڈا گیا ہوں تو وہاں بھی بعض عہدیداروں کے بارے میں لوگوں کو شکایت ہے کہ انصاف سے کام نہیں لیتے۔ ہر شعبہ کا کام ہے کہ فیصلہ کرتے وقت اپنی تمام تر صلاحیتوں کے ساتھ غور اور تدبر اور ہر چیز کی باریکی کو سامنے رکھتے ہوئے فیصلہ کرے۔ اللہ تعالیٰ سے مدد مانگیں کہ صحیح فیصلہ کی توفیق دے۔ کوئی فیصلہ کرنے سے پہلے دعا ضرور کرنی چاہئے۔

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے کہ وَالَّذِيۡنَ هُمۡ لِاَمٰنٰتِهِمۡ وَعَهۡدِهِمۡ رٰعُوۡنَ۔ کہ مؤمن وہ ہیں جو اپنی امانتوں اور عہدوں کا خیال رکھتے ہیں۔ یہاں یہ بھی واضح کر دوں کہ یہ نہ سمجھیں کہ صرف مرکزی عہدیدار ہی مخاطب ہیں بلکہ صدران اور ان کی عاملہ کے ممبران بھی شامل ہیں جن کو اپنے جائزے لینے چاہئیں

باقی صفحہ نمبر 19 پر ملاحظہ فرمائیں

Printed & Published by: Jameel Ahmed Nasir on behalf of Nigran Board of Badar. Name of Owner: Nigran Board of Badar. And printed at Fazle-Umar Printing Press. Harchowal Road, Qadian, Distt. Gurdaspur-143516, Punjab. And published at office of the Weekly Badar Mohallah - Ahmadiyya, Qadian Distt. Gsp-143516, Punjab. India. Editor:Mansoor Ahmad